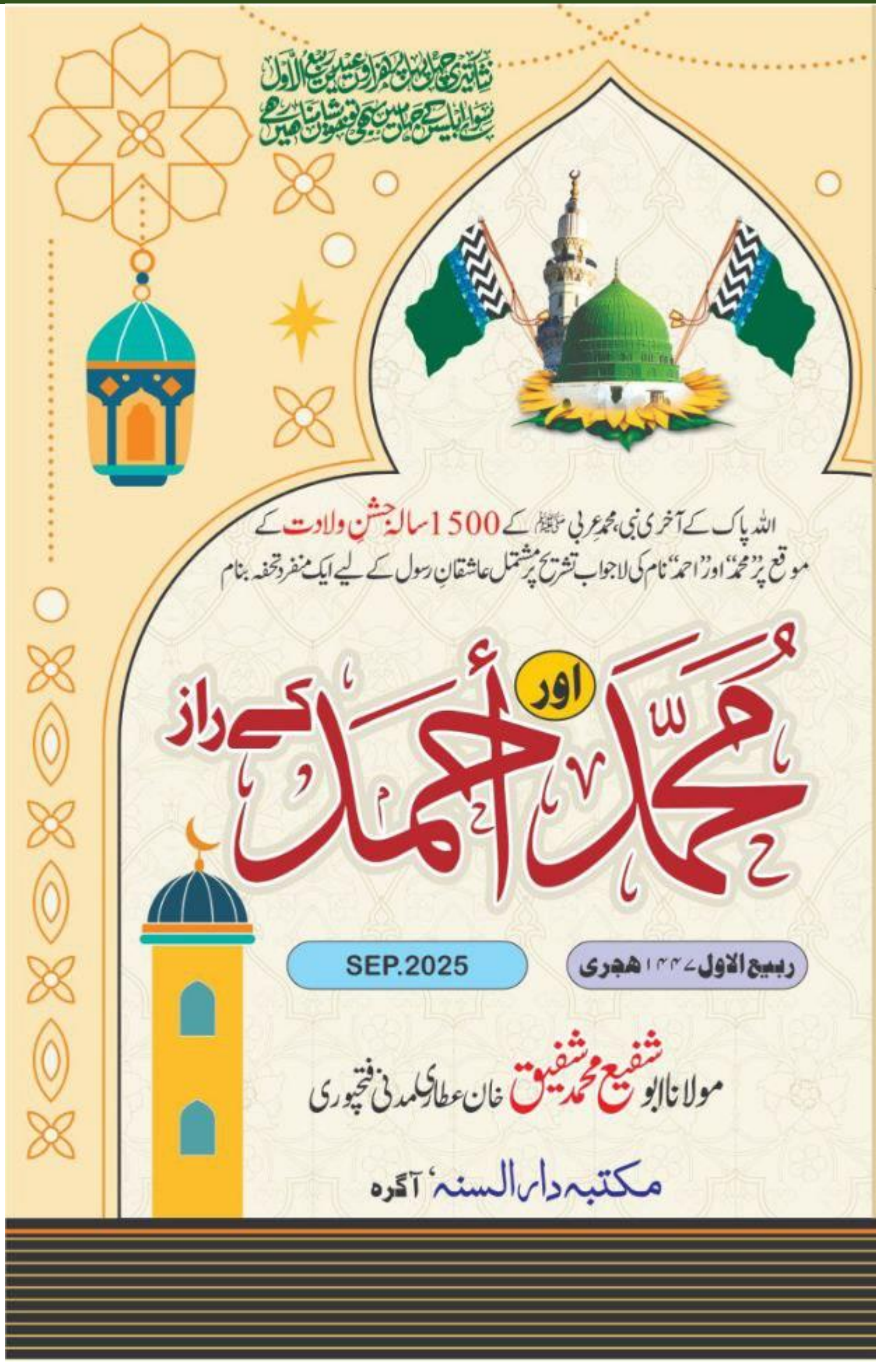

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی ﷺ کے 1500 سالہ جشنِ ولادت کے
موقع پر "محمد" اور "احمد" نام کی لاجواب تشریح پر مشتمل عاشقانِ رسول کے لیے ایک منفرد تحفہ بنام
محمد اور احمد کے راز
SEP.2025
ربیع الاول ۱۴۴۷ ھجری
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ، آگرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے 1500 سالہ جشنِ ولادت کے

موقع پر "محمد" اور "احمد" نام کی لاجواب تشریح پر مشتمل عاشقانِ رسول کے لیے ایک منفرد تحفہ بنام

محمد اور احمد کے راز

آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت

☆... اللہ پاک کے 3000 نام

☆... حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے 1400 نام

☆... محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے مظہر ہیں

☆... احمد کے الف کی حکمت

☆... محمد کے میم کی حکمت

☆... اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر

☆... چار حرف لانے کی حکمت

☆... نبی کے نام میں کوئی نقطہ نہ ہونے کی حکمت

☆... زیر کی حرکت نہ ہونے کی حکمت

☆... مشدد حرف لانے کی حکمت

☆... مشدد حرف کو دوبار پڑھنے کی حکمت

☆... حرفِ میم کو ہی مشدد لانے کی حکمت

☆... اللہ کہنے میں ہونٹ نہ ملنے کی حکمت

☆... محمد کہنے میں ہونٹ ملنے کی حکمت

☆... محمد کہنے میں دوبار ہونٹھ ملنے کی حکمت

☆... ساری کائنات کی کنجی نامِ محمد

☆... 9 کی چار عجیب باتیں

☆... صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر

☆... افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر

☆... ہر چیز میں محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام کیسے ہے؟

☆... خصائصِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کتنے ہیں؟

☆... احمد نام رکھنے کی حکمت

☆... محمد نام رکھنے کی حکمت

☆... آسمان میں احمد، زمین میں محمد نام رکھنے کی حکمت

☆... محمد اور احمد کے عدد کی حکمت

☆... محمد کے ہر حرف کی جدا حکمتیں

☆... محمد میں دو میم لانے کی حکمت

☆... محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دنیا کی جان ہونے کی حکمت

☆... شانِ کا بیان قرآن وحدیث کی روشنی میں

☆... میلاد نامہ

☆... کلام وسلام

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے 1500 سالہ **جشنِ ولادت** کے

موقع پر "**محمد**" اور "**احمد**" نام کی لاجواب تشریح پر مشتمل عاشقانِ رسول کے لیے

ایک منفرد تحفہ بنام

محمد اور احمد کے راز

اللہ پاک ہمیں اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عطا فرمائے

ربیع الاول 1447 ہجری

SEP 2025

صفحات: 160 **قیمت: 150**

CONTACT NUMBER: +918808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس میل ائی ڈی پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

تقریظِ جمیل

حضرت علامہ مولانا عبد العزیز عطاری قادری مصباحی (دامت برکاتہم العالیہ)

شیخ الحدیث، جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

بلاشبہ اللہ جل شانہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، حسن ظاہر و باطن کا شاہکار بنایا، اور زیور علم و تقوی سے مزین فرما کر سروں پر فضیلت کا تاج زریں سجایا اور سونے پر سہاگا یہ کہ بالعموم تمام تر انبیاء کرام علیہم السلام کو انسانوں میں پیدا فرما کر جامع الفضائل بنایا اور بالخصوص سید الانبیاء علیہ و علی آلہ وصحبہ وسلم کو افضل الخلائق بنا کر مخلوق کے اندر پائے جانے والے تمام تر فضائل کا منتہی بنایا۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام تر فضائل و کمال کے ایسے جامع ہیں جن کے بحر فضائل میں غوطہ زن ہونے والے حیران ہو کر یوں کہتے نظر آتے ہیں:

تیرے تو وَصف عیب تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

اور

لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

فضائل مصطفی ﷺ کے ابواب تو بہت وسیع ہیں صرف نام مصطفی پر غور کریں تو عقلیں حیران رہ جاتی ہیں کہ خالق مصطفیٰ نے واقعی مصطفی ﷺ کو تمام جہات سے مصطفی بنایا ہے۔

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لا جواب
نام ہوا مصطفٰے تم پہ کروڑوں درود
غایت و علّت سبب بہرِ جہاں تم ہو سب
تم سے بَنا تم بِنا تم پہ کروڑوں درود

ماشاءاللہ فاضل جلیل محب گرامی وقار حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی صاحب نے **"محمد اور احمد کے راز"** نامی کتاب لکھ کر واصفین میں اپنانام درج کرایاہے۔

یہ کتاب کافی محنت و جانفشانی سے مصنف ممدوح نے لکھی ہے اللہ تعالیٰ ان کی محنت قبول فرماکر اورزور قلم عطا فرمائے اوراس شعر کامصداق بنائے:

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

ممدوح ایک ذی استعداد کہنہ مشق مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ تقریباً ساٹھ کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین

عبد العزیز قادری عطاری مصباحی

8 صفر المظفر 1447ھ بمطابق 02 گست 2025ء بروز ہفتہ

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

مصنف کا تعارف

نام و نسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی

کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیَّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام "مراح الارواح" کی اردو شرح بنام "شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح" تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لاکر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

اللہ سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کرکے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

مصنف کی اصلاحی کتب

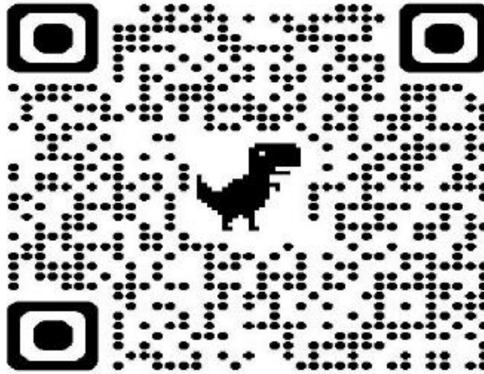
1☆...ما فعل اللہ بک 2☆...اسلام کی خوبیاں 3☆...اسرار الایمان فی حقائق الارکان 4☆...میری سنت میری امت 5☆... کیا حال ہے ؟ 6☆... موت کے وقت 7☆... عقائد کی حکمتیں 8☆... پانچ نمازوں کی حکمت 9☆... قرآنی سورتوں کے مضامین 10☆... سب سے پہلے سب سے آخر 11☆... خطباتِ شفیقی جلد اول 12☆... قصور کس کا ؟ 13☆... نصاب مسائلِ نماز 14☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل 15☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم 16☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم 17☆... تدریس کے ۲۶ طریقے 18☆... رفیق التدریس 19☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے 20☆... فیضانِ قرآن کورس 21☆... فیضانِ شریعت کورس 22☆... آسان فرض علوم 23 ☆... آسان خطباتِ محرم 24☆... تنظیمی نصاب و بیانات 25☆... اعلی حضرت کا چرچا رہے گا 26☆... آسان حنفی نماز (ہندی) 27☆... عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟ 28☆... محمد اور احمد کے اسرار 29☆... مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟ 30☆... ایک سے دس تک 31☆... نکتے ہی نکتے 32☆... امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات 33☆... کامیابی کے دس اصول 34☆... درسِ تصوف 35☆... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی ؟ 36☆... درود کی حکمتیں 37 ☆... چاند کی گواہی 38☆... قربانی کی تاریخ اور حکمتیں

مصنف کی درسی کتب

1☆... شَفِيْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْأَرْوَاح 2☆... شَفِيْقِيَّه شرح اَلْأَرْبَعِيْنَ النَّوَوِيَّه 3☆... شَفِيْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول) 4☆... نُوْرُ الْمُغِيْث شرح تَيْسِيْر مُصْطَلَحِ الْحَدِيْث 5☆... شَفِيْقُ النَّحْو

لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ دوم)6☆...القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر7☆...شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِيْضَاح8☆...عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِي الْآثَار9☆...عِنَايَةُ الْحِكْمَت لِحَلِّ بِدَايَةُ الْحِكْمَت 10☆...خَلِيْلِيَّه شرح مُنَاظَرَةُ رَشِيْدِيَّه11☆...كَلَامُ الْوِقَايَه شرح شَرْحُ الْوِقَايَه12☆...رَحْمَةُ الْبَارِی شرح تَفْسِيْرُ الْبَيْضَاوِی13☆...مُخْتَارُ التَّاوِيْل شرح مَدَارِكُ التَّنْزِيْل14☆...اَلدَّلَالَةُ الشَّاهِدَة شرح اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَة15☆...اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقَدِ الْمُنْتَقَد16☆...سَلِيْمُ النَّظَر شرح نُزْهَةُ النَّظَر17☆...شَفِيْقُ النُّعْمَانِي لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِی18☆...عَطَايَةُ الْحِكْمَت شرح هِدَايَةُ الْحِكْمَت19☆... نحو کے دلچسپ سوالات20☆... صرف کے دلچسپ سوالات 21... تسلیم التوقیت

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کی کتب ڈاؤن لوڈ کرنے کا بار کوڈ



محمد اور احمد کے راز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّطِيْفِ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الشَّفِيْقِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ (پ۲۶ الفتح ۲۹)

صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ الله

درود شریف کی انوکھی فضیلت

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرْفُہٗ وَ عِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ اپنے رسالے ''ضیائے درود و سلام'' کے صفحہ نمبر 3، پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ خَمْسِيْنَ مَرَّةً صَافَحْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار درودِ پاک پڑھے گا، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا یعنی ہاتھ ملاؤں گا۔ (القربۃ الی رب العالمین لابن بشکوال، ص ۹۰، حدیث ۹۰)

اے عاشقانِ رسول! درودِ پاک کی یہ فضیلت آپ نے پہلے بھی کئی بار سنی ہو گی لیکن نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس فرمان میں جو راز، حکمت اور فلسفہ پوشیدہ ہے شاید اس کی جانب آپ

کی توجہ نہیں گئی ہو گی، آج ان شاء اللہ الکریم آپ کے سامنے وہ راز اور حکمت و فلسفہ بیان کرتا ہو۔

حدیث پر تین سوال

اس حدیثِ پاک پر تین سوال ہوتے ہیں:

(1)**پہلا سوال:** قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مرد و عورت، مسلمین و کافرین سب جمع ہوں گے ہر طرف بھیڑ ہی بھیڑ ہو گی، دہشت کا ماحول ہو گا، گرمی کی شدت ہو گی، سورج سوا میل پر آکر آگ برسا رہا ہو گا، گرمی کی وجہ سے لوگوں کے دماغ کھول رہے ہوں گے، ہر کوئی نفسی نفسی پکار رہا ہو گا، ایسے ہوش ربا یعنی ہوش اڑا دینے والے ماحول میں ہم رسول اللہ ﷺ کو کیسے اور کہاں تلاش کریں گے؟ جبکہ ایک قدم چلنا مشکل ہو گا۔

(2)**دوسرا سوال:** چلو اگر مان لیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن اتنی بھیڑ بھاڑ میں پورا مصافحہ کیسے ہو پائے گا؟ وہاں تو کروڑوں عاشق جمع ہوں گے، ہر ایک کی خواہش ہو گی کہ حضور ﷺ مجھ سے مصافحہ کریں۔

(3)**تیسرا سوال:** اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے، اور مصافحہ کرنے کا نمبر بھی آ گیا، لیکن کیا عجب حضور ﷺ مصافحہ کرنے سے منع فرما دیں، حضور ﷺ کو کیسے پتا چلے گا کہ میں دنیا میں 50 بار درودِ پاک پڑھنے والا ہوں؟

پہلے سوال کا جواب

اے عاشقانِ رسول! آپ کو جان کر بہت خوشی ہو گی کہ ہمارے نبی، اللہ پاک کے آخری نبی ﷺ نے ان سوالوں کے جوابات چودہ سو سال پہلے صرف ایک لفظ میں دے دیا اور وہ لفظ "صَافَحْتُهٗ" ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "میں مصافحہ کروں گا" لہذا قیامت کی بھیڑ میں ہمیں حضور ﷺ کو تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ مصافحہ کرنے والا جس سے مصافحہ کرنا چاہتا ہے اسے خود تلاش کرلیتا ہے، لہذا قیامت میں ہم کہیں بھی ہوں حضور ﷺ ہمیں خود تلاش کرلیں گے کہ فرمایا: "صَافَحْتُهٗ" میں خود مصافحہ کروں گا۔

دوسرے سوال کا جواب

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمیں اس بات کی ٹینشن لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ پورا مصافحہ اور اچھے سے مصافحہ کیسے ہو پائے گا؟ کیوں؟ کیونکہ حضور ﷺ نے خود فرمایا: "صَافَحْتُهٗ" میں خود اس سے مصافحہ کروں گا، اور حضور ﷺ جب مصافحہ کرتے ہیں تو پورا مصافحہ کرتے ہیں اور جب تک سامنے والا اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا حضور ﷺ اپنا ہاتھ مبارک نہیں کھینچتے جیسا کی ترمذی شریف کی حدیث میں ہے:

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ نہ کھینچتے حتی کہ وہ ہی اپنا ہاتھ کھینچتا تھا، اور آپ اپنا منہ اس کے منہ سے نہیں پھیرتے تھے حتی کہ وہ ہی اپنا منہ حضور ﷺ کے چہرے سے پھیرتا۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج۸، ص۸۳)

لہذا قیامت میں حضور ﷺ سے پورا مصافحہ ہو گا۔ ان شاء اللہ الکریم

تیسرے سوال کا جواب

اور تیسر سوال تھا کہ حضور ﷺ کو کیسے پتا چلے گا کہ میں دنیا میں 50 بار درودِ پاک پڑھنے والا ہوں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے خود فرمایا: "صَافَحْتُهٗ" میں اس سے مصافحہ کروں یعنی مجھے علم ہے کہ کون مجھ پر درود پڑھنے والا ہے۔ اللہ پاک کی عطا سے ہمارے نبی ﷺ سب کچھ جانتے ہیں۔ امامِ عشق و محبت اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لیے تو فرمایا:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

ایک اور سوال

اے عاشقانِ رسول! تینوں سوالات کے جوابات حضور ﷺ کے صرف ایک لفظ میں مل گئے، لیکن یہاں پر ایک اور سوال ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ

قیامت کی گرمی اور دہشت میں مصافحہ کون کرے گا؟ کیونکہ جب کوئی بڑی مصیبت آتی ہے تو لوگ اس سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں اور اس مصیبت والے ماحول میں کوئی مصافحہ کرنا بھی چاہے تو لوگ مصافحہ نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں: زندگی رہی تو مصافحہ بعد میں کریں گے ابھی تو اس مصیبت سے بچنے کا کوئی سامان کیجیے۔

ایسے ہی قیامت کے دن ہر کوئی پریشان ہو گا، مصیبت میں گرفتار ہو گا، نجات کے راستے تلاش کرتا ہو گا، ایسے ہوش ربا ماحول میں کون کس سے مصافحہ کرے گا اور مصافحہ کرنے سے کیا ملے گا؟ جو مصافحہ کیا جائے۔

اسی طرح ایک سوال یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی ﷺ درودِ پاک پڑھنے والے سے قیامت کے دن مصافحہ کریں گے، دنیا میں کیوں نہیں؟ قیامت میں مصافحہ کرنے سے کیا ملے گا؟ اگر دنیا میں مصافحہ کرتے تو ہمارے لیے شرف کا باعث ہوتا، نبی کی برکتیں ملتیں، ہم لوگوں کو کہتے پھرتے کہ میں نے حضور ﷺ سے مصافحہ کیا ہے، لیکن قیامت میں کس کو بتائیں گے؟ وہاں تو ہر طرف دہشت ہی دہشت ہو گی۔

اس سوال کا جواب

اے عاشقانِ رسول! معاملہ تو ایسا ہی ہے کہ مصیبت کے وقت کوئی مصافحہ نہیں کرتا بلکہ مصیبت سے بچنے کا سامان کرتا ہے مگر قیامت کے دن مصافحہ کرنے کو حضور ﷺ نے فرمایا ہے اور یہ مصافحہ کرنا درودِ پاک کے بدلے بطورِ انعام کے ہے اور انعام، انعام ہوتا ہے۔ اس مصافحہ کرنے کی حکمت اگرچہ ہمارے سمجھ میں نہیں آتی لیکن اس مصافحہ کرنے میں ہی قیامت کی مصیبتوں سے نجات پانے کا راز چھپا ہوا ہے۔ اور وہ راز یہ ہے کہ

ایک دفعہ حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر ایک شخص مہمان بن کر آیا، اس شخص کا بیان ہے کہ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کا دستر خوان چکنائی وغیرہ کی وجہ سے میلا ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ اس دستر خوان کو تنور کی آگ میں ڈال دو،

میں حیران ہوا اور دستر خوان کے جلنے کا منتظر تھا، کچھ دیر بعد اس دستر خوان کو تنور سے نکالا گیا تو اس کا میل کچیل سب ختم ہو چکا تھا، اور وہ نکھر کر صاف ستھرا ہو چکا تھا، حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا کہ یہ دستر خوان تنور کی آگ میں جلا کیوں نہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضور ﷺ نے اس دستر خوان سے اپنے ہاتھ اور منہ پونچھا تھا جس کی وجہ سے اس پر آگ اثر نہیں کرتی۔

(مثنوی مولانا روم، مترجم، دفتر، سوم، ص۵۸)(خصائص الکبریٰ، ج،۲، ص۱۳۴)

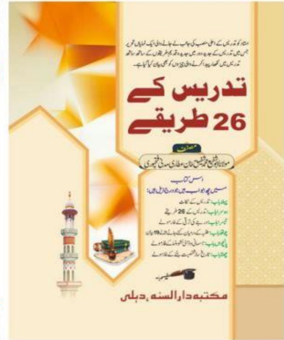
اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! شاید اب آپ کو قیامت میں مصافحہ کرنے کی حکمت سمجھ میں آگئی ہو گی، اگر نہیں آئی تو سنیئے: حضور ﷺ نے قیامت کے دن مصافحہ کرکے اپنے اس عاشق کو جہنم کی آگ سے بچانا چاہتے ہیں کہ جب وہ حضور ﷺ سے مصافحہ کرے گا تو اس کا ہاتھ، حضور ﷺ کے ہاتھ سے مس ہو گا اور حضور ﷺ کے ہاتھ یا جسم مبارک سے جو چیز چھو جاتی ہے اس کو نہ دنیا کی آگ جلا سکتی ہے اور نہ جہنم کی آگ۔ لہذا حضور ﷺ پر درودِ پاک پڑھنے والا درودِ پاک کی برکت سے حضور ﷺ سے قیامت میں مصافحہ کرے گا اور مصافحہ کرنے کی برکت سے جہنم کی آگ سے بچ جائے گا۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہوگی یا روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

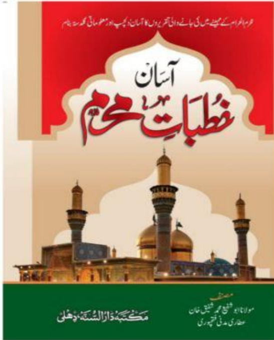
اور رہی یہ بات کہ قیامت میں ہی کیوں مصافحہ فرمائیں گے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قیامت آخرت ہے اور آخرت دنیا سے افضل اور بہتر ہے اس لیے حضور ﷺ بہتر جگہ

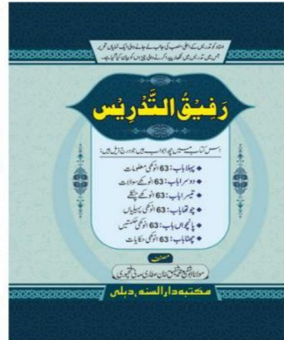
میں اپنے عاشق سے مصافحہ کریں گے۔ لہذا نیت کیجیے کہ ان شاء اللہ روزانہ پچاس بار درودِ پاک ضرور پڑھیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

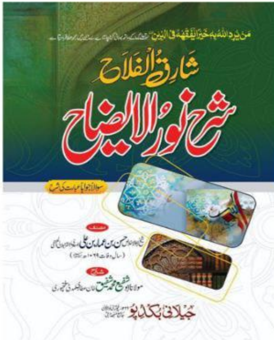


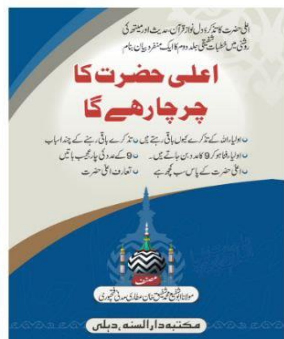


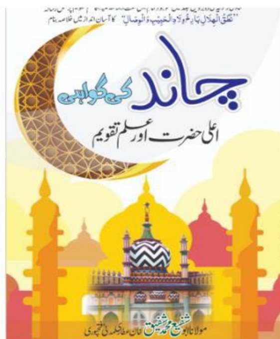


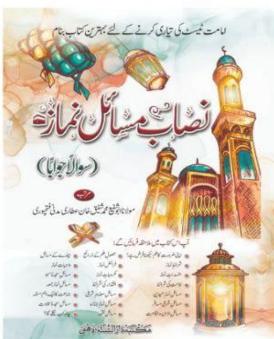












1500سالہ میلاد

اے عاشقانِ رسول!1447 ہجری اور 2025 عیسوی میں ہونے والا ہمارے نبی ﷺ کا میلاد عام میلاد نہیں ہے بلکہ یہ 1500 سالہ میلاد ہے یعنی اس سال ہمارے نبی ﷺ کو پیدا ہوئے 1500 سال ہو گئے، لہذا اس میلاد شریف کو بڑے اہتمام کے ساتھ اور بڑے اچھے انداز میں منانے کی کوشش کیجیے، ہو سکے تو اس سال ماہِ ربیع الاول کا چاند نظر آتے ہی اپنے اپنے گھروں میں 1500 سالہ میلاد کی مناسبت سے 15 جھنڈے لگائیے، لائٹنگ کیجیے، اپنے نبی ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیجیے، زہے نصیب سگِ عطار کی کتاب **"آسان خطباتِ محرم"** کا مطالعہ کیجیے جس میں نبی ﷺ کی پیدائش سے لے کر امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت تک کی مختصر اسلامی تاریخ بیان کی گئی ہے۔

نیز اللہ پاک کے کرم سے 1500 سالہ نبی ﷺ کی میلاد کے موقع پر یہ کتاب لکھی گئی ہے جس میں ہمارے نبی ﷺ کی شان کا بیان ہے اور نبی ﷺ کے دو مبارک نام **"محمد"** اور **"احمد"** کے راز کو بڑے اچھوتے انداز سے بیان کیا گیا ہے جس کو پڑھ کر آپ کا ایمان تازہ ہو جائے گا کہ اللہ پاک نے ہمارے نبی ﷺ کے نام میں کیسے راز رکھے ہیں۔ لہذا اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ تقسیم کر کے دوسرے مسلمانوں تک پہنچانے کی نیت کیجیے۔ اللہ پاک ہمیں ہر سال اپنے نبی ﷺ کا میلاد منانے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری آنے والی نسلوں کو عاشقِ رسول، عاشقِ صحابہ و اہلبیت بنائے، اور اپنے آخری نبی ﷺ کے فیضان سے مالامال فرمائے۔ آمین

محمد ﷺ مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

اے عاشقانِ رسول! ہمارے نبی، اللہ پاک کے آخری نبی ﷺ کی شان بہت بلند و بالا ہے ، ہمارے اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسُنّت ، ولیِٔ نِعمت ، عظیمُ البرَکت ، عظیمُ المرتبت ، پروانۂ شمعِ رِسالت ، مُجَدِّدِ دین وملّت ، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت ، عالِمِ شَرِیعَت ، پیرِ طریقت ، باعثِ خَیر وبَرَکت ، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرحمٰن اپنے نعتیہ دیوان بنام "حدائقِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزّت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

معنی: "**مَظْھَر**" کا معنیٰ "**ظاہر ہونے کی جگہ**" ہے۔ "**حق**" سے مراد "**اللہ پاک**" ہے۔ "**عزت**" کا معنیٰ "**مقام ومرتبہ**" ہے۔

شعر کی تشریح: حضور ﷺ اللہ پاک کی عظمت وشان اور مقام ومرتبہ کے مظہرِ کامل (یعنی مکمل ظاہر ہونے کی جگہ) ہیں کہ نبی ﷺ کی ذات میں اللہ پاک کے جلوے نظر آتے ہیں جس کا بیان قرآنِ پاک میں موجود ہے۔

مَظْھَرِ حق ہو تمہیں، مُظْھِرِ حق ہو تمہیں
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود

تشریح: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس شعر میں عرض کرتے ہیں: اے میرے نور والے آقا ﷺ! آپ ﷺ سے اللہ پاک کی شانیں ظاہر ہوتی ہیں اور آپ اللہ پاک کی عظمتوں کو ظاہر فرما کر حق اور باطل میں فرق کرنے والے ہیں، آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے

اللہ پاک کا جلال و جمال ظاہر ہوتا ہے، اللہ پاک آپ ﷺ کو مزید بلندیاں عطا فرمائے اور آپ ﷺ پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

اے عاشقانِ رسول! ان دو شعروں سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اللہ پاک نے ہمارے نبی ﷺ کو کتنا بڑا مقام و مرتبہ عطا فرمایا۔ اسی طرح اللہ پاک نے ہمارے نبی ﷺ کے نامِ مبارک کو بھی علوِ شان سے نوازا ہے، ان شاء اللہ اس کتاب کو پڑھ کر آپ کو یقین ہو جائے گا کہ ہمارے نبی ﷺ کا نامِ مبارک عام نام نہیں ہے۔ اللہ تبارک و تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی حقیقی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے، اور ان کی برکتوں، رحمتوں سے ہم کنار فرمائے۔ آمین

اللہ تعالی کے تین ہزار نام

اے عاشقانِ رسول! یوں تو اللہ تعالی کے تین ہزار نام ہیں، ایک ہزار نام فرشتوں کو بتائے گئے، ایک ہزار نام انبیائے کرام علیہم السلام کو بتائے گئے، اور تین سو نام تورات میں ہیں، تین سو نام زبور میں ہیں، اور تین سو نام انجیل میں، یہ کل دو ہزار نو سو ہوئے، اور ۹۹ نام قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں مذکور ہیں، اب کل نام 2999 ہوئے، اور ایک نام وہ ہے جس کو صرف اللہ پاک ہی جانتا ہے۔ (تفسیر نعیمی جلد اول ص ۴۱)

اللہ تعالی کے تین ناموں میں تین ہزار نام

لیکن ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم“ میں حق تعالی کے جو تین نام آئے (1)۔ اَللّٰه (2)۔ اَلرَّحْمٰن (3)۔ اَلرَّحِیْم۔ ان تین ناموں میں ان تین ہزار کے معنی پائے جاتے ہیں، لہذا

جس نے ان تین ناموں سے حق تعالی کو یاد کیا گویا اس نے تمام ناموں سے اس کو یاد کیا۔(تفسیر نعیمی جلد اول ص ۴۱)

اللہ تعالی کے مشہور و معروف نام

لیکن اللہ پاک کے تین ہزار ناموں میں سے مشہور و معروف نام 99 ہیں، جو کہ قرآن عظیم کے دامن میں موجود ہیں، اور ان تمام ناموں میں لفظِ ''اللہ'' حق تعالی کا ذاتی نام ہے، اور باقی نام صفاتی ہیں۔

ذاتی نام اسے کہتے ہیں جو کہ صرف ذات کو بتائے، اور صفاتی نام وہ کہلاتے ہیں جو کہ ذات کے ساتھ ساتھ صفت (خوبی) کی طرف بھی اشارہ کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چودہ سو نام

اسی طرح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسمائے صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی نے **پانچ سو** جمع فرمائے۔

(المواہب اللدنیہ، الفصل الاول فی ذکر اسمائہ الشریفۃ ...الخ، ۱ / ۳۶۶ ملخصًا)

سیرتِ شامی میں **تین سو** اور اضافہ کیے اور اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا قول ملفوظاتِ اعلی حضرت میں لکھا ہے، اعلی حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے **چھ سو** اور ملائے، کل **چودہ سو** ہوئے اور حضور کے اسما (نام) ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جدا گانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں، پہاڑوں میں اور''۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۲)

لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مشہور و معروف نام 99 ہیں، اور ان میں سے ذاتی نام صرف دو ہیں، آسمانوں میں **''اَحْمَد''** اور زمین میں **''مُحَمَّد''** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

احمد کے الف کی حکمت

"احمد" میں پہلا حرف **"الف"** ہے، اور **"الف"** کا مخرج حلق ہے جو کہ تمام مخارج میں پہلا مخرج ہے، پس **"احمد"** کا **"الف"** اس بات کی جانب اشارہ کر رہا ہے کہ جس طرح **"الف"** کا مخرج تمام مخارج میں پہلا مخرج ہے اسی طرح **"احمد ﷺ"** بھی تمام مخلوقات میں سب سے پہلے مخلوق ہیں جیسا کہ حدیثِ نوری میں ہے:

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا کہ اللہ تعالٰی نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا؟ ارشاد فرمایا **"اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے جسے اللہ تعالٰی نے پیدا فرمایا"۔**

(الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق، کتاب الایمان، باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۶۳، الحدیث: ۱۸)

پس **"الف"** اول المخارج ہے، **"احمد ﷺ"** اول الخلوقات والنبیین ہیں۔

نیز "الف" کا عدد 1 ہے اور گنتیوں میں پہلی گنتی بھی 1 ہے اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ جس طرح ایک تمام گنتیوں میں پہلی گنتی ہے اسی طرح "احمد ﷺ" بھی اولِ خلق اور اول نبی ہیں۔

محمد کے میم کی حکمت

"محمد" میں پہلا حرف **"میم"** ہے اور **"میم"** کا مخرج ہونٹ ہے جو کہ تمام مخارج میں آخری مخرج ہے، پس **"محمد"** کی **"میم"** اس بات کی جانب اشارہ کر رہی ہے کہ جس طرح **"میم"** کا مخرج تمام مخارج میں آخری مخرج ہے اسی طرح **"محمد ﷺ"** بھی دنیا میں آنے کے اعتبار سے تمام نبیوں میں آخری نبی ہیں: جیسا کہ تِرمذی شریف کی حدیثِ پاک میں ہے:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی یعنی میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(ترمذی، ج۴، ص۹۳، حدیث:۲۲۲۶)

"میم" خاتم المخارج ہے، "محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" خاتم النبیین ہیں۔

نیز "میم" کا عدد 40 ہے جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت کی جانب اشارہ کر رہا ہے کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی نبوت کا اعلان اس وقت فرمایا جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔

محمد اور احمد نام رکھنے کی حکمت

اگر کسی کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام محمد اور احمد کیوں رکھا گیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے مثلاً: جب ہم کھا پی کر فارغ ہوتے ہیں تو اللہ پاک کی حمد کرتے ہوئے "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہتے ہیں، جب کوئی کام ختم کرتے ہیں تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہتے ہیں، اسی طرح جب دنیا کا طویل و عریض سفر ختم کر کے جنتی جنت میں جائیں تو کہیں گے:

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ (پ۲۴، الزمر، ۷۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا۔

اور سورۂ یونس کی آیت نمبر 10 میں ارشاد ہوا:

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ (پ۱۱، یونس ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کی دعا اس میں یہ ہو گی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا (خوبیوں والا) اللہ جو رب ہے سارے جہان کا۔

اسی دستور کے مطابق مناسب تھا کہ جب نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو تو یہاں بھی اللہ پاک کی حمد ہو، اسی لیے جب اللہ پاک نے ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر نبوت و رسالت کو ختم فرمایا تو ان کا نام محمد اور احمد رکھا "جو کہ "حمد" سے بنے ہیں) تاکہ یہاں پر بھی حمد ہو جائے۔

محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے مظہر ہیں

اے عاشقانِ رسول! اللہ تعالیٰ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی ذات وصفات کا مظہرِ اتم بنا کر انسان پر اپنی معرفت کی راہیں کھول دیں کہ جس نے رب تعالی کے حسن و جمال اور قدرت کو دیکھنا ہو وہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھ لے۔

بے مثل خدا کا تو بے مثل پیمبر ہے
ظاہر تری ہستی سے اللہ کی یکتائی

لاشریک لہ کا مظہر بھی لاشریک لہ

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفات الٰہی کے مَظْہَر ہیں اور خدا کی صفت بے مثلیت ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے خود قرآنِ پاک میں فرمایا: "لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ" لہٰذا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے مثل ہیں۔ جیسے کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضور صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَیُّکُمْ مِثْلِیْ تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟(یعنی کوئی نہیں ہے)۔(''صحیح البخاری''،کتاب الصوم،الحدیث:۱۹۶۵،ج۱،ص۶۴۶)

(''صحیح مسلم''،کتاب الصیام،باب النھی عن الوصال فی الصوم،الحدیث:۵۷۔(۱۱۰۳)ص۵۵۵)

خدا اپنی خالقیت میں ''لَاشَرِیْکَ لَہٗ'' ہے اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی عبدیت میں ''لَاشَرِیْکَ لَہٗ'' ہیں۔

امام بوصیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: '' مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ'' حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے محاسن میں شریک سے منزہ ہیں۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مَظْہَرِ حق ہو تمہیں مُظْہِرِ حق ہو تمہیں

تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود

حق یہ ہے کہ رخسارِ محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آئینۂ جمالِ حق ہے اور خدوخالِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مظہرِ حسنِ کبریا۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کا انکار دوسرے کے اقرار کے ساتھ جمع ہو جائے۔ اگر حق کے ساتھ باطل، نور کے ساتھ ظلمت، کفر کے ساتھ اسلام کا اجتماع متصور ہو تو یہ بھی ممکن ہو گا۔ جب وہ محال ہے تو یہ بھی محال ہے۔

محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ پاک کے مظہر ہیں، ذات میں، صفات میں، اسماء میں، افعال میں۔

اے عاشقانِ رسول! حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے 1500 سالہ جشنِ ولادت کے موقع پر اس کتاب میں ان شاء اللہ یہ بیان ہو گا کہ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے اسماء، اللہ کی صفات اور اللہ کے افعال کے مظہر کیسے ہیں؟

اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر ہے

حضور ﷺ کا ذاتی نام اسمِ "**محمد**"، اللہ تعالی کے ذاتی نام اسمِ "**اللہ**" کا مظہر ہے، اور یہ مظہر ہونا کئی طریقے سے ہے چنانچہ پہلا طریقہ ملاحظہ ہو:

مظہریت کا پہلا طریقہ

(1)۔۔۔اسمِ اللہ میں چار حروف ہیں۔ا۔ل۔ل۔ہ۔

(1)۔۔۔اسی طرح اسمِ محمد میں چار حروف ہیں۔م۔ح۔م۔د۔

چار حرف ہونے کی حکمت

اور اس چار میں عجب لطف اور رموز ہیں، چنانچہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی دیوانِ سالک میں لکھتے ہیں:

رُسل فرشتے چار چار کتب ہیں دین چار چار
سلسلے دونوں چار چار لطف عجب ہے چار میں
آتش و آب و خاک باد اِن ہی سے سب کا ہے ثبات
چار کا سارا ماجرا ختم ہے چار یار میں

(1)۔۔۔**بڑے فرشتے چار ہیں:** (1) جبرائیل۔(2) میکائیل۔(3) اسرافیل۔(4) عزرائیل عَلَیْہِمُ السَّلَام

(2)۔۔۔**آسمانی کتابیں چار:** (1) تورات۔(2) زبور۔(3) انجیل۔(4) قرآن۔

(3)۔۔۔ طریقت کے سلسلے چار: (1) قادری۔ (2)چشتی۔ (3)نقشبندی۔ (4)سہر وردی۔

(4)۔۔۔ شریعت کے مذہب چار:(1) حنفی۔(2)شافعی۔(3)مالکی۔(4) حنبلی۔

(5)۔۔۔ سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام ہیں جن کے جسم کو چار چیزوں سے مرکب یعنی بنایا گیا ہے:(1) آگ۔(2) پانی۔(3) ہوا۔(4) مٹی۔

(6)۔۔۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دورِ نبوت ختم ہو کر سلسلۂ ولایت بھی چار یار میں منقسم ہوا:(1) حضرتِ صدیقِ اکبر۔(2) حضرتِ فاروقِ اعظم۔(3) حضرتِ عثمانِ غنی۔(4) حضرتِ علی۔ رضی اللہ عنہم

(7)۔۔۔ حضور ﷺ کے علاوہ اولوالعزم رسول بھی چار ہیں:(۱) حضرتِ ابراہیم علیہ السلام۔(۲) حضرتِ نوح علیہ السلام۔(۳) حضرتِ موسیٰ علیہ السلام۔(۴) حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام۔

(8)۔۔۔ حضور ﷺ کی بعثت کے وقت چار نبی زندہ ہیں دو آسمانوں میں: (۱) حضرتِ ادریس علیہ السلام۔ (۲) حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام۔ دو زمین میں (۳) حضرتِ خضر علیہ السلام۔(۴) حضرتِ الیاس علیہ السلام۔

(9)۔۔۔ قرآن کے حروف بھی چار: ق۔ ر۔ آ۔ ن۔

(10)۔۔۔ بسم۔ اللہ۔ الرحمن۔ الرحیم۔ میں کلمے بھی چار ہیں۔

(11)۔۔۔ لا۔ الہ۔ الا۔ اللہ۔ میں بھی چار کلمے۔

(12)۔۔۔ حضور ﷺ کی شریعت میں عمدہ عبادات بھی چار: (۱) نماز۔ (۲) روزہ۔ (۳) زکوۃ۔ (۴) حج۔

(13)۔۔۔ قرآنِ پاک میں اسمِ ''محمد'' چار بار آیا ہے۔

(14)۔۔۔ فرائضِ وضو بھی چار: (۱) چہرہ دھونا۔ (۲) کہنی سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

(15)۔۔۔ تمام مخلوقات کی طبیعتیں بھی چار: (۱) حرارت یعنی گرمی۔ (۲) برودت یعنی ٹھنڈک۔ (۳) رطوبت یعنی تری۔ (۴) یبوست یعنی خشکی۔

مظہریت کا دوسرا طریقہ

مظہریت کا دوسرا طریقہ ملاحظہ ہو:

(2)۔۔۔ اسمِ اللہ میں کوئی نقطہ والا حرف نہیں ہے۔

(2)۔۔۔ اسمِ محمد میں بھی کوئی نقطہ والا حرف نہیں ہے۔

نقطہ نہ ہونے کی حکمت

نقطہ عیب ہے، کہا جاتا ہے ''نقطہ چینی نہ کرو'' یعنی عیب نہ نکالو، لہذا نقطہ عیب کی جانب اشارہ کرتا ہے اور اللہ تعالی نے جس طرح اپنے نام کو عیب سے دور رکھا، اسی طرح اپنے محبوب ﷺ کے نام کو بھی عیب سے دور رکھا۔ شاعر کہتا ہے:

خوب نامِ محمد ہے اے مؤمنو!
جس میں نقطہ بھی رب کو گوارا نہیں
نسبت مصطفی بھی بڑی چیز ہے
جس کی نسبت نہیں اس کی بخشش نہیں

کلمہ طیبہ کی خصوصیات

اے عاشقانِ رسول! کلمہ ٔطیبہ کے دو جز ہیں: پہلا جز(۱)"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"۔ دوسرا جز (۲)"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه"۔ ان دونوں جزوں میں 12، 12 حروف ہیں اور سب کے سب بغیر نقطے والے ہیں، پہلے جز میں نقطے نہ ہونے میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ پاک کا کوئی شریک نہیں یہاں تک کہ ایک نقطہ بھی نہیں، اور دوسرے جز میں اس لیے نقطہ نہیں کہ یہاں بھی کوئی محمد رسول اللہ ﷺ کا ثانی نہیں، نیز نقطے کا نہ ہونا اس بات کی جانب اشارہ کرتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان ذرا سا بھی اللہ و محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں نقطہ چینی کرے گا تو ایمان اور اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

کلمہ کے 12، 12 حرفوں کی حکمت

کلمہ شریف کے دونوں جزوں کے 12، 12، حروف ہیں جو اس بات کی جانب اشارہ کرتے ہیں کہ مسلمان اپنے روزانہ کے 24 گھنٹوں میں سے 12 گھنٹے اللہ پاک کی رضا کے مطابق گزارے اور بقیہ 12 گھنٹے اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی ﷺ کی رضا کے مطابق گزارے۔

اسی طرح "ابو بکر الصدیق" اور "عمر ابن الخطاب" اور "عثمان ابنِ عفان" اور "علی بنِ ابی طالب" میں بھی ۱۲۔ ۱۲ حروف ہیں۔ اللہ اکبر! کیسی مناسبت ہے کلمہ شریف کے دونوں جزوں اور خلفائے راشدین کے ناموں میں۔

کلمہ طیبہ کی خوبی

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" کے اندر ایک ایسی خوبی بھی ہے جو کسی کلمے میں نہیں ہے اور وہ یہ کہ ایک مرتا ہوا انسان جو نقاہت و کمزوری کے باعث اپنے ہونٹوں کو ہلانے سے قاصر ہو، کچھ بولنے کی طاقت نہ ہو، وہ بھی بغیر ہونٹ ہلائے آسانی سے کلمہ طیبہ پڑھ کر اس کی برکتوں سے ہم کنار ہو سکتا ہے۔

مظہریت کا تیسرا طریقہ

مظہریت کا تیسرا طریقہ ملاحظہ ہو:

(3)۔۔۔اسمِ جلالت "اَللّٰہُ" میں ایک "شد، دو حرکتیں (یعنی زبر اور کھڑا زبر) اور ایک سکون ہے۔

(3)۔۔۔اسی طرح لفظ "مُحَمَّدْ" میں ایک شد، دو حرکتیں (یعنی پیش اور زبر) اور ایک سکون ہے۔

اللہ اور محمد میں زیر کی حرکت نہ ہونے کی حکمت

اے عاشقانِ میلاد: "اللہ" میں زبر اور پیش کی حرکت ہے۔ اسی طرح "محمد" میں زبر اور پیش کی حرکت ہے۔ دونوں ناموں میں زیر کی حرکت نہیں ہے کیونکہ زیر عاجزی، پستی اور نرمی کا معنی دیتا ہے، جبکہ زبر کھلے پن اور عظمت کی نشانی ہے اور پیش وقار اور بلند مقام کی نشانی ہے۔

پس اللہ پاک نے اپنے نام اور اپنے محبوب ﷺ کے نام کو زیر کی حرکت سے پاک رکھا کیونکہ زیر نیچے کی حرکت ہے اور اللہ ورسول کی ذات اور نام بلند و بالا ہے۔

اسی لیے ان دونوں ناموں میں زبر اور پیش کی حرکت آئی ہے کہ یہ دونوں حرکت اوپر آتی ہیں۔

مظہریت کا چوتھا طریقہ

مظہریت کا چوتھا طریقہ ملاحظہ ہو:

(4)۔۔۔اسمِ اللہ میں ایک حرف مشدد ہے۔

(4)۔۔۔اسمِ محمد میں ایک حرف مشدد ہے۔

مشدد حرف لانے کی حکمت

اور اسمِ محمد میں مشدد حرف کے لانے میں بھی بڑی حکمتیں ہیں، مشدد حرف مابعد (بعد والے) کو ما قبل (پہلے والے) سے ملاتا ہے۔ اپنے سے ما قبل اوراپنے سے ما بعد کے درمیان ربط پیدا کرنے کے لیے ہوتا۔

پس ایک طرف اللہ کی ذات، جس کا ادراک کرنا ممکن نہیں، جس کی بلندی کی حد نہیں۔ اور دوسری طرف مخلوق، جس کی پستی کی حد نہیں۔ پس ''مُحَمَّد'' کی حاء سے مراد حلیمِ حقیقی ہے یعنی اللہ پاک ہے، اور دال سے مراد عباد یعنی بندے ہیں۔ اور میم سے مراد محمد ﷺ کی ذات ہے۔

ایک طرف بلندی دوسری طرف پستی

اللہ کو بندہ دیکھ نہیں سکتا، اللہ کو بندہ چھو نہیں سکتا، اس کا ادراک نہیں کر سکتا، اس کی معرفت مشکل ہے، ایک طرف بلندیوں میں سب سے بلند تر ذات، دوسری طرف پستیوں میں سب سے پست تر ذات، دونوں کا ملاپ ہو تو کیسے؟ دونوں کے درمیان رابطہ ہو تو کیسے؟

انسان عالمِ حیرت میں زبانِ حال سے کہہ رہا تھا: الٰہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں؟ میں کمزور و ضعیف ہوں اور پھر مجھے بہکانے کے لئے قدم قدم پر شیطان۔ انسان پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعف کو قوت سے کیا نسبت، امکان کو وجوب سے کیا واسطہ، محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ، کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان کہاں رحمن، نہ اس کے حسن و جمال کی تجلیوں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں، نہ میں اس کے دیدارِ جمال کی تاب لا سکتا ہوں۔

انسان اسی کش مکش میں تھا کہ

انسان اسی کش مکش میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دستگیری فرمائی اور روحِ دوعالم، حضرت محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آئینۂ وجود سے اپنے حسنِ لامحدود کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں اس پر روشن کر دیں۔ پس رب نے درمیان میں محمد کو بھیج دیا، کہ مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

ادھر	اللہ	سے	واصل
ادھر	مخلوق	میں	شامل

پس مصطفی ﷺ کی ذات خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ ہے، تاکہ مخلوق کو اس کے خالق کا فیض مل سکے۔ کہ میم سے مراد محمد ﷺ کی ذات ہے جو خالق و مخلوق دونوں سے ملی ہوئی ہے، اسی طرح اسمِ محمد کی میم حاء اور دال دونوں سے ملی ہوئی ہے۔

مشدد حرف کو دو بار پڑھے جانے کی حکمت

اے عاشقانِ رسول! مشدد حرف دو بار پڑھا جاتا ہے، ایک بار ما قبل سے ملا کر اور دوسری بار مابعد سے ملا کر، جیسے کہ لفظِ "جَنَّتْ" کہ نون کا تعلق جیم سے بھی ہے اور نون کا تعلق تاء سے بھی ہے، اور بیچ میں خود نون کا وجود، اگر تاء بلا واسطہ جیم سے ملنا چاہے تو نہیں مل سکتا، اگر جیم سے ملنا ہے تو نون کے واسطے سے ملنا پڑے گا، پس نون جیم کا فیض تاء تک پہنچا رہا ہے، اسی طرح اسمِ "مُحَمَّدْ" کی میم کا تعلق حلیم کی ذات سے بھی ہے اور مخلوق سے بھی ہے۔

مشدد حرف میں ایک اور عجیب بات

مشدد حرف میں ایک اور عجیب بات ہے اور وہ یہ کہ مشدد حرف پہلی بار ساکن کر کے پڑھا جاتا ہے اور ساکن ہونا محتاجی ہے، پس جنت کا نون جیم کا محتاج ہے، اور دوسری بار متحرک پڑھا جاتا ہے اور متحرک ہونا خود مختار ہونا ہے، پس "مُحَمَّدْ" کی حاء سے مراد حلیمِ حقیقی یعنی اللہ پاک ہے اور میم سے مراد محمد کی ذات ہے اور دال سے مراد عباد یعنی بندے ہیں، لہذا محمد اللہ کے محتاج اور بندے محمد کے محتاج، محمد اللہ پاک سے فیض لے کر بندوں کو عطا فرماتے ہیں۔

پس محمد ﷺ کی ذات نے مخلوق کا ربط اس کے خالق یعنی اللہ پاک سے جوڑ دیا۔ کیونکہ محمد ﷺ:

ادھر	اللہ	سے	واصل
ادھر	مخلوق	میں	شامل

حرفِ میم کو مشدد لانے کی حکمت

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسمِ محمد میں میم ہی کو کیوں مشدد لایا گیا؟ حاء کو مشدد لے آتے، یا دال کو مشدد لے آتے، تو کیا قباحت تھی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اسمِ جلالت اللہ میں حرفِ لام مشدد ہے، اور اسمِ محمد میں حرفِ میم مشدد ہے، اور لام اور میم کے درمیان ایک ایسا تعلق ہے جو حاء اور لام، حاء اور دال کے درمیان نہیں ہے، اور وہ تعلق یہ کہ حرفِ لام کا آخری حرف میم ہے، پس اگر حاء کو مشدد لاتے تو لام کے ساتھ حاء کا کوئی تعلق نہیں، اور اگر دال کو مشدد لاتے تب بھی لام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اس لیے حرفِ میم ہی کو مشدد لایا گیا کیونکہ لام اور میم کے درمیان ایک گہری مناسبت اور تعلق ہے۔ اللہ اکبر!

محمد کے تیسرے حرف کو مشدد لانے کی حکمت

اسی طرح ایک اور سوال ہوتا ہے کہ "محمد" کے تیسرے حرف ہی کو کیوں مشدد لایا گیا؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ "اللہ" کا دوسرا حرف مشدد ہے اگر "محمد" کے پہلے حرف کو مشدد لاتے تو اللہ پاک سے برتری حاصل ہوتی، حالانکہ اللہ پاک سے برتر کوئی نہیں، اور اگر "محمد" کے دوسرے حرف کو مشدد لاتے تو اللہ پاک سے برابری حاصل ہوتی، حالانکہ

اللہ پاک کا کوئی شریک نہیں، اور جو کسی کو اللہ پاک سے برتر یا برابر جانے وہ کافر ہے، پس ان دونوں قباحتوں سے بچنے اور شانِ الوہیت اور شانِ رسالت میں فرق بتلانے کے لیے "محمد" کے تیسرے حرف کو مشدد لایا گیا، جو اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ محمد نہ تو اللہ پاک سے بڑے ہیں اور نہ ہی اللہ کے برابر ہیں بلکہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں جن کا مقام و مرتبہ اللہ پاک کے مقام و مرتبہ کے بعد ہے۔

ایک سوال اور ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ "محمد" کے چوتھے حرف کو مشدد لے آتے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر "محمد" کے چوتھے حرف کو مشدد لاتے تو اللہ اور محمد کے درمیان فاصلہ ہو جاتا کہ "اللہ" کا دوسرا حرف مشدد اور "محمد" کا چوتھا حرف مشدد، بیچ میں تیسرے حرف کا فاصلہ، جس سے یہ وہم ہوتا کہ اللہ اور محمد کے بیچ میں کوئی تیسرا بھی ہے۔ پس اس وہم کو دور کرنے کے لیے "محمد" کے تیسرے حرف کو مشدد لا کر یہ بتا دیا گیا کہ اللہ پاک کے بعد اگر کسی کا مقام و مرتبہ ہے تو وہ محمد ﷺ کا مقام و مرتبہ ہے۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر، من وجهك المنير لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه، بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہر پیغمبر کا عہدہ بڑا ہے لیکن آقا کا منصب جدا ہے
وہ امامِ صفِ انبیاء ہیں ان کا رتبہ بڑوں سے بڑا ہے
کوئی لفظوں سے کیسے بتا دے ان کے رتبے کی حد ہے تو کیا ہے
ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے صرف اللہ ہی ان سے بڑا ہے

"مُحَمَّد" کے مشدد حرف کو فتحہ یعنی زبر کے بعد لایا گیا تا کہ اسمِ جلالت **"اللہ"** سے مناسبت ہو جائے کیونکہ "اَللّٰہ" کا مشدد حرف بھی فتحہ کے بعد آیا ہے۔ اگر **"محمد"** کی حاء کو مشدد لایا جاتا تو یہ مناسبت بر قرار نہ رہتی۔

عرضِ مصنف

اے عاشقانِ رسول! یقین جانیئے اس کتاب کو لکھنے سے پہلے مجھے بھی **"محمد اور احمد"** کے اتنے راز معلوم نہیں تھے لیکن جب اس کتاب کو لکھنا شروع کیا تو 64 صفحات پر مشتمل ایک رسالہ ترتیب دیا اور نیت تھی کہ اسی رسالے کو محمد رسول اللہ ﷺ کی 1500 سالہ جشنِ ولادت پر شائع کروں گا، اس رسالے کی تصحیح بھی کرا لی، ہندی میں بھی ٹائپ کر کے تیار کر دیا، لیکن ایک اسلامی بھائی نے کہا کہ جب آپ اس موضوع پر لکھ رہے ہیں تو 64 صفحات کا رسالہ ہی کیوں بلکہ ایک ضخیم کتاب لکھیے، ورنہ تو یہ رسالہ دیگر کتاب میں مل کر گم ہو جائے گا۔ ان کی یہ بات سگِ عطار کے سمجھ میں آئی اور مزید اس موضوع کے متعلق چھان بین شروع کی، مواد ملتا گیا اور میں لکھتا گیا، کئی ساری حکمتیں وہ ہیں جو دورانِ تحریر من جانب اللہ اور من جانب الرسول ذہن میں آئیں۔ الحمد للہ علی نعم اللہ۔

"مُحَمَّد" میں تشدید ہونے اور "اَحْمَد" میں تشدید نہ ہونے کی حکمت

اے عاشقانِ رسول! اسمِ احمد اور محمد میں جتنا غور کرتے چلے جایئے اتنے راز کھلتے چلے جائیں گے، اور ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ عام نام نہیں ہیں بلکہ یہ وہ نام ہیں جن کو خود اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کے لیے پسند فرمائے ہیں۔

انہیں رازوں میں سے ایک راز یہ بھی ہے کہ محمد میں تشدید لائی گئی اور احمد میں تشدید نہیں لائی گئی، اس میں کیا حکمت ہے؟

اس کی حکمت یہ ہے کہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو نام ذاتی ہیں ''محمد'' زمین میں اور ''احمد'' آسمانوں میں۔ انسان دنیا میں آکر شیطان کے بہکانے پر راہِ راست سے ہٹ جاتا ہے اس کا رشتہ اپنے رب سے کٹ جاتا ہے اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بندوں کو ان کے رب سے ملانے کے لیے آئے ہیں اس لیے محمد میں تشدید لائی گئی تاکہ یہ ملانے پر دلالت کرے۔

اور احمد میں تشدید نہیں لائی گئی کیونکہ احمد آسمانوں کا نام ہے اور آسمان والے یعنی فرشتے راہِ راست سے نہیں بھٹکتے بلکہ وہ تو معصوم ہیں ان کا رشتہ اپنے رب سے ہمیشہ جڑا رہتا ہے وہ رات دن اپنے رب کی عبادت میں مصروف ہیں لہذا ان کو ملانے والے کی کوئی ضرورت نہیں اس لیے احمد میں تشدید نہیں لائی گئی۔

محمد کے پہلے حرف پر پیش اور احمد کے پہلے حرف پر زبر ہونے کی حکمت

اے عاشقانِ رسول! محمد اور احمد کے رازوں میں سے ایک راز یہ بھی ہے کہ محمد کے پہلے حرف پر پیش اور احمد کے پہلے حرف پر زبر کیوں لایا گیا؟ اس کا الٹ کر لیا جاتا کہ احمد کے پہلے حرف پر پیش اور محمد کے پہلے حرف پر زبر لایا جاتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ محمد کے پہلے حرف پر پیش لانا اور احمد کے پہلے حرف پر زبر لانا یہ بھی حکمت سے بھرا ہوا ہے اور وہ حکمت یہ ہے کہ دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی آنے والے تھے جو محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنے جیسا کہیں گے یا اپنے سے کمتر جانیں گے، اس لیے محمد کے پہلے

حرف کو پیش دیا گیا تاکہ اس بات کی جانب اشارہ ہو جائے کہ محمد ﷺ کو اپنے جیسا یا اپنے سے کمتر نہ جاننا بلکہ جس طرح پیش کی حرکت اوپر آتی ہے اور وہ تمام حرکات میں بھاری حرکت ہے ایسے ہی محمد ﷺ بھی ساری مخلوق سے بلند و بالا ہیں اور سب سے بھاری ہیں

جیسا کہ سننِ دارمی کی حدیث میں ہے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیسے جانا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں حتیٰ کہ آپ نے یقین کر لیا؟ تو فرمایا اے ابو ذر میرے پاس دو فرشتے آئے جب کہ میں مکہ کے بعض پتھریلے علاقہ میں تھا، تو ان میں سے ایک تو زمین کی طرف آگیا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان رہا، ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کیا یہ وہ ہی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں!، اس نے کہا: کہ انہیں ایک شخص سے تولو، میں اس سے تولا گیا تو میں وزنی ہوا، پھر اس نے کہا: کہ انہیں دس سے تولو، تو میں ان سے تولا گیا، میں ان پر وزنی ہوا، پھر اس نے کہا: کہ انہیں سو سے تولو، میں ان سے تولا گیا، میں ان پر بھاری ہوا، وہ بولا: انہیں ہزار سے تولو، میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا، گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ پلہ ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گرے پڑتے ہیں، تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم انہیں ان کی پوری امت سے تولو تو بھی یہ سب پر بھاری ہوں گے۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج۸ ص۳۳)

اللہ اکبر! کیا شان ہے ہمارے نبی ﷺ کی۔ نیز محمد میں پیش لانے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ پیش کا معنی ہے آگے یعنی پیش رو ہونا اور ہمارے نبی ﷺ پیش رو ہیں جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا پیش رو ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا، میں تمام

پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلی شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا۔

(سنن الدارمی، حدیث ۵۰، باب ما اعطی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن قاہرہ مصر، ۱/۳۱)

لہذا دنیا میں محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنے جیسا کہنے والے پیدا ہونے والے تھے اس لیے محمد کے پہلے حرف کو پیش دیا گیا لیکن آسمانوں میں احمد جیسا ہونے کا دعوی کرنے والا کوئی نہیں کیونکہ آسمان والے احمد کا مقام ومرتبہ جانتے ہیں اس لیے احمد میں پیش لانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

علم الاعداد کے اعتبار سے مماثلت کی حکمتیں

اے عاشقانِ رسول! اللہ اور محمد میں کئی طرح سے مناسبت ہے انہیں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ علم الاعداد کے اعتبار سے حروفِ تہجی کی کئی قسمیں ہیں مثلاً:

احاد: ان حروف تہجی کو کہتے ہیں جن کا عدد ایک سے 9 تک آئے یعنی:

1-2-3-4-5-6-7-8-9۔

عشرات: ان حروف تہجی کو کہتے ہیں جن کا عدد دہائی میں آئے مثلاً:

10-20-30-40-50-60-70-80-90۔

(1)۔۔۔اسمِ جلالت "اللہ" میں دو حرف احاد ہیں:

(ا)۔ الف: جس کا عدد 1 ہے۔ (۲) ھاء: جس کا عدد 5 ہے۔

اللہ کے دونوں حروفِ احاد کے عدد طاق ہیں ایک اور پانچ۔

(1)۔۔۔اسمِ رسالت "محمد" میں بھی دو حرف احاد ہیں:

(۱)حاء: جس کا عدد 8 ہے۔ (۲)دال: جس کا عدد 4 ہے۔

محمد کے دونوں حروفِ احاد کے عدد جفت ہیں چار اور آٹھ۔

(2)۔۔۔اسمِ جلالت "اللہ" میں دو حرف عشرات ہیں:

(۱)۔لام: جس کا عدد 30 ہے۔ (۲)لام: جس کا عدد 30 ہے۔

اللہ کے دونوں حروفِ عشرات کے عدد برابر ہیں۔

(2)۔۔۔اسمِ رسالت "محمد" میں بھی دو حرف عشرات ہیں:

(۱)میم: جس کا عدد 40 ہے۔ (۲)میم: جس کا عدد 40 ہے۔

محمد کے دونوں حروفِ عشرات کے عدد برابر ہیں۔

(3)۔۔۔اسمِ جلالت "اللہ" میں ایک جنس کے دو حرف: ل۔ل ہیں۔

(3)۔۔۔اسمِ رسالت "محمد" میں بھی ایک جنس کے دو حرف: م۔م ہیں۔

اللہ اکبر! دونوں ناموں میں کیسی مناسبت ہے۔

(4)۔۔۔اسمِ جلالت "اللہ" کے اعداد 66، جفت ہیں۔

(4)۔۔۔اسمِ رسالت "محمد" کے اعداد 92، جفت ہیں۔

(5)۔۔۔اسمِ جلالت "اللہ" کے اعداد 66، کی اکائی، 6، 2 پر تقسیم ہوتی ہے۔

(5)۔۔۔اسمِ رسالت "محمد" کے اعداد 92، کی اکائی، 2، بھی 2 پر تقسیم ہوتی ہے۔

(6)۔۔۔اسمِ جلالت "اللہ" کے اعداد 66، کی دہائی، 60، 3 پر تقسیم ہوتی ہے۔

(6)۔۔۔اسمِ رسالت "محمد" کے اعداد 92، کی دہائی، 90، بھی 3 پر تقسیم ہوتی ہے۔

9 کی 4 عجیب باتیں

(7)۔۔۔اسمِ جلالت "اللہ" کے اعداد 66، کی اکائی 6 اور دہائی،6، کو آپس میں ضرب (گڑا) کر کے حاصلِ ضرب کو جمع کیجیے تو 9 کا عدد آئے گا۔

66......6 x 6=36.......3+6=9

(7)۔۔۔اسمِ رسالت "محمد" کے اعداد 92، کی اکائی 2 اور دہائی،9، کو آپس میں ضرب (گڑا) کر کے حاصلِ ضرب کو جمع کیجیے تو 9 کا عدد آئے گا۔

92......9 x 2=18......1+8=9

اے عاشقانِ رسول! اس 9 کے عدد میں کئی عجیب باتیں ہیں کہ جو اللہ پاک کی ذات میں اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے وہ 9 کا عدد بن جاتا ہے جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے کلام میں لکھتے ہیں:

تیری ذات میں جو فنا ہوا
وہ فنا سے نو کا عدد بنا
جو اُسے مٹائے وہ خود مٹے
وہ ہے باقی اس کو فنا نہیں

9 کے عدد کی عجیب باتیں

اے عاشقانِ رسول! یہاں پر ایک سوال ہوتا ہے کہ جو اللہ پاک کی ذات میں فنا ہو جاتا ہے وہ نو کا عدد ہی کیوں بنتا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وہ 9 کا عدد اس لیے بنتا ہے کہ 9 کے عدد میں چار باتیں عجیب ہیں چنانچہ:

پہلی عجیب بات

پہلی عجیب بات: یہ کہ ایک سے آٹھ تک کی اِکائیاں کناروں کی دو، دو ملاؤ 9 بنیں گے۔ مثلاً: 1.2.3.4.5.6.7.8.

(4+5=9)　　(3+6=9)　　(2+7=9)　　(1+8=9)

دوسری عجیب بات

دوسری عجیب بات: یہ کہ سارے 9 کے پہاڑے میں ہر جگہ 9 بنے گا:

9 x 1=9　　9 x 2=18　　9 x 3=27　　9 x 4=36

9 x 5=45　　9 x 6=54　　9 x 7=63　　9 x 8=72

9 x 9=81　　9x10=90

پس حاصلِ ضرب کو آپس میں ملائیں تو 9 ہی آئے گا مثلاً: 18 میں ایک اور آٹھ ہے، آٹھ اور ایک نو، 27 میں دو اور سات ہے، دو اور سات نو، 36 میں تین اور چھ ہے، تین اور چھ نو، 45 میں چار اور پانچ ہے، چار اور پانچ نو، 54 میں پانچ اور چار ہے، پانچ اور چار نو، 63 میں چھ اور تین ہے، چھ اور تین نو، 72 میں سات اور دو ہے، سات اور دو نو، 81 میں آٹھ اور ایک ہے، آٹھ اور ایک نو، 90 میں نو ہے ہی۔

تیسری عجیب بات

تیسری عجیب بات: اسی طرح جس بھی گنتی کا پہاڑا 9 بار کریں گے اور اس میں آنے والے عددوں کو ملائیں گے تو جواب 9 ہی آئے گا مثلاً:

12x9=108	1+8=9
13 x0=117	1+1+7=9
14x9=126	1+2+6=9

جس بھی گنتی کا پہاڑا 9 بار کریں اور حاصل ہونے والی گنتی کو جب آپس میں ملائیں تو سب میں 9 بنیں گے۔

چوتھی عجیب بات

چوتھی عجیب بات: 9 کا عدد کسی عدد کے اندر نہیں مگر سب عدد 9 کے اندر ہیں، 9 میں 8 بھی ہے، 7 بھی ہے، 6 بھی ہے، 5 بھی ہے، 4 بھی ہے، 3 بھی ہے، 2 بھی ہے، 1 بھی ہے۔ لیکن ایک میں 9 نہیں ہے، دو میں 9 نہیں ہے، تین میں 9 نہیں ہے، چار میں 9 نہیں ہے، پانچ میں 9 نہیں ہے، چھ میں 9 نہیں ہے، سات میں 9 نہیں ہے، آٹھ میں 9 نہیں ہے۔

اے عاشقانِ رسول! کبھی آپ نے سوچا کہ ایسا کیوں ؟ اگر نہیں سوچا تو کوئی بات نہیں، اب جان لیجیۓ کہ ایسا کیوں ؟

ایک سے آٹھ تک دنیا اور ومافیھا ہیں

ایسا اس لیے کہ ایک سے آٹھ تک دنیا ومافیہا (یعنی دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے) ہیں، پس جب ہمارے نبی ﷺ ذاتِ باری تعالی میں فنا ہو کر 9 کا عدد بن گئے تو ان کے اندر دنیاومافیہا آ گیا، اب اگر کسی کو دنیا کی کوئی بھی چیز لینی ہے نبی ﷺ کے پاس آئے، ان سے ملے گی، کہ جس طرح 9 کے پاس آٹھ بھی ہے، سات بھی ہے، چھ بھی ہے، پانچ بھی ہے، چار

بھی ہے، تین بھی ہے، دو بھی ہے، ایک بھی ہے، اسی طرح ہمارے نبی ﷺ کے پاس اولاد، دولت، ثروت، حکومت، صدارت، وزارت، اقتدار، افتخار وغیرہ سب کچھ ہے۔

علمِ جفر کے اعتبار سے اللہ اور محمد میں مناسبت

اسمِ "اللہ" اور اسمِ "محمد" میں علمِ جفر کے اعتبار سے بھی مناسبت ہے چنانچہ اسمِ "اللہ" کو ملفوظی کر کے لکھیں پھر اس کی تلخیص کریں یعنی مکرر حرف نکال دیں، اب باقی بچے حروف کے اعداد کو علمِ جفر کے طریقے پر بسیط کو صغیر اور صغیر کو اصغر بنائیں تو آخر میں ۳ باقی رہے گا مثلاً:

"اللہ" کو اس طرح لکھیں: ال ف۔ ل ام۔ ل ام۔ ہ ا۔

اس میں "ال م" مکرر آئے ہیں لہذا ان کو ہٹا دیجیے تو باقی: "ال ف م ہ" رہا۔ ان کے اعداد یہ ہوئے: 1+30+80+40+5

تلخیص کے بعد یہ اعداد کم ہو کر: 21=5+4+8+3+1 رہ گئے۔ جن کو جمع کیا تو 21 ہوا، اب 21 کے 2 کو 1 کے ساتھ جمع کیا تو 3 کا عدد حاصل ہوا۔

بالکل اسی طرح اگر اسمِ رسالت "محمد" کو اس قاعدے سے گزاریں تو آخر میں ۳ آئے گا مثلاً:

"محمد" کو اس طرح لکھیں: م ی م۔ ح ا۔ م ی م۔ م ی م۔ د ال۔

اس میں: م، ی، ا، مکرر آئے ہیں، مکرر حرفوں کو کم کرنے کے بعد: م، ی، ح، ا، د، ل۔ بچے۔ ان کے اعداد ہوئے: 30+4+1+8+10+40۔ تلخیص کے بعد:

3+4+1+4+1+8+1+4 بچا، جن کا مجموعہ 21 ہوا، پھر 21 کے 2 اور 1 کو جمع کیا تو 3 کا عدد حاصل ہوا۔

اللہ کہنے میں ہونٹ نہ ملنے کی حکمت

(1)۔۔۔لا الہ الا اللہ کہنے میں ہونٹ نہیں ملتے۔

(2)۔۔۔اسمِ اللہ کہنے میں بھی ہونٹ نہیں ملتے۔

ایسا کیوں؟ ایسا اس لیے کہ: لبوں کا نہ ملنا، بوسہ نہ لے سکنا، اللہ کی شانِ تنزیہ ہے، اللہ کی ذات سب سے جدا ہے، وہ کسی کے مثل نہیں، اسے کوئی دیکھ نہیں سکتا، کوئی اس سے مل نہیں سکتا، اور نہ وہ کسی میں ملتا ہے، پس جس طرح اس کی ذات سب سے جدا اور الگ ہے، ایسے ہی اس کے نام میں بھی ہونٹ نہیں ملتے، اگر اس کے نام میں ہونٹ ملتے تو ذات اور اسم (نام) میں مطابقت نہ ہوتی۔

محمد کہنے میں ہونٹ ملنے کی حکمت

مگر لفظِ "محمد" کہتے ہیں تو دونوں لَب مل جاتے ہیں، کہ وہ مخلوق کو خالق سے ملانے ہی تو آئے ہیں، اگر ان کا واسطہ نہ ہو تو مخلوق خالق سے بہت دُور رہے۔ تبھی تو مفتیٔ اعظم ہند کہتے ہیں:

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں
یہ حق کے بندوں کو حق سے ملانے آئے ہیں

اور آپ کو جان کر تعجب ہو گا، کہ اسمِ محمد کہنے پر ہونٹ ایک بار نہیں بلکہ دو بار آپس میں ملتے ہیں۔

آپ کہیں: محمد، آپ کے ہونٹ پہلی بار پہلی میم کے وقت ملے، اور دوسری بار دوسری میم کے وقت ملے، اس دو بار ملنے میں بھی حکمت پوشیدہ ہے۔

دو بار ہونٹ ملنے کی پہلی حکمت

(1)۔۔۔پہلی حکمت تو یہ کہ محمد ﷺ پہلے تو اللہ سے ملے ہوئے ہیں، اور دوسرے مخلوق سے بھی ملے ہوئے ہیں، محمد ﷺ کا تعلق خالق سے بھی ہے اور خالق کے مخلوق سے بھی ہے، ان دونوں ربط اور تعلقات کی بنا پر اسمِ محمد کہنے پر ہونٹھ دو بار آپس میں ملتے ہیں، کہ محمد ﷺ:

اُدھر	اللہ	سے	واصل
اِدھر	مخلوق	میں	شامل

دو بار ہونٹ ملنے کی دوسری حکمت

(2)۔۔۔اور دوسری حکمت یہ کہ: مخلوق نے جب اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان کو دیکھا تو اس کے گیت گانے لگی، اللہ سے محبت کرنے لگی، اور چاہا کی ایسے شان والے کو بوسہ دیا جائے، لیکن کچھ حاصل نہ ہوا، کیونکہ اللہ کو دیکھا نہیں جا سکتا۔

تو گویا کہ جواب آیا میرے بندو! میں عقل و خرد کے زاویوں سے ماوراہوں، جسم و جسمانیت کے حدود سے منزہ ہوں، مجھے دیکھ نہیں سکتے، مجھے احساس نہیں کر سکتے، مجھے چھو نہیں سکتے، مجھے ہاتھ نہیں لگا سکتے، اگر مجھے چومنے اور بوسہ دینے کی آرزو انگڑائی لے رہی ہے، اور بہت ہی بیتاب ہو تو کوئی بات نہیں، میرا مظہر میرا مصطفیٰ ﷺ ہیں، یہ خواہش ان کو چوم کر مٹا لیا کرو۔

اس زمانے کے لوگوں نے عرض کیا: مولی! تیرے محبوب ﷺ پردہ فرما گئے اب ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے، ہم کیا کریں؟

تو گویا جواب آیا پریشان مت ہو، تمہیں بھی خالی ہاتھ جانے نہیں دوں گا، میرے محمد ﷺ کا نام لے کر اس شوق کو پورا کر لیا کرو، اور اپنی بیتابی کو بجھا لیا کرو۔ جب تم میرے محبوب ﷺ کا نام لوگے تمہارے ہونٹھ دوبار آپس میں ملیں گے:

ایک بار تعظیم خدا کے لیے	دوسری بار تعظیمِ مصطفی ﷺ کے لیے
ایک بار شکرِ الٰہی کے لیے	دوسری بار شکرِ مصطفی ﷺ کے لیے
ایک بار حسنِ الوہیت کے لیے	دوسری بار حسنِ محمدیت ﷺ کے لیے
ایک بار الوہیت کی بلندی کے لیے	دوسری بار عبدیت کی بلندی کے لیے
ایک بار محبیت کے لیے	دوسری بار محبوبیت کے لیے

محمد مصطفی ﷺ کی دو شان ہیں:

(1)۔۔۔ایک شان یہ کہ ہمارے نبی ﷺ کی ذاتِ اقدس اور شانِ محمدیت کا شانِ الوہیت کے ساتھ ربط کا ہونا ہے۔

(2)۔۔۔اور دوسری شان یہ کہ ہمارے نبی، محمد عربی ﷺ مخلوق کے ساتھ مربوط ہیں۔

اعلی حضرت علیہ رحمۃ العزت لکھتے ہیں:

لب پر آجاتا ہے جب نامِ جناب، منہ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں ِگرا کرتے ہیں
اپنے دِل کا ہے اُنہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے اُنہیں کو سَب کام
لو لگی ہے کہ اب اس دَر کے غلام چارۂ دردِ رضا کرتے ہیں

مظہریت کا پانچواں طریقہ

(5)۔۔۔اسمِ اللہ تو ہے ہی با معنی جیسے کہ قرآن پاک میں ہے:

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ، اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔(پ۳، البقرہ ۲۵۵)

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا۔

مگر اسمِ اللہ سے ایک ایک حرف ہٹاتے جایئے، پھر بھی با معنی لفظ رہے گا۔ یہ خاصیت کسی اور نام میں نہیں ہے، مثلاً:

حرفوں کو حذف کرنے بعد بھی با معنی

(1)۔۔۔اسمِ اللہ سے الف ہٹایئے تو "لِلّٰہِ" بچا، جس کا معنی ہے اللہ کے لئے۔ قرآن پاک میں آیا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۱) (پ۱، الفاتحہ ۱)

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔

(2)۔۔۔اسمِ اللہ سے ایک لام ہٹایئے، اور الف لگایئے، تو "اِلٰہٌ" بچا، جس کا معنی ہے معبود۔ جیسے کہ قرآن پاک میں ہے:

وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ(۱۶۳) ۔(پ۲، البقرہ ۱۶۳)

ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک معبود ہے،اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا

(3)۔۔۔اسمِ اللہ سے الف اور ایک لام کو ہٹایئے،تو''لَہٗ''بچا، جس کا معنی ہے اس کے لئے۔یہ بھی قرآن پاک میں اللہ کے لئے آیا ہے:

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ۔(پ۳ البقرہ ۲۵۵)

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں۔

(4)۔۔۔اسمِ اللہ سے الف اور دونوں لام کو ہٹایئے،تو''ہٗ''بچا،یہ بھی اللہ کا نام ہے، جس کا معنی ہے تو ہی تو۔شہزادۂ اعلی حضرت، مفتی اعظم ہند، مصطفی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن''سامانِ بخشش''میں لکھتے ہیں:

قلب کو اُس کی رُویت کی ہے آرزو
جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سُبْحٰنَہٗ
عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو
اللہٗ اللہٗ اللہٗ اللہٗ

اسی طرح اسم محمد تو ہے ہی با معنی مگر اسمِ محمد سے ایک ایک حرف ہٹاتے جایئے، پھر بھی با معنی لفظ رہے گا۔مثلاً:

(1)۔۔۔اسمِ محمد سے میم کو ہٹایئے،تو''حَمْدٌ''بچا، جس کا معنی ہے تعریف۔

(2)۔۔۔اسمِ محمد سے حاء کو ہٹایئے،اور میم کو لگایئے،تو''مُمِدٌّ''بنا، جس کا معنی ہے مدد کرنے والا۔

(3)۔۔۔اسمِ محمد سے میم اور حاء دونوں کو ہٹائیے، تو" مَدًّ "بچا، جس کا معنی ہے" کھینچنا، یعنی مخلوق کو کھینچ کر خالق تک پہنچانا"۔

(4)۔۔۔اسمِ محمد سے پہلی میم، حاء اور دوسری میم کو ہٹائیے، تو دال بچا، اور" دَالٌّ" کا معنی ہے رہنمائی کرنے والا۔

پس اسمِ محمد مٹتے مٹتے بھی اللہ کی ذات کی طرف رہنمائی کر رہا ہے، اور ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہے کہ وہ یعنی اللہ ہے:

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے
وہی خدا ہے وہی خدا ہے
تلاش اُس کو نہ کر بتوں میں
وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن
بنا رہا ہے وہی خدا ہے

ایسی خصوصیت کسی اور نام میں نہیں

جو خصوصیت اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے محبوب ﷺ کے نام میں رکھی ہے وہ خصوصیت کسی اور نام میں نہیں رکھی، مثلاً میرا نام "شفیق" ہے، جس کا معنی بھی ہے، شفقت کرنے والا، مگر آپ اس سے شین کو ہٹائیے تو "فیق" بچا، جس کا کوئی معنی نہیں، پھر قاف کو بھی ہٹائیے تو "یق" بچا، اس کا بھی کوئی معنی نہیں، پھر یاء کو بھی ہٹائیے تو صرف "قاف" بچا جس کا کوئی معنی نہیں ہے۔ اللہ اکبر!

صفات محمد ﷺ صفات خدا کا مظہر

اے عاشقانِ رسول! آپ اسمِ محمد ﷺ میں اسمِ اللہ کی مظہریت ملاحظہ کر چکے، اب دیکھئے کہ صفاتِ محمد ﷺ میں صفاتِ الٰہی کی مظہریت کیسی ہے۔

آپ قرآن پاک کو اٹھا کر دیکھئے، قرآن پاک کے شروع میں اللہ تعالی کے اسمائے حسنی لکھے ہیں اور قرآن پاک کے آخر میں محمد ﷺ کے اسمائے حسنی لکھے ہیں، اس میں آپ دیکھیں گے کہ جو صفاتی نام اللہ کے ہیں وہی صفاتی نام محمد ﷺ کے بھی ہیں۔ چنانچہ:

اللہ رحیم ہے ------ محمد ﷺ بھی رحیم ہیں۔

اللہ کریم ہے ------ محمد ﷺ بھی کریم ہیں۔

اللہ ناصر ہے ------ محمد ﷺ بھی ناصر ہیں۔

اللہ رؤوف ہے ------ محمد ﷺ بھی رؤوف ہیں۔

اللہ ہادی ہے ------ محمد ﷺ بھی ہادی ہیں۔

اللہ شافی ہے ------ محمد ﷺ بھی شافی ہیں۔

اللہ مؤمن ہے ------ محمد ﷺ بھی مؤمن ہیں۔

اللہ اول ہے ------ محمد ﷺ بھی اول ہیں۔

اللہ ظاہر ہے ------ محمد ﷺ بھی ظاہر ہیں۔

اللہ باطن ہے ------ محمد ﷺ بھی باطن ہیں۔

اللہ عزیز ہے ------ محمد ﷺ بھی عزیز ہیں۔

اللہ شکور ہے۔۔۔۔۔۔محمد ﷺ بھی شکور ہیں۔

تبھی تو اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت علیہ رحمۃ اللہ العزت بریلی کی سر زمین سے پکار کر کہتے ہیں:

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزّت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ میں اس معاملے میں اپنی تحقیق نہیں پیش کر رہا، اگر آپ کو یقین نہ ہو تو آپ قرآن پاک میں دیکھ سکتے ہیں۔

اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے نام عطا فرمائے

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "شفا شریف" فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے ناموں میں سے کثیر نام عطا فرمائے۔

(الشفا، ج۱، ص۲۳۶)

اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کو کتنے نام عطا فرمائے؟

اللہ کریم نے اپنے پیارے پیارے ناموں یعنی اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی میں سے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کتنے نام عطا فرمائے، اس سے متعلق علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں، چنانچہ:

رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے سڑسٹھ (67) نام بیان فرمائے جبکہ امام جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ستّر (70) نام عطا ہونے کا قول اختیار فرمایا۔ (انموذج اللبیب، ص۲۸)

شیخ عبد الکریم جیلی شافعی یمنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اَلْکَمَالَاتُ الْاِلٰھِیَّۃُ فِی الصِّفَاتِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ "میں تیسرے باب کا نام رکھا: اِتِّصَافُ مُحَمَّدٍ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بِالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ الْاِلٰھِیَّۃِ (یعنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اللہ پاک کے ناموں اور صفات سے مُتَّصِفْ ہونا) اور اس میں اللہ کریم کے کثیر نام دلیل کے ساتھ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ثابت فرمائے۔ امام یوسف بن اسماعیل نَبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں سے اللہ کریم کے 99 نام دلیل کے ساتھ حضورِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے نقل فرمائے۔(جواہر البحار، ج ۱، ص ۲۷۵)

خوف ہے گر کچھ روزِ جزا کا دل پہ جما کر نام خدا کا
وِرد کرو اسمائے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اللہ پاک نے) کسی پیغمبر کو ایک اسم (یعنی نام) اور کسی کو دو تین اسم اپنے اَسمائے شریفہ (یعنی مبارک ناموں میں) سے دیئے مثلاً اسماعیل و اسحاق (علیہمَا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام) کو عَلِیْم اور حَلِیْم، ابراہیم (علیہ السَّلام) کو حَلِیْم اور نوح (علیہ السَّلام) کو شَکُوْر اور موسیٰ (علیہ السَّلام) کو کَرِیْم اور یوسف (علیہ السَّلام) کو حَفِیْظ اور یحییٰ (علیہ السَّلام) اور عیسیٰ (علیہ السَّلام) کو بَرّ فرمایا، محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو سڑسٹھ (67) اسم اپنے اَسْمَائے مُتَبَرَّکہ (یعنی برکت والے ناموں میں) سے عِنایت کیے (جو یہ ہیں): (1) حَکِیْم (2) رَحِیْم (3) سَلَام (4) مُؤْمِن (5) مُھَیْمِن (6) عَزِیز (7) جَبَّار (8) فَتَّاح (9) عَلِیْم (10) رَافِع (11) سَمِیْع (12) بَصِیْر (13) عَدْل

(14)خَبِیْر (15)حَلِیْم (16)عَظِیْم (17)غَفُوْر (18)شَکُوْر (19)عَلِی (20)حَفِیْظ
(21)حَبِیْب (22)کَرِیْم (23)رَقِیْب (24)مُجِیْب (25)وَاسِع (26)حَکَم (27)شَھِیْد
(28)حَق (29)وَکِیْل (30)قَوِی (31)مَتِیْن (32)وَلِی (33)حَمِیْد (34)مَاجِد
(35)اَوَّل (36)آخِر (37)ظَاھِر (38)بَاطِن (39)بَرّ (40)عَفُوّ (41)رَءُوْف
(42)مُقْسِط (43)جَامِع (44)غَنِی (45)مُعْطِی (46)نُوْر (47)ھَادِی (48)رَشِیْد
(49)صَبُوْر (50)قَائِم (51)حَافِظ (52)ذُوالْقُوَّۃ (53)ذُوالْفَضْل (54)کَفِیْل
(55)شَاکِر (56)قَرِیْب (57)مُبِیْن (58)بُرْھَان (59)مُنِیْب (60)کَافِی (61)عَالِم
(62)نَصِیْر(63)صَادِق(64)اَحَد(65)مُنِیْر(66)وَافِی(67)اَکْرَم۔

(سرور القلوب، ص۳۱۸)

ساری کائنات کی کنجی نامِ محمد

اے عاشقانِ رسول! ساری کائنات کی کنجی یعنی چابی نامِ **"محمد"** ہے اور یہ ایسے کہ اللہ پاک نے سورۂ انعام کی آیت نمبر ۵۹ میں ارشاد فرمایا:

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ۔(پ۷، الانعام، ۵۹)

ترجمہ: اور غیب کی چابیاں اسی کے پاس ہیں۔

اسی طرح اللہ پاک نے سورۂ زمر کی آیت نمبر ۶۳ میں ارشاد فرمایا:

لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔(پ۲۴، الانعام، ۶۳)

ترجمہ: آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں اسی کے لیے ہیں۔

ان دونوں آیتوں میں ''مَفَاتِیْح''اور ''مَقَالِیْد'' کے لفظ ہیں جن کے معنی چابیاں ہیں، اگر ''مَفَاتِیْح'' کا پہلا اور آخری حرف یعنی ''م'' اور ''ح'' اور اسی طرح ''مَقَالِیْد'' کا پہلا اور آخری حرف یعنی ''م'' اور ''د'' لیا جائے تو ''م ح م د'' یعنی محمد بنتا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات ساری کائنات کی کنجی یعنی چابی ہے۔

انسان اسمِ محمد کا نقش ہے

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے انسان کی پیدائش کو بیان کرتے ہوئے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا:

وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ﴿۱﴾ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ﴿۲﴾ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴿۴﴾ (پ۳۰، التین، ۴، ۳، ۲، ۱)

ترجمہ: انجیر کی قسم اور زیتون کی قسم۔ اور طور سینا کی قسم۔ اور اس امان والے شہر کی قسم۔ بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

ان آیات کے مضمون کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ پاک نے انجیر کی قسم، زیتون کی قسم، طور سیناء کی قسم، امن والے شہر مکہ کی قسم یاد فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا'' ہم نے انسان کی تخلیق احسن تقویم پر کی''۔ یہ احسن تقویم کیا ہے؟ جس کی خاطر اللہ پاک نے تمام کبریائیوں، عظمتوں، بلندیوں اور رفعتوں کا مالک ہونے کے باوجود ایک، دو، تین نہیں چار چار قسمیں ارشاد فرمائیں۔ یہ قسمیں احسنِ تقویم کے حسن و جمال، رعنائی وزیبائی، عزت و شرف، عظمت ورفعت کی دلیل ہیں۔ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اللہ

پاک کے نزدیک یہ احسنِ تقویم بڑی ہی شان و شوکت والی، بڑی ہی معزز و مکرم چیز ہے۔ یہ احسن تقویم کیا ہے؟ یہ احسنِ تقویم اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش ہے۔ کہ اللہ پاک نے بنی آدم علیہ السلام کو مکرم مخلوق بنایا۔ ارشاد باری تعالی ہے کہ "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"۔ اس کی کرامت یہ ہے کہ وہ نامِ محمد کی شکل پر پیدا ہوا۔ چنانچہ:

انسان کا گول سر محمد کی میم (م) ہے۔ اور اس کے ہاتھ (ح) کے مانند ہے۔ پیٹ دوسری (م) کی طرح اور اس کے پاؤں دال (د) کی طرح ہیں۔

اعلی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تعالیٰ علیہ سوتے وَقت ہاتھ کے اَنگوٹھے کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تاکہ اُنگلیوں سے لفظ اللہ بن جائے۔ یوں ہی آپ رَحْمَةُ اللهِ تعالیٰ علیہ پَیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے بلکہ داہنی (یعنی سیدھی) کروٹ لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارَک سمیٹ لیتے، اِس طرح جسم سے لفظ محمد بن جاتا۔

(حیاتِ اعلٰی حضرت ج ا ص ۹۹ وغیرہ)

یہ ہیں اللہ پاک کے چاہنے والوں اور رسولِ پاک صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے سچّے عاشقوں کی ادائیں۔

نامِ خُدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مُہرِ غُلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو

یوں ہی نماز معراج المومنین اس لیے ہے کہ اس میں احمد کا نقشہ بننا پڑتا ہے۔ قیام بصورت "الف" کے ہے۔ رکوع کی حالت میں ہم "ح" کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ جبکہ سجدے کی حالت میں "م" اور قعدہ کی حالت میں "د" کا منظر ہوتا ہے۔ ان تمام کا مجموعہ احمد

ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ نماز اگرچہ مختصر سی عبادت ہے لیکن اس میں خالق کائنات کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کا نقشہ بنتا پڑتا ہے اس لیے یہ تمام عبادتوں کی سرتاج قرار پائی۔ قیامت کے دن دنیا دیکھے گی کہ اہل جہنم کو دوزخ میں داخل کرنے سے پہلے ان کو انسانی شکل سے محروم کر دیا جائے گا۔ ان کے سر سے احسن تقویم کی چادر اتار کر ان کو میدان حشر میں ذلیل ورسوا کیا جائے گا۔

افعالِ محمد ﷺ افعالِ خدا کا مظہر

اے عاشقانِ رسول! آپ اسمِ محمد ﷺ میں اسمِ اللہ کی مظہریت، اور صفاتِ محمد ﷺ میں صفاتِ الٰہی کی مظہریت ملاحظہ کر چکے، جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ محمد ﷺ اللہ پاک کے مظہرِ کامل ہیں، اب دیکھئے کہ افعالِ محمد ﷺ میں افعالِ الٰہی کی مظہریت کیسی ہے۔ چنانچہ:

افعال میں مظہریت کی پہلی مثال

(1)۔۔۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ پاک کے پارہ ۹ سورۂ انفال کی آیت نمبر 17 میں ارشاد فرمایا:

وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی۔ (پ۹ الانفال ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب! وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

اس آیت کے شانِ نزول سے متعلق جمہور مفسرین کا مختار قول یہ ہے کہ جب جنگ

حنین میں کفار اور مسلمانوں کی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے ہوئیں تو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مٹھی خاک کافروں کے چہرے پر ماری اور فرمایا"شَاھَتِ الْوُجُوْہ" یعنی ان لوگوں کے چہرے بگڑ جائیں۔

وہ خاک تمام کافروں کی آنکھوں میں پڑی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھم بڑھ کر انہیں قتل اور گرفتار کرنے لگے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ پاک نازل فرمائی۔

(تفسیر طبری، الانفال، تحت الآیۃ: ۱۷، ۶/ ۲۰۳، قرطبی، الانفال، تحت الآیۃ: ۱۷، ۴/ ۲۷۶، الجزء السابع)

اس آیت میں غور طلب بات یہ ہے کہ مصطفی ﷺ نے اپنی مٹھی میں خاک لے کر کفار کی طرف پھینکی، مگر اللہ تعالی فرمارہا ہے:

اے محبوب! ﷺ وہ خاک جو آپ نے پھینکی، آپ نے نہیں پھینکی، بلکہ وہ تو اللہ نے پھینکی ہے۔ اللہ اکبر! یہاں پر فعل مصطفی ﷺ کا ہے مگر اللہ پاک مصطفی ﷺ کے فعل کو اپنا فعل ارشاد فرمارہا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس واقعے کی منظر کشی کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں:

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا

افعال میں مظہریت کی دوسری مثال

افعال میں مظہریت کی دوسری مثال پارہ ۲۶، کی سورۂ فتح کی آیت نمبر ۱۰ ہے چنانچہ ارشاد ہوا:

(2)۔۔۔اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۔

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔(پ۲۶ الفتح ۱۰)

اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ: حدیبیہ کے مقام پر محمدِ مصطفی ﷺ نے صحابہٌ کرام سے بیعت لی تھی، جس کو بیعتِ رضوان بھی کہا جاتا ہے، پس بیعت لیتے وقت کی منظر کشی کرتے ہوئے رب کائنات نے فرمایا: محبوب ﷺ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ تو اللہ سے بیعت کرتے ہیں، یعنی محبوب ﷺ کی بیعت کرنے کو اپنا بیعت کرنا بتایا، اور پھر فرمایا:'' یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ''بیعت لینے والوں کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے، حالانکہ ہاتھ محبوب ﷺ کا تھا، لیکن فرمایا: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالی ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالی کی اطاعت ہے۔

پس اس مقام پر بھی اللہ نے مصطفی ﷺ کے فعل کو اپنے فعل کا مظہر قرار دیا۔

افعال میں مظہریت کی تیسری مثال

افعال میں مظہریت کی تیسری مثال پارہ ۲۷، کی سورۂ نجم کی آیت نمبر ۳ اور ۴ ہے چنانچہ ارشاد ہوا:

(3)۔۔۔وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی (۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (۴)۔(پ۲۷ النجم ۳۔۴)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنہیں کی جاتی ہے۔

اس مقام پر اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا: محبوب ﷺ! آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں، جو فرماتے ہیں وہ وحیِ الٰہی ہوتی ہے اور اس میں حضور ﷺ کے خُلقِ عظیم اور آپ کی اعلی منزلت کا بیان ہے۔ اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالی کے ذات وصفات و افعال میں فنا کے اس اعلی مقام پر پہنچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا تجلّیِ ربّانی کا یہ استیلائے تام ہوا، کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحیِ الٰہی ہوتی ہے۔

پس اس آیتِ کریمہ میں پہلے اس بات کی نفی کی گئی کہ "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى" محبوب ﷺ! آپ اپنی خواہش سے کچھ کہتے ہی نہیں، ہاں "اِنْ هُوَ "جو بھی آپ کہتے ہیں،" وَحْيٌ يُّوْحٰى "وہ تو میری وحی ہوتی ہے۔

اللہ اکبر! یہاں پر بھی فعلِ مصطفی ﷺ کو اپنا فعل ٹھہرایا۔ پس مصطفی جانِ رحمت ﷺ اللہ رب العزت کی عظمت و شان کے مظہرِ کامل و اکمل ہیں گویا وحدت کے جلوے کثرت میں نظر آ رہے ہیں، کیا شان ہے محبوب خدا ﷺ کی۔ اسی لیے شاعر شاعرانہ انداز میں کہتا ہے:

محبوبِ خدا کا کوئی ہم پایا نہیں ہے
اس شان کا مرسل تو کوئی آیا نہیں ہے
بے مثل نے محبوب کو بے مثل بنایا ہے
واں جسم نہیں تو یہاں سایہ نہیں ہے
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

تبھی تو ایک دوسرا شاعر کہتا ہے:

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جایئے کیا ہو

مصطفی ﷺ کو خدا نہ جانو اور خدا سے جدا بھی نہ جانو، اور اگر پوچھو کہ مصطفی ﷺ کیا ہیں؟ تو سنو:

اگر خاموش رہوں میں تو تو ہی ہے سب کچھ
اگر کچھ کہا تو تیرا حسن ہو گیا محدود

ہر چیز میں محمد ﷺ کا نور ہے

پس ہر گل، ہر شجر، بلکہ دنیا کی ہر چیز میں محمد ﷺ کا نور ہے، اور شانِ احمدی کا ظہور ہے۔ یہ باتیں حقیقت پر مبنی ہیں، لیکن یہ ساری چیزیں اس کو دکھائی دیتی ہیں جو بینائی والا ہے، اور بینائی سے مراد آنکھ کی بینائی نہیں بلکہ دل کی بینائی ہے، ڈاکٹر اقبال کہتا ہے:

دل بینا بھی طلب کر خدا سے
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں ہوتا

اور دوسرا شاعر کہتا ہے:

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

یہ راہ ہی الگ ہے، اس کا دستور ہی جدا ہے، کیوں؟ اس لئے کہ یہ دنیا کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ اللہ ورسول کا معاملہ ہے۔

دنیا کا معاملہ تو یہ ہے کہ ترازو کا پلڑا بھاری ہو تو وہ نیچے کو آتا ہے، اور قیامت میں میزان کا نیکی والا پلڑا بھاری ہو گا تو وہ اوپر کو اٹھے گا۔

الٹی ہی چال چلتے ہیں دیوانگان عشق

اے عاشقانِ رسول! دنیا میں کسی کو دیکھنے اور اس کی زیارت کرنے کے لیے آنکھوں کو کھولنا پڑتا ہے، جبکہ اللہ اور رسول ﷺ کے جلوؤں کو دیکھنے کے لئے آنکھوں کو بند کرنا پڑتا ہے۔

الٹی ہی چال چلتے ہیں دیوانگانِ عشق
آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کے لئے

تو یہ دیکھنے کی بات ہے جو مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے جلوے دیکھ لیتا ہے تو وہ یوں کہتا ہے:

نہ کوئی ماہ وَش تم سا نہ کوئی مَہ جَبِیں تم سا
حَسِینوں میں ہو تم ایسے کہ محبوبِ خُدا تم ہو
میں صدقے اَنبیاء کے یوں تو محبوب ہیں لیکن
جو سب پیاروں سے پیارا ہے وہ محبوبِ خدا تم ہو
حسینوں میں تمھیں تم ہو نَبِیُّوں میں تمھیں تم ہو
کہ محبوبِ خُدا تم ہو نَبِیُّ الْاَنْبِیَآء تم ہو
تمہارے حُسنِ رنگیں کی جھلک ہے سب حَسِینُوں میں
بہاروں کی بہاروں میں بہارِ جانفزا تم ہو
زمیں میں ہے چمک کس کی فلک پر ہے جھلک کس کی
مَہ خورشید سَیّاروں ستاروں کی ضِیا تم ہو
وہ لَا ثَانِی ہو تم آقا نہیں ثَانِی کوئی جس کا
اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو

جب تک دیکھا نہ تھا

جب حضرتِ یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر نے بازارِ مصر سے خرید کر گھر لایا، اور حضرت زلیخا نے جب حسنِ یوسفی کو دیکھا تو فریفتہ ہو گئیں، اس پر اشرافِ مصر کی عورتوں نے زلیخا کو طعنہ دیا کہ اتنی حسین و جمیل ہونے کے باوجود ایک غلام کو دل دے بیٹھی، بھلا غلام کو بھی دل دیا جاتا ہے۔

جب زلیخانے سنا کہ اَشرافِ مصر کی عورتیں اسے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی محبت پر ملامت کرتی ہیں تو اس نے چاہا کہ وہ اپنا عذر ان کے سامنے ظاہر کر دے۔

چنانچہ اس کے لئے زلیخا نے ایک دعوت کا اہتمام کیا اور اس دعوت میں اشرافِ مصر کی چالیس عورتوں کو مدعو کر لیا، ان میں وہ سب عورتیں بھی تھیں جنہوں نے اس پر ملامت کی تھی، زلیخانے ان عورتوں کو بہت عزت و احترام کے ساتھ مہمان بنایا اور ان کیلئے نہایت پر تکلف نشستیں تیار کر دیں، جن پر وہ بہت عزت و آرام سے تکیے لگا کر بیٹھیں، دستر خوان بچھائے گئے اور طرح طرح کے کھانے اور میوے اس پر چنے گئے۔ پھر زلیخانے ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دیدی تاکہ وہ اس سے کھانے کے لئے گوشت کاٹیں اور میوے تراش لیں، اس کے بعد زلیخانے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی کہ ”آپ ان عورتوں کے سامنے نکل آیئے۔ پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اِصرار و تاکید زیادہ ہوئی تو تشریف لے آئے، جب عورتوں نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھا تو ان کی بڑائی پکار اُٹھیں کیونکہ انہوں نے اس عالَم افروز جمال کے ساتھ

نبوت و رسالت کے اَنوار، عاجزی و اِنکساری کے آثار، شاہانہ ہَیبت واِقتدار اور کھانے پینے کی لذیذ چیزوں اور حسین و جمیل صورتوں کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تو تعجب میں آگئیں اور آپ کی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود سے فراموشی ہو گئی اور ان کے حسن و جمال میں گم ہو کر پھل کاٹتے ہوئے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور ہاتھ کٹنے کی تکلیف کا اصلاً احساس نہ ہوا۔ وہ پکار اٹھیں "وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا" کہ سُبْحَانَ الله، یہ کوئی انسان نہیں ہے کہ ایسا حسن و جمال انسانوں میں دیکھا ہی نہیں گیا "اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ" یہ تو نہیں مگر کوئی معزّز فرشتہ۔ (خازن، یوسف، تحت الآیۃ: ۳۱، ۳ / ۱۸، تفسیر کبیر، یوسف، تحت الآیۃ: ۳۱، ۶ / ۴۴۸، ملتقطاً)

اللہ اکبر! جب تک دیکھا نہ تھا تو غلام غلام کی رٹ تھی اور اب جب دیکھ لیا تو بشر ہونے کا ہی انکار کر دیا، کہ یہ کوئی بشر ہے ہی نہیں بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔

جنہوں نے دیکھا اور جنہوں نے نہیں دیکھا

(1)۔۔۔پس اسی طرح مصطفی ﷺ کی شان جنہوں نے دیکھی نہیں، انہوں نے کہا: محمد بشر ہیں اور جنہوں نے مصطفی ﷺ کی شان و عظمت کو دیکھا، انہوں نے کہا:

یہ ہیں شان بقدم تا سر کی اللہ
یہ ہیں انسان وہ انسان نہیں سا ان
انہیں ہے بتاتا ایمان تو قرآن
یہ ہیں جان مری ہے کہتا یہ ایمان

(2)۔۔۔ مصطفی ﷺ کی شان جنہوں نے دیکھی نہیں، انہوں نے کہا ہمارے جیسے ہیں۔ اور جنہوں نے مصطفی ﷺ کی شان دیکھی تو انہوں نے کہا:

آقاؤں کے آقا سے بندوں کو ہو کیا نسبت

تم اپنے جیسا کہتے ہو، اپنا بڑا بھائی کہتے ہو، معاذ اللہ، سنو!

آقاؤں کے آقا سے بندوں کو ہو کیا نسبت
اَحمق ہے جو کہتا ہے آقا کو بڑا بھائی
بے مثل خدا کا تو بے مثل پیمبر ہے
ظاہر تری ہستی سے اللہ کی یکتائی

(3)۔۔۔ شانِ مصطفی ﷺ جنہوں نے دیکھی نہیں، انہوں نے کہا: مر کر مٹی میں مل گئے۔ معاذ اللہ، اور جنہوں نے دیکھا، انہوں نے کہا:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مری چشمِ عالَم سے چھُپ جانے والے

(4)۔۔۔ شانِ مصطفی ﷺ جنہوں نے دیکھی نہیں، انہوں نے معاذ اللہ مصطفی ﷺ کی ذات میں، صفات میں، اوصاف میں، کمالات میں، تصرفات میں، عیب نکالے، تنقیصِ شان کی ہر ممکن کوششیں کیں۔ لیکن جنہوں نے ذاتِ مصطفی ﷺ کے جلوے دیکھیں، اوصاف و کمالات کے سمندر دیکھے، حسن و جمال کے درخشندہ چاند دیکھے، وہ زندگی بھر کہتے رہے:

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں

"وہ کمالِ حسن حضور ہے" کمال کے معنٰی ہیں پورا ہونا کمپلیٹ ہونا، یعنی میرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حسن یعنی خوبصورتی ایسی کامل و اکمل ہے کہ اِس میں خامی ہونا تو کجا اس میں تو خامی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور دُنیا میں جتنی بھی شمع ہیں سب میں دُھواں ہوتا ہے اور یہی دُھواں اس شمع کا عیب ہے کہ اگر کوئی بھی چمک دار کپڑا اس دُھوئیں کے قریب ہو تو تھوڑی ہی دیر میں اس پر سیاہ دَھبا آجائے گا۔ یوں ہی پھول کے اِرد گرد کانٹے ہوتے ہیں جو اپنے چھونے والے کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں، لیکن قربان جائیں میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ شمع ہیں جس میں کوئی دُھواں نہیں اور وہ پھول ہیں کہ جس میں کوئی کانٹا نہیں۔ اپنے تو اپنے دشمن بھی کرم سے حصہ پاتے ہیں۔

گالیاں دیتا ہے کوئی تو دعا دیتے ہیں
دشمن آ جائے تو چادر بھی بچھا دیتے ہیں

(5)۔۔۔ جن کی آنکھیں اندھی ہیں جس کی وجہ سے تصرفاتِ مصطفی ﷺ اور حکومتِ مصطفی ﷺ کو دیکھا نہیں، انہوں نے کہا: جس کا نام محمد ہو وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں ہوتا۔

اور جنہوں نے تصرفاتِ مصطفی ﷺ، اور حکومتِ مصطفی ﷺ کے نظارے کئے، انہوں نے کہا:

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافعِ بلایا تمہیں شافعِ خطایا
کوئی تم سا کون آیا

(6)۔۔۔شانِ مصطفی ﷺ جنہوں نے دیکھی نہیں، انہوں نے کہا: انبیاء اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہیں۔ معاذ اللہ، اور جنہوں نے دیکھا، انہوں نے کہا:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم
خدا چاہتا ہے رضائے مُحَمَّد
مُحَمَّد برائے جنابِ اِلٰہی!
جنابِ الٰہی برائے مُحَمَّد
خدا اُن کو کِس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محو لِقائے مُحَمَّد

تم کہتے ہو کہ اللہ کی بار گاہ میں انبیائے کرام کی شان و مرتبہ ایک چمار کے مثل ہے معاذاللہ!

دیکھو! آنکھیں کھول کر دیکھو! ساری مخلوق اللہ کی رضا چاہتی ہے، لیکن اللہ میرے مصطفی ﷺ کی رضا چاہتا ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم
خدا چاہتا ہے رضائے مُحَمَّد

بات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! بات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی، وقت کے دامن

میں اتنی گنجائش بھی نہیں ،ورنہ دل تو کرتا ہے کہ بس یہیں گھومتے رہو،شان و عظمتِ مصطفی ﷺ کے نظارے کرتے رہو،اور اپنے قلب و جگر کو تسکین دیتے رہو۔

اللہ اکبر!جب تک دیکھا نہ تھا تو غلام غلام کی رٹ تھی اور اب جب دیکھ لیا تو بشر ہونے کا ہی انکار کر دیا،" حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕاِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ "کہ یہ کوئی بشر ہے ہی نہیں بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔

اعلیٰ حضرت نے کمال کر دیا

جب حسنِ یوسف علیہ السلام کا حال یہ ہے تو حسنِ محمد ﷺ اور جمالِ محمد ﷺ کا عالم کیا ہو گا؟

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اس واقعے کی طرف اشارہ کر کے بڑے حسین انداز میں شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پر مردانِ عرب

اعلی حضرت رضی اللہ عنہ نے اپنے اس شعر میں کمال کر دیا،اور کہتے ہیں: حسنِ یوسف کو مصر کی عورتوں نے دیکھا تو بے اختیار ہو کر بغیر ارادے کے اپنی انگلیاں کاٹ بیٹھیں،اے میرے آقا! ﷺ آپ کے حسن و جمال کا عالم کیا ہو گا،جبکہ آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ہی ایسا ہے کہ عرب کے جوان آپ کے نام پر اپنے سر کٹا رہے ہیں،اور تا قیامت کٹاتے رہیں گے۔

دونوں میں تقابل کتنا حسین ہے

اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر بڑا ہی معرکۃ الآراء اور فصاحت و بلاغت کی جان ہے، ذرا حسنِ یوسف اور اسمِ محمد ﷺ میں تقابل ملاحظہ فرمائیں:

(1)۔۔۔اُدھر سراپائے یوسف ہے۔ اِدھر نامِ محمد ﷺ ہے۔

(2)۔۔۔اُدھر بلاارادہ کٹنا۔ اِدھر ارادے سے کٹانا۔

(3)۔۔۔اُدھر مصر کی عورتیں۔ اِدھر عرب کے مرد۔

(4)۔۔۔اُدھر صرف انگلیاں۔ اِدھر پورا سر۔

(5)۔۔۔اُدھر صرف ایک بار۔ اِدھر ہر وقت بلکہ قیامت تک۔

اللہ اکبر! کیسا تقابل ہے:

سُبْحٰنَ اللہ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

حسن یوسف اور حسن محمد ﷺ میں فرق

علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حسن کا ایک حصہ عطا کیا گیا تھا اور ان کا حسن ظاہر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حسن کو اپنے جلال کے پردوں میں نہیں چھپایا، اسی لئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حسن کا نظارہ کر کے عورتیں فتنے میں مبتلا ہو گئیں، جبکہ حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کو کامل حسن عطا کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کے جمال

کو اپنے جلال کے پردوں میں چھپا دیا تھا، جس کی وجہ سے آپ کا حسنِ کامل دیکھ کر بھی کوئی عورت فتنے میں مبتلا نہ ہوئی۔

یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کے سراپا اَقدس کی تفصیلات بڑے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے مروی نہیں بلکہ چھوٹے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے منقول ہیں، کیونکہ بڑے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے دلوں میں آپ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کی ہیبت و جلال اس قدر تھی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کی طرف نظر نہ اٹھا سکتے تھے۔(صاوی، یوسف، تحت الآیۃ: ۱۹، ۳ / ۹۴۸، ملخصاً)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے ایک سوال

اے عاشقانِ رسول! یہ بات آپ نے بارہا سنی ہو گی کہ اللہ پاک نے ساری دنیا کو اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے میں بنائی ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ایک سوال ہوا کہ "لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ" (ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اے محبوب! اگر آپ نہ ہوتے تو ضرور میں افلاک کو پیدا نہ فرماتا)(کشف الخفاء حدیث ۲۱۲۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲ /۱۴۸)

اس حدیثِ قدسی کو علمائے دین ہمیشہ سے محفل میلاد شریف میں بیان کرتے آئے اور اب بھی بیان کرتے ہیں اور اکثر علمائے دین نے برسرِ مجلس اس حدیث کو بتلایا کہ یہ حدیث قدسی ہے اور بہت سی اردو میلاد کی کتابوں میں یہی لکھا ہے اور تمام دنیا کے میلاد خواں اسی کو پڑھتے ہیں مگر کسی عالم نے کبھی اس کی نسبت کچھ اعتراض نہ کیا اور مولانا غلام امام شہید کے میلاد شریف شہیدی میں یہی حاشیہ پر لکھا ہے کہ حدیثِ قدسی ہے، اسی طرح بہت سی اردو کی میلاد کی

کتابوں میں ہے، اور لغاتِ کشوری میں بھی لکھا ہے کہ حدیثِ قدسی ہے، بر عکس اس کے مولانا محمد یعقوب صاحب نے اس حدیث کی بابت بیان کیا ہے کہ یہ حدیث قدسی نہیں ہے اور نہ کسی حدیث میں ہے۔

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر بزرگان دین سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بے شک یہ کوئی حدیث نہیں ہے بلکہ اس کے معنی صحیح ہیں۔ اس حدیث کی نسبت جو کچھ حکم خدا و رسول کا ہو بیان فرمائیں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا جواب

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:

یہ ضرور صحیح ہے کہ اللہ پاک نے تمام جہان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بنایا اگر حضور ﷺ نہ ہوتے کچھ نہ ہوتا۔

یہ مضمون احادیث کثیرہ سے ثابت ہے جن کا بیان ہمارے رسالہ "تلالؤ الافلاک بحلال احادیث لولاک" میں ہے اور انہی لفظوں کے ساتھ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی بعض تصانیف میں لکھا، مگر سنداً ثابت یہ لفظ ہیں:

خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَاَھْلَھَا لِاُعَرِّفَھُمْ کَرَامَتَکَ وَمَنْزِلَتَکَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاکَ یَا مُحَمَّدُ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا

ترجمہ: اللہ پاک اپنے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ: میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لیے بنایا کہ تمہاری عزت اور مرتبہ جو میری بارگاہ میں ہے ان پر ظاہر کروں، اے محمد! اگر تم نہ ہوتے، میں دنیا کو نہ بناتا۔

(تاریخ دمشق الکبیر ذکر عروجہ الی السماء دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۹۷)

دنیا میں افلاک وزمین سب کچھ ہے

اعلی حضرت رضی اللہ عنہ مزید ارشاد فرماتے ہیں: اُس حدیث میں تو فقط افلاک کا لفظ تھا اس میں ساری دنیا کو فرمایا، جس میں افلاک وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب داخل ہیں۔(فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۱۵۔۱۶)

ساری چیزیں مصطفے ﷺ کے صدقے میں بنیں

اے عاشقانِ رسول! پتا چلا کہ اگر میرے سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ ہوتے، تو نہ فلک کو سجایا جاتا، نہ کسی چیز کا سایہ ہوتا، نہ عرش وکرسی ہوتے، نہ چاند وتارے ہوتے، شب وروز ہوتے نہ ہوتے نظارے، شاعر بڑے خوبصورت انداز میں لکھتا ہے:

فلک خوبصورت سجایا نہ ہوتا، کسی چیز کا یاں سایہ نہ ہوتا
نہ عرش وکرسی نہ چاند وستارے، شب وروز ہوتے نہ ہوتے نظارے
نہ جن و بشر نہ کوئی پرندہ، حیاتی مماتی نہ مردہ نہ زندہ
نہ حور نہ آدم نہ حوا کی باتیں، نہ یعقوب یوسف زلیخا کی باتیں
نہ تخت اور تاجوں کے سلطان ہوتے، محلوں کے والی نہ دربان ہوتے
نہ ملتی کسی کو یہاں زندگانی، ہوا یہ نہ ہوتی نہ ہوتا یہ پانی
نبی نہ ولی غوث ابدال ہوتے، نہ ہوتے مہینے نہ یہ سال ہوتے
ثنا خواں نہ ہوتے نہ یہ خوش بیانی، نہ میلاد ہوتے نہ یہ نعت خوانی

پھر شاعر کہتا ہے:

نہ عرشی نہ فرشی نہ خاکی نہ نوری
زمانے میں کچھ بھی نہ ہوتا ظہوری

بلکہ حق یہ ہے کہ:

نہ قرآں حدیث و حوالہ نہ ہوتا
جو پیدا میرا شاہِ والا نہ ہوتا

تبھی تو اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ عشق و محبت میں ڈوب کر دنیاوالوں کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ: اے دنیاوالو! نبی ﷺ کو اپنے جیسامت کہنا کہ:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

ہر چیز میں محمد کا نام ہے

جب میرے نبی ﷺ کی یہ شان دنیاوالوں نے دیکھی کہ آسمان کا شامیانہ جو ہمارے اوپر ہے وہ نبی کے صدقے میں ہے، زمین کا بچھونا جو ہمیں عطا ہوا وہ نبی ﷺ کے صدقے عطا ہوا، چاند کی چاندنی سورج کی روشنی، نبی ﷺ کے ہونے سے ہے، ہوا کا چلنا پانی کا بہنا، نبی ﷺ ہی کے وجودِ مسعود سے ہے، بلکہ دنیا کا ذرہ ذرہ میرے مصطفی ﷺ کے لیے ہے، اسی کی جانب شاعر اشارہ کرتے ہوئے آقا ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرکے دنیاوالوں کو یہ پیغام دے رہا ہے:

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تیری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام تیرا تیری ڈگری کی رفعت کیا کہنا

جب میں نے اس شعر پر غور کیا، کہ شاعر کہتا ہے، ہر چیز پر مصطفی ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی لکھا ہوا ہے، تو میں نے ہر چیز کو بنظرِ غائر دیکھنے لگا، ہر چیز کو جانچنے لگا، کہ مصطفی ﷺ کا نامِ پاک کہاں ہے ؟ مگر آقا ﷺ کے نام کے بجائے کمپنی کا نام پایا، جس چیز کو دیکھتا کمپنی کا نام دکھائی دیتا، میں نے سوچا، اگر اس شعر کو دنیاوالوں نے دیکھا، تو اعتراض پر اعتراض کرنا شروع کر دیں گے، کہ شاعر نے تو یہ دعوی کیا ہے کہ ہر شے میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ کا نام لکھا ہے ،حالانکہ چیزوں پر کمپنی کا نام لکھا ہوا ہے، یہ تو مسئلہ کھڑا ہو جائے گا، میں اسی سوچ و فکر میں ڈوبا ہوا تھا، کہ اب کروں تو کیا کروں؟

اتنے میں اچانک میرے ذہن میں کبیر داس کا ایک دوہا آیا، گویا کہ کبیر داس نے کہا:
" اے عاشق! کس سوچ میں ڈوبا ہے؟ غم کیا ہے ؟ کیوں متحیر نظر آتا ہے ؟ کس مصیبت میں گرفتار ہے؟ صدمہ کیا ہے؟ کیوں ہے بے تاب؟ یہ بے چینی کا رونا کیا ہے ؟ بے کسی کیسی ہے؟ ذرا بتا تجھ پے گزرا کیا ہے ؟"

میں نے کہا:"اک مسئلہ ہے، جو مجھے درپیش ہے، سوچ رہا ہوں کہ اس کا حل کیا ہے ؟"

کبیر داس نے کہا:"ذرا بتا مجھے وہ مسئلہ کیا ہے ؟"

میں نے کہا: وہ مسئلہ یہ ہے کہ شاعر نے کہا کہ:" دنیا کی ہر شے پر مصطفے ﷺ کا نام ہے "،لیکن میں اس کو ایسا نہیں پارہا، اگر لوگ مجھ سے اس کے متعلق سوال کریں گے تو میں اس کا کیا جواب دوں گا؟

اللہ اکبر!

ہر شے پر آقا ﷺ نام لکھا ہے کی دلیل

کبیر داس نے کہا: فکر نہ کر غم مت کھا، میں تجھے ایسا جواب بتاتا ہوں کہ جب تجھ سے کوئی اس کے متعلق سوال کرے تو، تو بطورِ دلیل اس کو پیش کر دینا، ہر چیز میں سرکار ﷺ کا نام آئے گا، میں نے کہا جلد بتا، اس میں وقفہ کیا ہے؟ کبیر داس نے کہا: سن وہ ضابطہ یہ ہے:

کسی چیز کی گنتی گن لو چوگن کرلو وائے
دو ملاکر پنج گن کرلو بیس سے بھاگ لگائے
باقی بچے کو نو گن کرلو آخر میں دو دیوً ملائے
کہت کبیر سن بھائی سادھو نام محمد ﷺ آئے

دوہے کی مثال

مثال کے طور پر آپ کسی بھی چیز کے نام کے حروف شمار کر لیں، جیسے مسجد میں 4 حرف ہیں، پھر 4 کو چار گنا کر لیں تو 16 ہوئے، پھر 16 میں 2 ملایا تو 18 ہوئے، پھر 18 کو پانچ گنا کر لیں، تو 90 ہوئے، اس کے بعد 90 کو 20 سے بھاگ دے دیں، تو 80 برابر برابر کٹ جائیں گے اور 10 بچے گا، پھر 10 کو نو گنا کر لیں تو 90 ہوئے، اور آخر میں 2 اور ملا دیں تو 92 ہوئے، اور 92 اسمِ محمد کا عدد ہے، اسی انداز سے آپ کسی بھی چیز کے حروف شمار کر کے دوہے میں دئے ہوئے قاعدے کے مطابق عمل کریں گے تو آخر میں 92 کا عدد حاصل ہو گا۔ لہذا پتا چلا کہ ہر چیز مصطفی ﷺ کے لیے بنائی گئی ہے۔

کیا شان ہے میرے نبی ﷺ کی، ہر چیز پر نبی ﷺ کا نام ہے۔

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تیری شان و شوکت کیا کہنا

ہر شے پہ لکھا ہے نام تیرا تیری ڈگری کی رفعت کیا کہنا

اس کا ایک طریقہ اور ہے اور وہ یہ کہ کسی بھی چیز کے نام کے اعداد نکالیں اور اسی قاعدے کے مطابق عمل کریں تو آخر میں 92 کا عدد آئے گا مثلاً:

آسمان کے عدد 152 ہیں، اس کو چار میں گڑا کریں، تو 608 ہوا، اب اس میں 2 ملا دیں تو 610 ہوا، اب 610 کو پانچ میں گڑا کریں تو 3050 ہوا، پھر 3050 کو 20 سے بھاگ دے دیں تو 3040 برابر برابر کٹ جائے گا اور آخر میں 10 بچے گا، لہذا اب 10 کو نو گنا کر لیں تو 90 ہوا، اب آخر میں 2 ملا دیں تو 92 کا عدد آجائے گا۔

خصائصِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے عاشقانِ رسول! اب میں آپ کے سامنے خصائص مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے متعلق کچھ باتیں رکھنا چاہوں گا تا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت میں مزید اضافہ ہو چنانچہ:

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسے بے شمار اوصاف اور خوبیاں عطا فرمائی ہیں جو کسی اور کے حصّے میں نہیں آئیں، ان اوصاف اور خوبیوں کو ”خصائصِ مصطفٰے“ کہا جاتا ہے۔ سیرتِ نبوی کے مختلف پہلوؤں کی طرح علمائے کرام رحمھم اللہ السَّلام نے اس موضوع پر بھی کثیر کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، مثلاً اسلامی تاریخ کے عظیم مُحَدِّث امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی (سالِ وفات: 911 ہجری) نے 20 سال تک بڑی محنت سے حدیث وغیرہ کی کتابوں سے خصائصِ مصطفٰے تلاش کئے، پھر

"اَلْخَصَائِصُ الْکُبْریٰ" اور "اُنْمُوْذَجُ اللَّبِیْب فِی خَصَائِصِ الْحَبِیْب "نامی دو لاجواب کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک ہزار سے زیادہ خصائص نقل فرمائے۔اسی طرح اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن نے اس موضوع پر "اَلْبَحْثُ الْفَاحِص عَنْ طُرُقِ اَحَادِیْثِ الْخَصَائِص نامی رسالہ تصنیف فرمایا۔

خصائصِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کتنے ہیں؟

خصائصِ مصطفٰے کی حقیقی تعداد تو دینے والا ربِّ رحیم جانتا ہے یا لینے والے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ان کے فضائل نامَقصور اور خصائص نامَحصور (یعنی آپ کے فضائل میں کوئی کمی نہیں اور خصائص اس قدر ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتے)، بلکہ حقیقۃً ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عُموماً اِطلاقاً انہیں تمام انبیاء مرسلین وخَلْقِ اللہ اجمعین (اللہ پاک کی تمام مخلوق) پر تفضیلِ تام و عام مطلق (یعنی ہر طرح کی برتری حاصل) ہے کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں سے ملا اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۲۲، ص۶۱۴)

اِسے تُو جانے یا خدا جانے
پیشِ حق رُتبہ کیا ہوا تیرا

اور ان خصائص میں سے کچھ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نامِ مبارک کے متعلق خصائص بھی ہیں ان میں سے بعض یہ بھی ہے کہ:

خصوصیت مصطفی ﷺ رب کی طرف سے نام

(1)۔۔۔سب کے نام ان کے ماں باپ رکھتے ہیں، لقب قوم دیتی ہے، خطاب حکومت سے ملتا ہے، مگر حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے نام، لقب وخطاب سب رب تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرشتے کی بشارت سے یہ نام رکھا۔

خصوصیت مصطفی ﷺ پیدائش سے پہلے نام

(2)۔۔۔ دوسروں کے نام پیدائش کے ساتویں دن رکھے جاتے ہیں، مگر حضور انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا نام عالَم کی پیدائش سے پہلے عرشِ اعظم پر لکھا گیا تھا اور حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی ولادت سے قریباً 600 برس پہلے اپنی قوم کو فرمایا: اِسْمُہٗ اَحْمَد ان کا نام پاک احمد ہے، (پ۲۸ الصف ٦) پچھلی قومیں آپ کے نام کی برکت سے دعائیں مانگتی تھیں۔

خصوصیت مصطفی ﷺ نام میں تعریف

(3)۔۔۔کوئی شخص آپ کو "محمد" کہہ کر بُرا نہیں کہہ سکتا، اگر کہے گا تو خود اپنے منہ سے جھوٹا ہو گا کہ انہیں کہتا تو ہے "محمد" یعنی لائقِ حمد اور کرتا ہے برائیاں، اسی لئے کفار مکہ نے آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا نام "**مُذَمَّم**" رکھ کر آپ کی شانِ اقدس میں بکواس بکی، حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: کہ دیکھو مجھ کو میرے رب تعالیٰ نے ان کفار کی گالیوں سے بچایا، یہ لوگ "مذمّم" کو برا کہتے ہیں، ہو گا کوئی "مذمّم" اَنَا مُحَمَّدٌ میں تو محمد ہوں۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم، ۴/ ۴۸۴، حدیث: ۳۵۳۳)

خصوصیت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نام میں فضائل

(4)۔۔۔ حضور انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا نام "محمد" بہت جامِع ہے، جس میں حضورِ اَنور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے بے شمار فضائل بیان ہو گئے ہیں، **آدم** کے معنی تھے مٹی سے پیدا ہونے والے، **اِبراہیم** کے معنی ہیں "مہربان باپ، اَبٌ رَّحِیۡم"، **نُوح** کے معنی ہیں "خوف خدا سے گریہ وزاری ونوحہ کرنے والے" **عیسٰی** کے معنی ہیں "بہت شریفُ النَّفُس، کریمُ الطَّبۡعِ" ان تمام ناموں میں ایک ایک وَصف کی طرف اِشارہ ہے، مگر "محمد" کے معنی ہیں ہر طرح ہر وَصف میں بے حد تعریف کئے ہوئے، اس میں حضورِ اَنور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے لاتعداد کمالات وخوبیوں کی طرف اِشارہ ہو گیا۔

خصوصیت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نام میں غیبی خبر

(5)۔۔۔ لفظ "محمد" میں غیبی خبر بھی ہے کہ ہمیشہ یعنی دنیا وآخرت میں ان کی ہر جگہ ہر طرح حمد وثناء ہوا کرے گی، اسی خبر کی صداقت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے برابر کسی کی تعریف نہیں ہوتی، بلکہ جو حضور انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے وابستہ ہو گئے ان کی بھی تعریف ہو گئی، فرش پر ان کی دُھوم، عرش پر ان کے چرچے، اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے کیا خوب فرمایا:

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طرفہ دُھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

خصوصیت مصطفی ﷺ جو یہ نام رکھے

(6)۔۔۔جو اپنے بیٹے کا نام محبت میں ''محمد '' رکھے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا کہ مجھے ایسے شخص کو عذاب دیتے حیا آتی ہے جس نے میرے محبوب ﷺ کی محبت میں اپنے بیٹے کا نام ''محمد '' رکھا ہے۔(تفسیر نعیمی جلد ۴ ص ۲۲۰ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حضور ﷺ کے چار نام حمد سے مشتق ہیں

اے عاشقانِ رسول! اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے چار نام ایسے رکھے جن کا مصدر ایک ہی ہے اور وہ ہے لفظِ ''حمد'' اور حمد کا معنی ہے تعریف کرنا۔ اور وہ چار نام یہ ہیں:

(1)۔۔۔حمد سے ''حامد'' ہے بمعنی تعریف کرنے والا۔ حضور ﷺ کا نام حامد بھی ہے۔

(2)۔۔۔حمد سے ''محمود'' ہے بمعنی تعریف کیا ہوا۔ حضور ﷺ کا نام محمود بھی ہے۔

(3)۔۔۔حمد سے ''احمد'' ہے بمعنی بہت تعریف کرنے والا۔ حضور ﷺ کا نام احمد بھی ہے۔

(4)۔۔۔حمد سے ''محمد'' ہے بمعنی بہت تعریف کیا ہوا۔ حضور ﷺ کا نام محمد بھی ہے۔

حامد و محمود اور محمد دو جگ کا سردار
جان سے پیارا راج دلارا رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ ہو لا الہ الا ہو
پیاری صورت ہنستا چہرہ منہ سے جھڑتے پھول
نور کا پتلا چاند سا مکھڑا حق کا پیارا رسول
نبی جی اللہ اللہ ہو لا الہ الا ہو

پس چار اسمائے مصطفی ﷺ لفظِ حمد سے **مشتق** ہیں، حامد و محمود محمد و احمد۔

مصطفی ﷺ حامد ہیں

اے عاشقانِ رسول! مصطفی ﷺ حامد ہیں، کس کے ؟ اپنے رب کے، کہ حامد کا معنی تعریف کرنے والا، تو مصطفی ﷺ اللہ کی تعریف کرنے والے ہیں اور اللہ محمود، کہ اللہ کی تعریف ہو رہی ہے۔ اور کائنات میں حضور ﷺ کے علاوہ اور بھی حامد ہیں کہ وہ بھی اللہ کی تعریف کر رہے ہیں، جیسے ملائکہ جو کہ ہر وقت رب کی تعریف میں مشغول و مصروف ہیں بلکہ ان کی غذا ہی حمد الٰہی کرنا ہے، مگر مصطفی ﷺ کی طرح حامد نہیں ہو سکتے۔

مصطفی ﷺ محمود بھی ہیں، کہ محمود کا معنی ہے"جس کی تعریف کی جائے"، مصطفی ﷺ کی کس نے تعریف کی؟ اللہ نے کی، لہذا اب اللہ حامد اور مصطفی ﷺ محمود، اور اس نام میں بھی مصطفی ﷺ جیسا کائنات میں کوئی محمود نہیں۔ کیونکہ مصطفی ﷺ کا حامد رب تعالی ہے۔

حامد کے ہوتے ہوئے احمد نام کیوں رکھا گیا؟

یہاں پر سوال ہوتا ہے کہ جب حامد کا معنی "تعریف کرنے والا" ہے اور یہی معنی احمد کا بھی ہے، اسی طرح جو معنی محمود کا ہے "تعریف کیا ہوا" وہی معنی محمد کا بھی ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کے ناموں میں سے حامد ہوتا اور محمود ہوتا، احمد و محمد نام رکھنے کی کیا ضرورت؟

احمد نام رکھنے کی حکمت

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر حضور ﷺ کا نام صرف حامد ہوتا اور احمد نہ ہوتا تو لوگ مثلیت مصطفی ﷺ کو ثابت کرتے۔

اگر حضور ﷺ کا نام صرف محمود ہوتا اور محمد نہ ہوتا تو لوگ مثلیت مصطفی ﷺ کو ثابت کرتے۔ اور کہتے:

کہ معاذ اللہ! مصطفی ﷺ کی کیا خصوصیت جیسے وہ اللہ کے حامد، ویسے ہی ہم بھی اللہ کے حامد، ہم بھی حامد اور مصطفی ﷺ بھی حامد۔

جب لوگوں سے اس بات کا امکان تھا کہ کہیں وہ مصطفی ﷺ کی حامدیت میں مثلیت نہ ثابت کر بیٹھیں اور مصطفی ﷺ کو اپنے جیسا حامد نہ کہہ بیٹھیں، تو رب نے مصطفی ﷺ کا نام حامد کے ساتھ ساتھ احمد رکھ دیا، اور احمد کا معنی ہے "بہت تعریف کرنے والا"، "سب سے زیادہ تعریف کرنے والا"، پس مصطفی ﷺ اب صرف حامد نہ رہے بلکہ حامد سے ترقی کر کے احمد بنے، اور احمد کا معنی ہے احمد الحامدین "تعریف کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ تعریف کرنے والا"۔ "اَحْمَدُ هُوَ الَّذِی اَکْثَرُ النَّاسِ حَمْداً لِرَبِّهٖ" احمد اس ذات کو کہتے ہیں جو سب لوگوں سے زیادہ اپنے رب کی حمد کرنے والا ہو۔

مصطفی ﷺ احمد الحامدین ہیں

لوگو! سنو! کوئی حامد ہو، تو ہوا کرے، میرے مصطفی ﷺ احمد الحامدین ہیں، جیسے رب احکم الحاکمین، اور ارحم الراحمین ہے ایسے ہی مصطفی ﷺ اکمل الکاملین افضل الفاضلین اور احمد الحامدین ہیں۔

محمود کے ہوتے ہوئے محمد نام رکھنے کی وجہ

ایسے ہی اگر حضور ﷺ کا نام صرف محمود ہوتا، اور محمد نہ ہوتا، تو لوگ مثلیت مصطفی ﷺ کو ثابت کرتے۔ اور کہتے: کہ معاذ اللہ! مصطفی ﷺ کی کیا خصوصیت جیسے وہ محمود یعنی تعریف کئے ہوئے، ویسے ہی میرا بیٹا محمود، میرا باپ محمود، میرا استاد محمود، میرا پیر محمود، کہ ان کی بھی تعریف کی جاتی ہے، پس میرا بیٹا، باپ، استاد و پیر بھی محمود اور مصطفی ﷺ بھی محمود۔ اللہ اکبر!

محمد نام رکھنے کی حکمت

تو پیارو! سنو! کسی کا بیٹا محمود ہو، تو ہوا کرے، کسی کا باپ محمود ہو، تو ہوا کرے، کسی کا استاد محمود ہو، تو ہوا کرے، کسی کا پیر محمود ہو، تو ہوا کرے، میرے مصطفی ﷺ محمد ہیں۔

جب لوگوں سے اس بات کا امکان تھا کہ کہیں وہ مصطفی ﷺ کی محمودیت میں مثلیت نہ ثابت کر بیٹھیں اور مصطفی ﷺ کو اپنے بیٹے، باپ، استاد اور پیر جیسا محمود نہ کہہ بیٹھیں، تو رب نے مصطفی ﷺ کا نام محمود کے ساتھ ساتھ محمد رکھ دیا، اور محمد کا معنی ہے:

"اَلَّذِی یُحْمَدُ حَمْداً بَعْدَ حَمْدٍ، کَرَّۃً بَعْدَ کَرَّۃٍ" محمد کے معنی ہے: ہر طرح تعریف کیا ہوا، ہر وَقْت، ہر زمانہ، ہر زبان میں حمد و ثناء کیے ہوئے۔

ہر وقت تعریف ہو رہی ہے

ہر وقت تعریف ہو رہی ہے، صبح بھی تعریف ہو رہی ہے شام میں بھی تعریف ہو رہی ہے، دن میں بھی تعریف ہو رہی ہے، رات میں بھی تعریف ہو رہی ہے، فجر میں بھی تعریف ہو رہی ہے، ظہر میں بھی تعریف ہو رہی ہے، عصر میں بھی تعریف ہو رہی ہے، مغرب میں بھی تعریف ہو رہی ہے، عشا میں بھی تعریف ہو رہی ہے، کون سا ایسا وقت ہے جس میں مصطفی ﷺ کی تعریف نہ ہو رہی ہو؟ ہر وقت جس کی تعریف ہو، اس ذات کو محمد کہتے ہیں۔

ہر زمانے میں تعریف ہو رہی ہے

پھر ہر زمانے میں تعریف ہو رہی ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر زمانے میں تعریف ہوئی، پھر زمانۂ صحابہ میں تعریف ہو رہی ہے، زمانۂ تابعین میں ہو رہی ہے، زمانۂ تبع تابعین میں ہو رہی ہے، غوث و خواجہ کے زمانہ میں ہو رہی ہے، آج تک ہو رہی ہے، صبحِ قیامت تک ہوتی رہے گی، زمانۂ ماضی میں تعریف ہوئی، زمانۂ حال میں ہو رہی ہے، اور زمانۂ مستقبل میں تعریف ہوتی رہے گی۔ کوئی زمانہ جس کی تعریف سے خالی نہ ہو ایسی ذات کو محمد ﷺ کہتے ہیں۔

ہر زبان میں تعریف ہو رہی ہے

پھر ہر زبان میں جس کی تعریف ہو اسے محمد کہتے ہیں، عربی میں بھی تعریف ہو رہی ہے، اردو میں بھی تعریف ہو رہی ہے، فارسی میں بھی تعریف ہو رہی ہے، ہندی میں بھی تعریف ہو رہی ہے، انگلش میں بھی تعریف ہو رہی ہے، گجراتی، پنجابی، مراٹھی، بنگالی میں بھی تعریف ہو رہی ہے، دنیا کی کوئی ایسی زبان نہیں جس میں مصطفیٰ ﷺ کی تعریف نہ ہوئی ہو، تو محمد کہتے ہی اس ذات کو ہیں جس کی تعریف ہر زبان میں ہو۔ **اللہ اکبر!**

پس مصطفیٰ اب صرف محمود نہ رہے بلکہ محمود سے ترقی کر کے محمد بنے، اور محمد کا معنی ہے محمد المحمودین "تعریف کئے ہوؤں میں سب سے زیادہ تعریف کئے ہوئے"۔

مصطفیٰ ﷺ کی محمودیت لامحدود

کسی کا بیٹا کب تک محمود ہو گا؟ جب تک اس کا باپ زندہ ہے، کسی کا باپ محمود کب تک ہو گا؟ جب تک اس کا بیٹا زندہ ہے، کسی کا استاد کب تک محمود ہو گا؟ جب تک اس کا شاگرد زندہ ہے، کسی کا پیر کب تک محمود ہو گا؟ جب تک اس کا مرید زندہ ہے، مرنے کے بعد تو کوئی کسی کی تعریف نہیں کرتا، خود اپنے اعمال کی سزا و جزا میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ تو جونہی ان کے حامدین نے دم توڑا ان کا محمود ہونا بھی دم توڑ گیا، ان کا محمود ہونا بھی ختم ہو گیا۔ لیکن مصطفیٰ ﷺ کائنات کی پہلی صبح سے لے کر قیامت کی آخری شام تک، بلکہ اس کے بعد بھی محمود ہیں، محمد ہیں، کیونکہ ان کا حامد دو جہاں کا خالق ہے۔

مثلیت کو ختم کرنے کے لیے

مثلیت اور برابری کو ختم کرنے کے لئے رب تعالی نے مصطفی ﷺ کو حامد سے احمد بنایا۔

مثلیت اور برابری کو ختم کرنے کے لئے رب تعالی نے مصطفی ﷺ کو محمود سے محمد بنایا۔

بد مذہبوں کے رد کے لئے کوئی قرآنی دلیل کی حاجت نہیں، بلکہ رد اور تردید کے لئے صرف میرے مصطفی ﷺ کا نام "نامِ محمد اور احمد" ہی کافی ہے۔

آسمان میں احمد، زمین میں محمد نام رکھنے کی حکمت

اے عاشقانِ رسول! مصطفی ﷺ کے دو نام ذاتی ہیں آسمانوں میں مصطفی ﷺ کا نام احمد ہے، اور زمین میں محمد ہے، اب ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے کہ مصطفی ﷺ کا نام آسمانوں میں احمد، زمین میں محمد کیوں رکھا گیا؟ اس کا الٹا کر لیتے، کہ زمین میں احمد اور آسمانوں میں محمد، لیکن نہیں، آسمانوں میں مصطفی ﷺ احمد ہیں، اور زمین میں محمد ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آسمانوں میں احمد اور زمین میں محمد نام رکھنا بد مذہبوں کا رد ہے، کہ مصطفی ﷺ کی کوئی مثلیت ثابت نہ کر پائے۔

آسمان والے مصطفی ﷺ کا مرتبہ جانتے ہیں

وہ یوں کہ آسمان والے مصطفی ﷺ کا مقام و مرتبہ جانتے ہیں، اور وہ مصطفی ﷺ کے مثل ہونے کا دعوی کرنے سے رہے کہ وہ معصوم ہیں، بلکہ سید الملائکہ کا قول اعلی حضرت شعر کی صورت میں پیش کرتے ہیں:

یہی بولے سِدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تِرے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

مصطفی ﷺ کا نام آسمانوں میں احمد ہے، پس آسمان والے خود کو احمد کہنے کا دعوی نہیں کرتے، اگر مصطفی ﷺ کا نام دنیا میں احمد ہوتا، تو نہ جانے کتنے احمد ہونے کا دعوی کر دیتے، تو زمین میں مصطفی ﷺ کے برابر ہونے کا دعوی کرنے کا امکان تھا، لہذا رب نے مصطفی ﷺ کا نام زمین میں احمد نہ رکھا بلکہ محمد رکھا، کہ زمین والوں میں سے کوئی الٹی چھلانگیں بھی لگالے تب بھی محمد نہیں ہو سکتا۔ کہ محمد وہ ہوتا ہے جس کی بار بار تعریف کی جائے، ہر زمانے میں کی جائے، ہر طبقے میں کی جائے، ہر زبان میں کی جائے، کرنے کے بعد پھر تعریف کی جائے، جس کی تعریف ختم نہ ہو، اس ذات کا نام محمد ہے۔ کہ

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
پر تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

امام الکلام کلام الامام کے انداز میں ملاحظہ فرمائیں:

تیرے تو وَصف عیب تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہُوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامُشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

تعریف کرنے والے مخلوق ہی ہیں

دوسری بات یہ کہ سب کی تعریف و توصیف کرنے والے انہیں کے جیسے لوگ ہوں گے ، مخلوقات میں سے ہوں گے، مگر مصطفی ﷺ کی تعریف و توصیف کرنے والی ذات، مخلوقات کا خالق ہے، خود ربِّ ذوالجلال ہے فرمایا:

سورۂ الشرح میں ارشاد ہوا:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنز الایمان: کیا ہم نے تمہارے لیے سینہ کشادہ نہ کیا۔ اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (پ،۳۰،الشرح)

سورۂ ضحی میں ارشاد ہوا:

وَ الضُّحٰى ﴿۱﴾ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾

ترجمۂ کنز الایمان: چاشت کی قسم۔ اور رات کی جب پردہ ڈالے۔ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔ اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔ اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں۔ اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (پ،۳۰،الضحی)

سورۂ بلد میں ارشاد ہوا:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ﴿۳﴾

ترجمۂ کنز الایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔ (پ،۳۰،البلد)

سورۂ مدثر میں ارشاد ہوا:

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے بالاپوش اوڑھنے والے۔ کھڑے ہو جاؤ۔ پھر ڈر سناؤ۔ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔ (پ۲۹، المدثر)

سورۂ مزمل میں ارشاد ہوا:

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے۔ رات میں قیام فرما، سوا کچھ رات کے۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو۔ (پ۲۹، المزمل)

سورۂ قلم میں ارشاد ہوا:

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ (پ۲۹، القلم)

ترجمۂ کنزالایمان: قلم، اور ان کے لکھے کی قسم۔ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔ اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے۔ اور بیشک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے۔

سورۂ رحمن میں ارشاد ہوا:

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ ما کان و ما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔ (پ۲۷، الرحمن)

سورۂ نجم میں ارشاد ہوا:

وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے۔ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنہیں کی جاتی ہے۔ (پ۲۷، النجم)

سورۂ یٰس میں ارشاد ہوا:

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴﴾ (پ۲۲، یٰس)

ترجمۂ کنزالایمان: حکمت والے قرآن کی قسم۔ بے شک تم۔ سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

پہلے اللہ پھر محمد کا نام لینے کی حکمت

اے عاشقانِ رسول! ذرا دیکھیئے تو سہی، اذان ہو، خطبہ ہو، کلمہ ہو، غرض ہر جگہ پہلے اللہ پاک کا ذکر آتا ہے، پھر محبوب کریم صلی الہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک آتا ہے، اس میں حکمت کیا ہے؟ اس میں حکمت یہ ہے کہ زبان سے پہلے رب کریم کا ذکر ہو، اس سے زبان پاک ہو جائے، پھر پاک زبان سے محبوب رحمٰن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا جائے۔

عیسی علیہ السلام کے احمد نام لینے کی حکمت

اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶﴾ (پ۲۸، الصف،۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب عیسٰی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا، اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

یہاں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ زمین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد اور آسمان پر احمد ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر زمین والوں کو سنائی تھی نہ کہ آسمان والوں کو۔ انہیں اس موقع پر زمین والا نام "محمد" کا ذکر کرنا چاہیے تھا نہ کہ آسمان والا نام "احمد" کا۔ اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام زمین پر پیدا ہوئے، زمین والوں میں رہے اور یہیں زندگی بسر کی، مگر حقیقت میں ان کی پیدائش سے لے کر آسمانوں میں اٹھائے جانے تک ان کے بہت سے احوال آسمان والوں سے مشابہ تھے۔ ان کی پیدائش مروجہ انسانی طریقے سے ہٹ کر ہوئی یعنی بغیر باپ کے۔ پھر مختصر زمینی زندگی بسر کرنے کے بعد دوبارہ ان کا آسمان پر جانا، گویا آغاز اور اختتام کے اعتبار سے ان کی حیات آسمانی مخلوق سے مشابہت رکھتی ہے اسی بنا پر حضرت عیسی علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نام سے آگاہ تھے جس سے آپ کو آسمانوں پر پکارا جاتا تھا۔ یہ آسمانی دنیا سے حضرت عیسی علیہ السلام کی واقفیت اور ان کی من جانب اللہ غیر معمولی خلقت کی زبردست شہادت ہے۔ نیز اس میں غیبی خبر بھی ہے کہ عیسی علیہ السلام نے حضور ﷺ کا آسمانوں والا نام لے کر اس بات کی جانب اشارہ کیا کہ میں عنقریب آسمانوں میں جانے والا ہوں۔

محمد اور احمد کے عدد کی حکمتیں

(1)۔۔۔اعلانِ نبوت کے بعد حضور ﷺ دنیا میں ظاہری طور پر 23 سال رہے اور قرآنِ پاک میں "محمد" 4بار آیا ہے، اب اگر 23 کو 4 میں گڑا کریں تو 92 کا عدد آئے گا اور 92 محمد کا عدد ہے۔

(2)۔۔۔ محمد کے عدد 92ہیں، اور احمد کے عدد 53 ہیں، اگر 92 میں 53 کو گھٹائیں تو 39 بچے گا۔

اور لفظِ "نور" کے عدد 256 ہیں اب 256 میں آئے ہوئے 2،5،6، کو جوڑیں 6+5+2تو 13 ہو گا، پھر 13 کو "محمد، احمد، نور" کی تعداد یعنی 3 سے گڑا کر دیجیئے تو 39 آئے گا، اور محمد کے 92 اور احمد کے 53 کے درمیان بھی 39عدد کا فاصلہ تھا لہذا یہ اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ محمد ﷺ نور ہیں۔

(3)۔۔۔ محمد کے عدد 92ہیں جس میں 9 اور 2 ہے ان کو آپس میں ملائیں2+9 تو 11 ہوا، اور 11 میں دو بار ایک آتا ہے جو اللہ کے ایک ہونے اور محمد کے ایک ہونے کو بتارہا ہے۔ کیونکہ ایک وحدت کا عدد ہے۔

(4)۔۔۔ سورۂ محمد قرآنِ پاک کی 47ویں سورت ہے اور 47 میں 4 اور 7 ہے 7+4 جن کو آپس میں ملانے سے 11 کا عدد آتا ہے یہ بھی اللہ اور محمد کے ایک ہونے کو بتارہا ہے۔

(5)۔۔۔احمد کے عدد 53 ہیں اور 53 پرائم نمبر کہلاتا ہے کیونکہ پرائم نمبر وہ ہوتا ہے جس کو کوئی گنتی نہ تقسیم کر سکے اور نہ کاٹ سکے، اور نہ وہ کسی کی محتاج ہو، پس احمد کو بھی نہ کوئی کاٹ سکتا ہے اور نہ وہ مخلوقات میں سے کسی کا محتاج۔ ہاں! ۵۳ کو ایک کاٹ دیگا، اور ایک سے مراد اللہ پاک ہے لہذا ایک کے کاٹنے میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ "احمد" کی حقیقت صرف اور صرف اللہ پاک جانتا ہے اللہ پاک کے کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(6)۔۔۔ محمد کے عدد 92 اور احمد کے عدد 53 کے درمیان 39 کا فرق ہے یعنی 92 میں 53 گھٹائیں تو 39 کا عدد آتا ہے اور 39 میں 3 اور 9 ہے 9+3 جن کو آپس میں جوڑنے سے 12 بنتا ہے جس سے سال کے 12 مہینوں کی جانب اشارہ ہے نیز نبی ﷺ کی پیدائش اور ظاہری وصال کی تاریخ کی جانب بھی اشارہ ہے۔

(7)۔۔۔ محمد کے عدد 92 اور احمد کے عدد 53 کے درمیان 39 کا فرق ہے یعنی 92 میں 53 گھٹائیں تو 39 کا عدد آتا ہے اور 39 میں 3 اور 9 ہے، اب 3 کا 9 میں گرا کیجیے تو 27 کا عدد آئے گا جس سے نبی ﷺ کی معراج کی تاریخ اور شبِ قدر کی تاریخ کی جانب اشارہ ہے۔

(8)۔۔۔ محمد کے عدد 92 کے عوامل (Fectors یعنی کاٹنے والی) گنتیاں: 1۔2۔4۔23۔46۔92۔ ہیں جن کی تعداد 6 ہے پس 6 کو نبی ﷺ کی پیدائش اور وصالِ ظاہری کی مناسبت سے 2 سے گرا کیجیے 6 x2 تو 12 کا عدد آتا ہے جو نبی ﷺ کی پیدائش اور وصالِ ظاہری کی تاریخ کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

(9)۔۔۔ 12 کے عوامل(Fectorsیعنی کاٹنے والی) گنتیاں : 1۔2۔ 3۔ 4۔ 6۔12۔ ہیں جن کی تعداد بھی 6 ہے لہذا12 اور 92 کے درمیان ایک گہری مناسبت ہے۔ نیز12 کے 1 کو2 کے ساتھ ملائیں2+ 1 = تو3 ہوا، اب 3 کو6 کے بعد رکھ دیجئے تو63 ہوا اور یہ 63 ہمارے نبی ﷺ کی دنیوی ظاہری زندگی کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔

(10)۔۔۔ علم الاعداد(Numerology) کے لحاظ سے اگر کسی کے نام کا عدد 92 ہو تو اس کے اندر یہ صفات دیکھی جاسکتی ہیں:

(۱) قیادت۔(۲) رحم دلی۔(۳) علم۔(۴) روحانیت۔(۵) دوسروں کی خدمت کا جذبہ۔(۶) امن۔(۷) توازن۔(۸) عرفان۔(۹) قربِ الٰہی۔ اور یہ ساری خوبیاں ہمارے نبی ﷺ میں پائی جاتی ہیں۔

(11)۔۔۔ علم البسیط کے اعتبار سے "محمد" کے عدد 314 بنتے ہیں مثلاً: م ی م۔ ح ا۔ م ی م۔ م ی م۔ دال۔ ان سب حروف کے عدد 314 ہیں اور رسولوں کی تعداد بھی 314 ہے پس اس میں اشارہ ہے کہ محمد ﷺ ان 314 رسولوں کے اوصاف، کمالات، بلند مقامات اور خوبیوں کے جامع ہیں۔

لفظِ مُحَمَّد کے ہر حرف کی جُدا حکمتیں

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا ﷺ کا پیارا نام محمد بہت ہی نرالا (Unique) ہے۔ اس کے ہر ہر حرف میں جُدا جُدا حکمتیں ہیں۔ ایک مرتبہ خواجہ قمرُ

الدین سیالوی رحمۃُ اللہ عَلَیْہ تشریف فرما تھے اور نعت خوانی ہو رہی تھی، اس دوران ایک نعت خواں نے یہ شعر پڑھا:

السلام اے میم، حاء اور میم دال
السلام اے بے نظیر و بے مثال

اس پر ایک شخص نے عرض کیا: حُضُور! اس شعر میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے نامِ پاک کو توڑ کر پڑھا گیا ہے، یہ تو گستاخی ہے؟ خواجہ قمرُ الدین سیالوی رحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں...!! یہ گستاخی نہیں ہے کیونکہ نامِ محمد کے ہر ہر حرف کی بے شمار برکات ہیں، اس لیے اَہْلِ عشق ہر ہر حرف کی جُدا جُدا برکتیں لینے کے لیے ان کو جُدا جُدا بھی پڑھتے ہیں۔ پھر آپ نے عربی کا ایک شعر پڑھا:

مُحَمَّدٌ مِیْمُہٗ مَوْتٌ لِلْکُفْرِ حَیَاۃُ الْقَلْبِ لِلْمُؤْمِنِ بِحَاہٖ
وَ مِیْمٌ ثَانِیْ مَوْجُ الْمَوَاھِبِ وَ دَالُ خَیْرٍ دَالٌ لَا اِشْتِبَاہٖ

یعنی لفظِ محمد کی پہلی میم کفر کے لیے موت ہے اور اس کی حاء میں مسلمانوں کے دِل کی حیات (یعنی زندگی) ہے، اس کی دوسری میم مواہب یعنی آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی عنایات اور عطاؤں کی موج (یعنی لہر) ہے اور اس کی دال ہر بھلائی کی دال (یعنی راہنما) ہے۔ اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں۔ (انوارِ قمریہ، صفحہ:۱۰۶ بتغیر قلیل)

دونوں جہاں میں دُنیا و دِیں میں
ہے اک وسیلہ نامِ محمد

مؤمن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر
دِل پر ہے کَنُدَہ نامِ محمد

محمد میں دو میم لانے کی حکمت

سُبْحٰنَ اللہ! کیا پیارا نام ہے، اس کے ہر ہر حرف میں حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ درودِ پاک کی مشہور و معروف کتاب دلائل الخیرات شریف میں ہے: لفظِ محمد کی دونوں میموں کا مطلب ہے: مُلک (یعنی بادشاہی)، حاء کا مطلب ہے: رَحمَت اور دال کا مطلب ہے: دَوَام (یعنی ہمیشگی)۔ مطلب یہ ہے کہ مُلک (یعنی بادشاہتیں) دو ہیں:

(۱) ایک دُنیا کی بادشاہی اور (۲) دوسری آخرت کی بادشاہی۔ لہٰذا لفظِ محمد کے ان ۴ حروف میں اشارہ ہے کہ اللہ پاک نے دونوں جہانوں کی رحمت بھری، شفقت و عنایت بھری بادشاہی ہمیشہ کے لیے محمد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کو عطا فرمادی ہے۔ پس پہلی میم دنیا کی بادشاہت کی جانب اور دوسری میم آخرت کی بادشاہت کی جانب اشارہ کر رہی ہے۔

میم مئے توحید پلائے، اور حا حق سے آ کے مِلائے
دوسری میم مراد دِلائے، اور یہ دالِ محمد یارو
دور کرے آلام، شہد سے میٹھا محمد نام

میم سے ہے ہر دکھ کا مداوا، حا ہے حامیٔ ہر بیچارہ
دوسری میم یتیم کی ملجاء، دال بچا کر دوزخ سے
فردوس کا دے پیغام، شہد سے میٹھا محمد نام

میم سے ہیں محبوب وہ رَبّ کے، حا سے حاکم عرب و عجم کے
دوسری میم سے مالِک سب کے، دال سے داتا دونوں جہاں کے
جود ہے ان کا عام، شہد سے میٹھا محمد نام

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں کبھی ختم نہیں ہوتیں

اے عاشقانِ رسول! معنیٰ (Meaning) کے لحاظ سے پیارے پیارے نام محمد کی ایک اور خصوصیت ہے۔ غور فرمایئے! جس بندے کی خوبیاں محدُود یعنی (Limited) ہوں، اس کی تعریف بھی محدُود ہو گی، مثلاً ایک بندے کی 100 خُوبیاں ہیں، اب اس کی تعریف شروع کریں، ایک خُوبی بیان ہوئی، دوسری بیان ہوئی، تیسری بیان ہوئی، آخر 100 کی 100 خُوبیاں بیان ہو جائیں گی تو تعریف بھی ختم ہو جائے گی، اسی طرح کسی کی لاکھ خُوبیاں ہوں، اس کی تعریف شروع کریں، آخر وہ تعریف بھی ختم ہو جائے گی۔

مگر قربان جایئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا پیارا نام مُحَمَّد ہے، جس کا معنیٰ ہے: وہ ذات جس کی بس تعریف ہی تعریف کی جائے۔ مطلب یہ کہ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم وہ ذات ہیں کہ جب سے زمین بنی، جب سے آسمان بنا، جب سے یہ چاند، ستارے، سُورج بنے، جب سے انسان، جنّ اور فرشتے بنے، اس سے بھی ہزاروں سال پہلے سے اُن کی تعریف کی جارہی ہے اور قیامت تک ہوتی ہی چلی جائے گی، یعنی یہ وہ ذات ہیں کہ جن کی تعریف کا کوئی اِختتام نہیں ہے جب تعریف کا کوئی اختتام نہیں تو پتا چلا ان کی خُوبیوں کا بھی کوئی اِختتام نہیں ہے۔

اگر سمندر سیاہی بن جائیں تو بھی۔۔۔!!

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ (پارہ:۱۶، الکہف:۱۰۹)

ترجمۂ کنزُ العرفان: تم فرمادو: اگر سمندر میرے ربّ کی باتوں کے لیے سیاہی ہو جاتا تو ضرور سمندر ختم ہو جاتا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوتیں، اگرچہ ہم اس کی مدد کیلئے اُسی سمندر جیسا اور لے آتے۔

اس آیتِ کریمہ میں لفظِ کَلِمَات سے کیا مُراد ہے؟ اس بارے میں مُفَسِّرِینِ کِرام کے مختلف اَقْوال ہیں، شیخ عبد الحق مُحَدِّث دہلوی رحمۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَہْلِ تحقیق(Researchers)کے نزدیک رَبّ کے کَلِمَات سے مُراد ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم ہیں، اب آیتِ کریمہ کا مطلب یہ بنے گا کہ اگر سمندر کا پانی سیاہی بن جائے اور دُنیا بھر کے لکھنے والے قلم لے کر اس پانی کے ذریعے اَوْصافِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم لکھنا شروع کریں، اگرچہ اس سمندر کے برابر اُتنا ہی پانی مزید اُس میں شامِل کر دیا جائے، پِھر بھی وہ سیاہی(Ink)ختم ہو جائے گی مگر محبوبِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے اَوْصاف و کمالات ختم نہیں ہوں گے۔

(مدارِجُ النبوہ، باب سوم، در بیان فضل و شرافت، جز:۱، صفحہ:۳۷ ملتقطًا)

اسی لیے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان میں کتنی پیاری بات کہہ گئے:

تیرے تَو وَصْف عیبِ تناہی سے ہیں بَری
حَیرْاں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

وضاحت: کسی چیز کی تعریف کا ختم ہو جانا بھی ایک طرح عیب ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کو ہر عیب سے پاک رکھا ہے تو اعلیٰ حضرت عرض کر رہے ہیں: اے پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم !آپ کے وصف، آپ کی خوبیاں ختم ہو جانے کے عیب سے بھی پاک ہیں میں حیران ہوں کہ آپ کی کیا کیا خوبیاں بیان کروں۔

شانِ مصطفےٰ ﷺ بزبان قرآن

اے عاشقانِ رسول! اللہ تبارک و تعالی کی بارگاہِ عظیم میں ساری مخلوقات میں سے حضرتِ انسان معزز و مکرم ہے، پھر ساری انسانیت میں اولیائے کاملین کا درجہ ہے، اور اولیائے کاملین سے بڑا مقام و مرتبہ انبیائے کرام علیہم السلام کا ہے، اور سارے انبیائے کرام علیہم السلام میں سے اللہ کی بارگاہ میں ہمارے نبی، سچے نبی آخری نبی ﷺ کا مقام و مرتبہ ہے، اور اسی کو اعلی حضرت عظیم المرتبت، شہنشاہِ فقاہت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن شعر کی صورت میں کچھ یوں نغمہ سراں ہوتے ہیں:

خلق سے اولیا اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اللہ تبارک و تعالی نے قرآنِ عظیم میں جا بجا انبیا و مرسلین کو ان کے ناموں سے مخاطب فرمایا ہے، چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو مخاطب کر کے ربِّ کائنات کا ارشاد ہوتا ہے:

وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ (پ ا البقرة ۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو۔

حضرت نوح علیہ السلام سے اللہ پاک کا خطاب کچھ یوں ہوا:

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ (پ ۱۲، ہود، ۴۶)

ترجمہ کنزالایمان: فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

یٰٓاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

ترجمہ کنزالایمان: اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔ (پ ۱۲، الہود ۷۶)

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ پاک کا خطاب کچھ یوں ہوا:

قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ

ترجمہ کنزالایمان: فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے۔ (پ ۹، الاعراف، ۱۴۴)

حضرت داود علیہ السلام سے اللہ پاک کا خطاب کچھ یوں ہوا:

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ

ترجمہ کنزالایمان: اے داود بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔ (پ ۲۳، ص، ۲۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ پاک کا خطاب کچھ یوں ہوا:

یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ

ترجمہ کنزالایمان: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر میرا احسان اپنے اوپر۔ (پ ۷، المائدہ، ۱۱۰)

حضرت زکریا علیہ السلام سے اللہ پاک کا خطاب کچھ یوں ہوا:

یٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى (پ۱۶، مریم،۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحیی ہے۔

حضرت یحی علیہ السلام سے اللہ پاک کا خطاب کچھ یوں ہوا:

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ﴿۱۲﴾ (پ۱۶، مریم،۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے یحیی کتاب مضبوط تھام اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی۔

سارے انبیا و مرسلین علیہم الصلوہ التسلیم کو ربِّ کریم نے ان کا نام لے کر خطاب فرمایا لیکن ہمارے اور آپ کے نبی مکی مدنی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو اللہ تبارک و تعالی نے نام سے نہیں بلکہ صفات کے مخاطب فرمایا ہے، چنانچہ:

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (پ۶ المائدۃ ۶۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ ۔ (پ۱۰ الانفال ۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ

ترجمۂ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے۔ (پ۲۹، المزمل،۱)

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ

ترجمۂ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے۔ (پ۲۹، المدثر،۱)

اے عاشقانِ رسول! شانِ مصطفےٰ ﷺ دیکھئے! کہ خود اللہ پاک نے محبوب ﷺ کو ان کے القابات و صفات سے مخاطب فرمایا، اور لوگوں کو بھی حکم دیا کہ میرے محبوب ﷺ کو ادب کے ساتھ پکارا کرو، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (پ۱۸ النور ۶۳)

ترجمہ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

ایسا کیوں؟ کیونکہ میرا رسول عام انسانوں کی طرح نہیں ہے بلکہ میرے:

محبوب کا چہرہ: وَالضُّحٰی ہے۔ ان کی زلفیں: وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰی ہیں۔

ان کا سینہ: اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ہے۔ ان کا کلام: مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ہے۔

ان کا شہر: لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ہے۔ ان کا امر: اَمْرُ اللہ ہے۔

ان کی زبان: لِسَانُ اللہ ہے۔ ان کا ہاتھ: يَدُ اللہ ہے۔

ان کا چہرہ: وَجْهُ اللہ ہے۔ سر سے لے کر پاؤں تک سارے کا سارا وجود: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ﷺ ہے۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کِسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترِے شہر و کلام و بقا کی قسم

خلیل اور حبیب میں فرق

اے عاشقانِ رسول! انبیاء علیہم السلام کے مراتب جداگانہ ہیں بعض حضرات سے بعض افضل ہیں اگرچہ نبوّت میں کوئی تفرقہ نہیں وصفِ نبوّت میں سب شریک یک دگر ہیں

مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت ہیں جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ پاک کے تیسرے پارے کے شروع میں فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ۔

ترجمۂ کنز الایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا(پ۳،البقرہ،۲۵۳)

اسی لیے مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان مراۃ المناجیح کی جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۲ میں لکھتے ہیں: خیال رہے کہ خلیل و حبیب میں چند طرح کا فرق ہے:

(1)۔۔۔ خلیل بنا ہے خُلَّت سے بمعنی حاجت، حبیب بنا ہے حُبٌّ سے یعنی محبت بمعنی اسم فاعل بھی ہے اور اسم مفعول بھی یعنی محب و محبوب۔ خلیل وہ جو رب سے محبت کرے حاجت سے، حبیب وہ جو رب سے محبت کرے بغیر کسی حاجت کے یعنی طالب ذات ہو۔

(2)۔۔۔ خلیل وہ جو مرید ہو طالب ہو، حبیب وہ جو مراد ہو، مطلوب ہو، مجذوب ہو۔

(3)۔۔۔ خلیل وہ جو رب کی رضا چاہے، حبیب وہ کہ رب تعالیٰ اس کی رضا چاہے "وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى" اور "فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا"

(4)۔۔۔ خلیل وہ جو رب کی مغفرت و رحمت کا امیدوار ہو، حضرت ابراہیم نے کہا تھا "اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ"، حبیب وہ کہ رب تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا یقین دلائے "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ"

(5)۔۔۔ خلیل وہ جو اپنا ذکر خیر باقی رکھنے کی درخواست کرے "وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ"، حبیب وہ جس کا ذکر رب تعالیٰ بلند کرے "وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" بلکہ اپنے نام کے ساتھ ان کا نام ملائے۔

(6)۔۔۔ خلیل وہ جو رب سے جنت مانگے "وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ"، حبیب وہ جسے رب جنت دوزخ بلکہ عالم کثرت کا مالک بنادے "اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ"۔

(7)۔۔۔ خلیل وہ جو باہر کا دوست ہو، حبیب وہ جو درون سرا ہو۔ چنانچہ قیامت میں حضرت خلیل فرمائیں گے کُنْتُ خَلِیْلًا مِّنْ وَّرَاءِ۔

تم تو ہو مغز اور پوست اور ہیں باہر کے دوست
تم ہو درون سرا تم پہ کروڑوں درود

کلیم اور حبیب میں فرق

جس طرح خلیل اور حبیب میں فرق ہے اسی طرح کلیم اور حبیب میں بھی فرق ہے چنانچہ:

(8)۔۔۔ کلیم وہ جو رب سے کلام کرنے طور پر جائے، حبیب وہ جسے رب کلام کرنے کے لیے عرش پر بلائے۔

(9)۔۔۔ کلیم وہ جو تجلی صفات کی جھلک کی تاب نہ لائے "وَ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا" حبیب وہ جو عین ذات کبریا دیکھے اور مسکرائے۔

موسیٰ ز ہوش رفت بہ یک پر تو صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

(10)۔۔۔ کلیم وہ جس کی راز دارانہ گفتگو محبوب کو سنا دی جائیں، حبیب وہ جس سے ہمکلامی کی باتیں کسی کو نہ بتائی جائیں۔

(11)۔۔۔ کلیم وہ جس کا عصا غضب کا اژدھا ہو، حبیب وہ جس کا عصا گرتوں کا سہارا ہو۔

عصاء کلیم اژدھائے غضب تھا
گرتوں کا سہارا عصائے محمد

(12)۔۔۔ کلیم اللہ وہ جو رب سے عرض کرے "اَرِنِیۡ" اور رب فرمائے "لَنۡ تَرٰىنِیۡ"، حبیب اللہ وہ جسے رب تقاضوں سے بلائے اپنا دیدار دکھائے ان کو یا محمد فرمائے۔

تو بدیں جمال و خوبی سر عرش گر خرامی
ارنی بگوید آں کس کہ بگفت لن ترانی

روح اللہ اور حبیب اللہ میں فرق

ایسے ہی روح اللہ اور حبیب اللہ میں بھی فرق ہے چنانچہ:

(13)۔۔۔ روح اللہ وہ کہ جب اس کی پاک ماں کو تہمت لگے تو اس کے بچپن شریف کی میٹھی پیاری باتوں کے ذریعہ اس طیبہ طاہرہ کی عصمت بیان کی جائے یعنی اس کا گواہ بچہ ہو، حبیب وہ کہ جب اس کی زوجہ طیبہ طاہرہ کو تہمت لگے تو خود خالق گواہی دے۔

(14)۔۔۔ روح اللہ وہ جس کا دم بے جان جسموں کو چند روز عارضی زندگی بخشے مگر حبیب اللہ وہ جس کا نام بے جان مردہ دلوں کو دائمی زندگی بخشے اور اس کا یہ فیض تا قیامت جاری رہے۔

(15)۔۔۔ روح اللہ وہ جو مرے ہوئے انسانوں حیوانوں کو زندہ کرے، حبیب اللہ وہ جو خشک لکڑیوں کنکروں کو زندگی اور گویائی بخش کر ان سے اپنا کلمہ پڑھوائے۔

صفی اللہ اور حبیب اللہ میں فرق

اب صفی اللہ اور حبیب اللہ کے فرق کو ملاحظہ کیجئے:

(16)۔۔۔ صفی اللہ وہ جنہیں ایک بار فرشتے سجدہ کریں، حبیب اللہ وہ جن پر ہمیشہ اللہ تعالٰی اور فرشتے درود بھیجیں۔

(17)۔۔۔ صفی اللہ وہ جو اجسام کے والد ہیں، حبیب اللہ وہ جو ارواح کے والد ہیں۔

(18)۔۔۔ صفی اللہ وہ جو سارے انسانوں کے والد ہیں، حبیب اللہ وہ جو سارے عالم کی اصل ہیں جن کے نور سے عرش و فرش لوح و قلم وغیرہ بنے۔

(19)۔۔۔ صفی اللہ وہ جنہیں اللہ نے چیزوں کا نام سکھایا "وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا"، حبیب اللہ وہ جسے رحمن نے قرآن سکھایا "اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ"۔

شان مصطفٰے بزبان جبرائیل

اب فِرشتوں کے سردار، حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے شانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سنتے ہیں، چنانچہ آپ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا فَلَمْ اَجِدْ رَجُلاً اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ۔

یعنی میں نے زمین کے مَشارِق و مَغارِب چھان ڈالے مگر محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے افضل کسی کو نہ پایا۔

(المعجم الاوسط، ۴/۳۴۷، حدیث:۶۲۸۵)

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرکارِ اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

یہی بولے سِدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترِے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

محمد دنیا کی جان ہیں۔ کیسے؟

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ساری مخلوقات میں افضل کیا، اور جو کمالات دیگر انبیاء و رسل کو فرداً فرداً عطا کیے وہ سب اور بہت کچھ اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عطا کیا جن میں کسی کا کوئی حصہ نہیں، ساری کائنات کو ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے بنایا گیا، انہیں کے لیے سجایا گیا، یہاں تک کہ ہمارے آقا و مولی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دنیا کی بھی جان ہیں۔

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ حدائقِ بخشش میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جَہان کی جان ہے تو جہان ہے

اس شعر کو آپ نے پہلے بھی کئی مرتبہ سنا ہو گا، لیکن اس شعر پر کبھی غور نہ کیا ہو گا، اگر غور کرتے تو ضرور آپ کے ذہن کی سطح پر پانچ سوال ابھر کر سامنے آتے، اور وہ سوال یہ ہیں:

پانچ سوال

(1)۔۔۔پہلا سوال یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اس شعر میں رسول اللہ ﷺ کو دنیا کی جان کہا ہے، کہ **"جان ہیں وہ جہان کی"**۔ اور جان ایک ایسی شے ہے جو دکھائی نہیں دیتی، جب کہ آقا ﷺ تو دکھائی دیتے ہیں، اور لوگوں نے دیکھا تبھی تو دیکھنے والے لوگ صحابی بنے، اور آقا ﷺ کو نہ دیکھتے تو صحابی نہ بنتے، پس اگر آقا ﷺ دنیا کی جان ہیں تو انہیں بھی جان کی طرح دکھائی نہیں دینا چاہیئے؟

(2)۔۔۔دوسرا سوال یہ ہے کہ جان کے لیے سارا جسم ہوتا ہے، لہذا رسول اللہ ﷺ کے لیے دنیا کی ہر چیز ہونی چاہیئے؟

(3)۔۔۔تیسرا سوال یہ ہے کہ جس طرح جان کی حکومت جسم کے ہر عضو پر ہوتی ہے کہ جان اگر ہاتھ کو اٹھانا چاہے تو وہ اٹھ جاتا ہے، پیر کو چلنے کا حکم کرے تو پیر چلنے لگتا ہے، دماغ کو غور و فکر کرنے کو کہے تو وہ غور و فکر کرنے لگ جاتا ہے، تو کیا رسول اللہ ﷺ کی بھی اس دنیا پر حکومت ہے کہ دنیا کی جس چیز کو جو حکم کریں وہ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق کرنے لگے؟

(4)۔۔۔چوتھا سوال یہ ہے کہ جان کو جسم سے پہلے پیدا کیا گیا ہے تو کیا سرکار ﷺ کو بھی دنیا سے پہلے پیدا کیا گیا ہے یا نہیں؟

(5)۔۔۔پانچواں سوال یہ ہے جب جان جسم سے جدا ہو جاتی ہے تو جسم مر جاتا ہے اگر نبی ﷺ دنیا کی جان ہیں تو نبی ﷺ کے اس دنیا سے جانے کے بعد اس دنیا کو مر جانا چاہیئے یعنی ختم ہو جانا چاہیئے حالانکہ دنیا ختم نہیں ہوئی بلکہ چل رہی ہے۔

ان سوالات کے جوابات کیا ہوں گے ؟

لہذا اس شعر میں یہ پانچ سوالات ہوئے، اب ان کے جوابات کیا ہوں گے؟ تو آیئے چلتے ہیں اسی امام کے پاس جو ۵۵ سے زائد علوم کا جامع ہے، ہر فن مولی ہے، اسی کی بارگاہ میں عریضہ پیش کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں:

اے امام اہلسنّت، عظیم البرکت، پروانۂ شمع رسالت، مجدد دین و ملت، الشاہ امام احمد رضاخان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ آپ کے شعر پر ہونے والے ان پانچ سوالات کے جوابات کیا ہوں گے؟ تو گویا کہ بارگاہِ اعلی حضرت رضی اللہ عنہ سے جواب آیا: ان پانچوں سوالات کے جوابات حدائقِ بخشش میں موجود ہیں۔

جب میں نے ان کی حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرنا شروع کیا تو الحمد للہ مجھے ان تمام سوالات کے جوابات مل گئے۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ وہ جوابات کیا ہیں؟ تو لیجیئے آپ بھی سنئے:

پہلے سوال کا جواب

(1)۔۔۔پہلا جواب: جان دکھائی نہیں دیتی مگر صاحبِ بصیرت کو دکھائی دے جاتی ہے۔پس اسی طرح میرے مصطفےٰ ﷺ دکھائی نہیں دیتے مگر صاحبِ بصیرت کو دکھائی دیتے ہیں بے بصیرت کو میرے مصطفےٰ ﷺ دکھائی نہیں دیتے۔صدیق و فاروق و

عثمان و علی کو دکھتے ہیں ،ابو جہل و دیگر کفار کو نہیں دکھائی دیتے،ہجرت کی رات کفارِ مکہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کو گھیرے ہوئے ہیں کہ نکلیں تو حملہ کریں، مگر مصطفے ﷺ نکل کر تشریف لے گئے، کفارِ مکہ مصطفے ﷺ کو نہ دیکھ سکے،اعلی حضرت حدائقِ بخشش میں اسی واقعہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عَدو گردِ غار پھرتے ہیں
لاکھوں قُدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

غار ثور کا واقعہ

غار ثور میں جب کفار کی آہٹ پا کر عاشق اکبر حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کچھ گھبرا گئے اور عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اب دشمن ہمارے اس قدر قریب آگئے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں پر نظر ڈالیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے۔'' حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔(پ۱۰، التوبۃ:۴۰) **ترجمۂ کنزالایمان:** غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ عشق و محبت، امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن مکے مدینے کے سلطان، سرورِ ذیشان، سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس معجزۂ عالی شان اور خواریٔ دُشمنان کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عَدو گردِ غار پھرتے ہیں

کہ مصطفٰے ﷺ جان ہیں اور جان دکھتی نہیں تو تمہیں کیسے دکھے گی۔

دوسرے سوال کا جواب

(2)۔۔۔ دوسرا جواب: جان کے لیے جسم کا ہر عضو ہوتا ہے، اور میرے مصطفٰے ﷺ اس دنیا کی جان ہیں، لہذا دنیا کی ہر چیز میرے مصطفٰے ﷺ کے لیے ہے، اور یہ ایک دنیا ہی کیا بلکہ جتنی بھی دنیا ہیں وہ سب میرے مصطفٰے ﷺ کے لیے ہیں۔ اعلی حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکان تمہارے لیے
چُنین و چُناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

اعلی حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دنیا ہی کیا بلکہ تو، تیرا جسم اور تیرے جسم کا ایک ایک رونگٹا اور تیری جان سب کچھ میرے مصطفٰے ﷺ کا ہے، فرماتے ہیں:

دَہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

پس اعلی حضرت رضی اللہ عنہ نے یہ بات واضح فرمادی کہ تمہارا جسم و جان ہی نہیں بلکہ تمہارا اس دنیا میں آنا میرے مصطفٰے ﷺ کے لیے ہے، اور قیامت میں اٹھنا میرے مصطفٰے ﷺ کے لیے ہے، اور قیامت برپا ہی اس لیے ہو گی کہ سارے لوگ میرے مصطفٰے

ﷺ کا مقام دیکھ لیں، میرے مصطفیٰ ﷺ کی شان دیکھ لیں۔ اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان رضی اللہ عنہ اپنے دیوان میں لکھتے ہیں:

دکھائی جائے گی محشر میں شان محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا
خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہو گا

اور دوسرے شعر میں لکھتے ہیں:

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

تیسرے سوال کا جواب

(3)۔۔۔**تیسرا جواب:** جیسے جان کی حکومت جسم پر ہوتی ہے ویسے ہی مصطفیٰ ﷺ کی حکومت دنیا، چاند، سورج بلکہ ہر اس شے پر جاری ہے جس کو میرے رب نے پیدا کیا ہے۔ اعلی حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِصالتِ کل امامتِ کل سِیادَتِ کل اِمارتِ کل
حکومتِ کل وِلایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لیے
تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سِماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لیے

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

اختیاراتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اصل میں اختیارات کی دو قسمیں ہیں:

(1)۔۔۔اختیارِ تکوینی (دنیا کا اختیار)۔ یعنی جو چاہیں جسے چاہیں عطا فرمائیں، اور جو چاہیں جس سے چاہیں واپس لے لیں۔

(2)۔۔۔اختیارِ تشریعی (شریعت کا اختیار)۔ یعنی حلال و حرام کے اَحکام۔

اور اللہ تعالی نے دونوں طرح کے اختیارات حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبضے میں کر دیے ہیں کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں مُعاف فرما دیں۔ اور جس کو چاہیں غنی کر دیں۔ اختیارات مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تفصیلی بیان سگِ عطار کی کتاب **"آسان فرض علوم"** سے مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

چوتھے سوال کا جواب

(4)۔۔۔چوتھا جواب: جس طرح جان کو جسم سے پہلے پیدا کیا گیا ہے ایسے ہی میرے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھی میرے اللہ نے دنیا سے پہلے بلکہ ہر چیز سے پہلے اپنے نور سے پیدا فرمایا ہے، اعلی حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نہ رُوحِ امیں نہ عرشِ بَریں نہ لَوحِ مُبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رَمزیں کھلیں ازل کی نِہاں تمہارے لیے

ہے انہیں کے دم قدم کی باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

برات کا سارا مجمع دولہا کے دم سے ہوتا ہے، حدیث میں ہے: ''لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ'' اے محبوب! ﷺ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو آسمان پیدا نہ ہوتے''۔ ''تو دنیا میں جو کچھ ہے وہ حضور ﷺ کے دم قدم سے ہے۔'' مزید حدیثِ نوری پیچھے گزر چکی ہے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا: ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرَ نَبِیِّكَ یَا جَابِرُ! یعنی اے جابر! اللہ پاک نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔'' (کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الواو، ۱/ ۲۳۷)

خلقت کے وہ دُولہا ہیں محفل یہ انہی کی ہے
ہے ان ہی کے دَم سے یہ سب اَنجمن آرائی

پانچویں سوال کا جواب

(5)۔۔۔پانچواں جواب: سوال یہ تھا کہ جب جان جسم سے جدا ہو جاتی ہے تو جسم مر جاتا ہے اگر نبی ﷺ دنیا کی جان ہیں تو نبی ﷺ کے اس دنیا سے جانے کے بعد اس دنیا کو مر جانا چاہیے یعنی ختم ہو جانا چاہیے حالانکہ دنیا ختم نہیں ہوئی بلکہ چل رہی ہے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یقیناً ہمارے نبی ﷺ دنیا کی جان ہیں اور آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے سے دنیا رک جاتی ہے جیسے جان کے نکلنے سے جسم کی حرکت اور سانس رک جاتی ہے، اس کی دلیل معراج کا سفر ہے کہ حضور ﷺ مکّہ معظمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ اور پھر ہمارے آقا صلی اللہ تعالی علی والہ وسلم بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے قُرب کا

وہ مرتبہ پایا کہ کبھی کسی انسان یا فرشتے، نبی یا رسول نے نہ پایا تھا۔ خداوندِ عالم کا جمالِ پاک اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا، کلام الٰہی سنا، اور پھر ہمارے آقا صلی اللہ تعالی علی والہ وسلم نے آسمان وزمین کے تمام ملک ملاحظہ فرمائے، جنّتوں کی سیر کی، دوزخ کا معائنہ فرمایا، یہاں تک کہ جب میرے مصطفی صلی اللہ تعالی علی والہ وسلم طویل ترین سفر کر کے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالی علی والہ وسلم کا بستر مبارک گرم اور دروازۂ مبارک کی کنڈی شریف ہِل رہی تھی جس طرح آپ ﷺ چھوڑ کر گئے تھے۔ اتنے طویل عرصے میں زمین پر ایک لمحہ بھی نہیں گزرا۔ جب مصطفی ﷺ زمین سے آسمانوں پر تشریف لے گئے تو زمین کا نظام رک گیا جس طرح جان کے نکلنے سے جسم کا نظام رک جاتا ہے۔

اور نبی ﷺ کے وصال فرمانے سے یہ مت سمجھو کہ حضور ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے ہیں بلکہ وہ دنیا میں ہی موجود ہیں تبھی دنیا چل رہی ہے اگر دنیا سے تشریف لے جاتے تو دنیا رک جاتی ختم ہو جاتی۔ پس دنیا کا نہ رکنا اور ختم نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ مصطفی ﷺ دنیا میں موجود ہیں۔

خلقت کے وہ دُولہا ہیں محفل یہ انہی کی ہے
ہے ان ہی کے دَم سے یہ سب اَنجمن آرائی

محمد ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات خود اللہ نے دیے

اے عاشقانِ رسول! حضور ﷺ کی عظمتوں کے کیا کہنے جتنا بیان کرو کم ہے کہ ان کے اوصاف وکمالات بے انتہا ہیں۔ حضور ﷺ کے عظمت کے باب میں سیرت رسول

عربی کے صفحہ نمبر ۵۸۰ میں لکھا ہے، نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دشمن کو خود اللہ پاک جواب دیتا ہے، حالانکہ عادتِ باری تعالی یہ تھی کہ اگر پہلے کی قومیں اپنے نبی پر اعتراض کرتی تھیں، تو رب تعالی پیغمبر سے جواب دلواتا تھا، رب خود جواب نہیں دیتا تھا چنانچہ:

قوم کا اعتراض حضرت نوح کا جواب

(1)۔۔۔ قومِ نوح نے جب حضرتِ نوح علیہ السلام سے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔(پ۸،الاعراف:۶۰)

ان کی نفی خود حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلام نے کی، اور فرمایا:

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾ (پ۸،الاعراف:۶۱)

ترجمہ کنزالایمان: اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین کا رسول ہوں۔

قوم کا اعتراض حضرت ہود کا جواب

(2)۔۔۔ قوم ہود نے ہود عَلَیْہِ السَّلام سے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ (پ۸،الاعراف:۶۶)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں۔

اس پر ہود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا:

یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾ (پ۸، الاعراف:۶۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میری قوم مجھے بے وقوفی سے کیا علاقہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں۔

فرعون کا اعتراض حضرت موسیٰ کا جواب

(3)۔۔۔ فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا تھا:

اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے موسیٰ میرے خیال میں تو تم پر جادو ہوا۔ (پ۱۵، بنی اسراءیل:۱۰۱)

اس پر حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا:

وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ (پ۱۵، بنی اسراءیل:۱۰۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میرے گمان میں تو اے فرعون تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے۔

قوم کا اعتراض حضرت شعیب کا جواب

(4)۔۔۔ قوم شعیب نے شعیب عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۔ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۔ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ﴿۹۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا تو ہم نے تمہیں پتھراؤ کر دیا ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمہیں عزت نہیں۔ (پ۱۲، ہود:۹۱)

حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام اس کا جواب یوں دیتے ہیں:

یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِؕ-وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّاؕ-اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ

﴿۹۲﴾(پ ۱۲، ہود: ۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ اللّٰہ سے زیادہ ہے اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا بیشک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے بس میں ہے۔

قوم کا اعتراض حضرت عیسی کا جواب

(5)۔۔۔ قوم نے حضرتِ مریم سے کہا:

یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا﴿۲۸﴾(پ۱۶ مریم ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار۔

حضرت مریم کا قوم کو جواب:

فَاَشَارَتْ اِلَیْهِؕ-قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا﴿۲۹﴾(پ۱۶ مریم ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے۔

اس پر حضرت عیسی علیہ السلام کا جواب:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ﳴ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا﴿۳۰﴾(پ۱۶ مریم ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔

وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ۪-وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا﴿۳۱﴾(پ۱۶ مریم ۳۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں۔

وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ٘-وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا(۳۲) (پ۱۶ مریم ۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا۔

وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا(۳۳) (پ۱۶ مریم ۳۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

یہ انداز تھا انبیائے کرام کے متعلق

تو آپ نے دیکھا! کہ قوم کا اعتراض حضرت شعیب علیہ السلام کا جواب۔ قوم کا اعتراض حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب۔ قوم کا اعتراض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب۔ قرآن نے دونوں کو بیان کیا۔

یہ انداز تھا دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق، مگر جب باری آتی ہے سید الانبیاء کی، سید المرسلین کی، سراج السالکین کی، شفیع المذنبین کی، رحمۃ للعالمین ﷺ کی، تو انداز بدل گیا، کفار نے ہمارے آقائے نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت جو طعن و تنقیص کی، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بذات خود اس کی تردید فرمادی جس سے حضور ﷺ کی شان محبوبیت عیاں یعنی ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ:

پہلا اعتراض : تم رسول نہیں

ایک موقع پر کافروں نے کہا: ''لَسۡتَ مُرۡسَلًا''**ترجمہ کنزالایمان:** تم رسول نہیں۔

(پ۱۳، الرعد:۴۳) اے محمد! ﷺ تم رسول نہیں ہو، حضور علیہ سلام کی رسالت کا انکار کیا۔

رب تعالی کی جانب سے جواب

تو اللہ نے فرمایا:

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۳﴾ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: مجھے حکمت والے قرآن کی قسم! بے شک ضرور تو رسولوں میں سے ہے، سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

رب قسموں کا محتاج نہیں ہے لیکن آج بات آئی ہے محبوب ﷺ کی، انگلی اٹھی ہے محبوب ﷺ پر، دل دکھایا گیا ہے محبوب ﷺ کا، جھٹلایا گیا ہے محبوب ﷺ کو، تو رب نے بھی اپنے محبوب ﷺ کی دل جوئی کے لئے، طعنے کی وجہ سے جو محبوب ﷺ کو رنج ہوا تھا، اس رنج کو غلط کرنے کے لئے، محبوب ﷺ کو ڈھارس دینے کے لئے، کفار کو ضربِ شدید لگانے کے لئے رب نرم گوشہ تھوڑے ہی اختیار فرمائے گا، بلکہ بڑی شد و مد کے ساتھ اور قسم کے ساتھ فرماتا ہے: پیارے مجھے قسم ہے اس قرآن کی! جو لَا رَیۡبَ فِیۡہِ کی صفت سے متصف ہے، محبوب! ﷺ تم ضرور رسولوں میں سے ہو۔

یہ شان ہے میرے مصطفی ﷺ کی

یہ شان ہے میرے اور آپ کے نبی، آخری نبی، مکی مدنی ﷺ کی، کہ اعتراض کفار کریں جواب ربِّ کائنات دے، میرے امام لکھتے ہیں:

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزّت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

یہی ہے اصل عالم مادّہ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

دوسرا اعتراض: تم مجنون ہو

ایک مرتبہ کفار مکہ نے محبوب ﷺ کو مجنون کہا، اور ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء کے طور پر تھا چنانچہ قرآن بیان کرتا ہے کہ ان بدبختوں نے کہا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌؕ(۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے وہ جن پر قرآن اترا بیشک تم مجنون ہو۔(پ۱۴، الحجر:۶)

رب تعالی کی جانب سے جواب

رب تعالی نے محبوب ﷺ کی جانب سے ان بدبختوں کو اس اعتراض پر قرآن کی آیات نازل فرمادیا:

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَۙ(۱) مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍۚ(۲) وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍۚ(۳) وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ(۴)(پ۲۹، القلم:۲)

نون اور قلم اور اس کے لکھے کی قسم !ذرا غور کرو رب کے کلام کے لفظوں میں، اللہ نے فرمایا: مجھے قلم کی بھی قسم ہے، اور قلم نے جو کچھ لکھا اس کی بھی قسم ہے، تم اپنے رب کے فضل سے مجنوں نہیں ہو، مجھے قسم ہے قلم اور اس کے لکھے ہوئے کی، تم پر تو اللہ کا فضل ہے، تم مجنون نہیں ہو، بلکہ تمہارے لیے بے حد و بے حساب اجر ہے، اور بے شک تمہارا اخلاق بڑا اعلی ہے۔

رب تعالی نے محبوب ﷺ کی صفات عالیہ بیان کی

اے عاشقانِ رسول! یہاں پر ذرا غور کرو! کفار نے محبوب ﷺ کو مجنون کہا، اور مجنون کے اندر عقل نہیں ہوتی اس کے اندر کوئی فضیلت والی بات، کمال والے اوصاف نہیں ہوتے، اس کا ہر کام بے ترتیب و بے ڈھنگ ہوتا ہے،اس کے اندر کوئی حکمت و دانائی نہیں ہوتی، رب نے محبوب ﷺ کی ذات سے جنون کی نفی "مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ" سے کرکے، محبوب ﷺ کی صفاتِ عالیہ بھی بیان فرمائی، اور فرمایا: "اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ "محبوب ﷺ تیرے رب کا لطف و کرم تیرے شاملِ حال ہے، اس نے تم پر انعام و احسان فرمائے، نبوّت اور حکمت عطا کی، فصاحتِ تامّہ، عقلِ کامل، پاکیزہ خصائل، پسندیدہ اخلاق عطا کئے مخلوق کے لئے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علٰی وجہِ الکمال عطا فرمائے، ہر عیب سے ذاتِ عالی صفات کو پاک رکھا۔ **اللہ اکبر!** محبوب ﷺ کا اخلاق کیسا؟ ایسا کہ کافروں بدبختوں کی گالیوں کے جواب میں مسکرا کے گزر جانا یہ تیری ہی ادا ہے، یہ تیری

ہی شان ہے اسی خلقِ عظیم کا صدقہ ہے کہ اپنے تو اپنے غیروں کو بھی اس در سے ملتا ہے اور طلب سے سوا ملتا ہے:

کوئی آ جائے طلب سے بھی سوا دیتے ہیں
آئے بیمار تو ہر دکھ کی دوا دیتے ہیں
گالیاں دیتا ہے کوئی تو دعا دیتے ہیں
دشمن آجائے تو چادر بھی بچھا دیتے ہیں

تیسرا اعتراض: تم کو تمہارے رب نے چھوڑ دیا

ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفّار نے بطریقِ طعن کہا کہ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور تمہارے رب نے تمہیں مکروہ جان کر چھوڑ دیا ہے، تم اس کو اچھے نہیں لگے اس لیے چھوڑ دیا، تم ہمارے معبودوں کو برا کہتے تھے اس لیے اس نے تمہیں چھوڑ دیا۔

رب تعالی کی جانب سے جواب

جب یہ اعتراض ہوا تو رب تعالی کی جانب سے جواب آیا:

وَ الضُّحٰىۙ(۱) وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰىۙ(۲) مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰىؕ(۳)

ترجمہ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔ (پ۳۰،الضحی:۱۔۳)

اللہ تعالی نے قسم کے ساتھ فرمایا: "وَ الضُّحٰی" پیارے تمہارے رخ روشن کی قسم "وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی" تمہاری زلفوں کی قسم! "مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی" نہیں چھوڑا تمہارے رب نے اور نہ ہی مکروہ جانا، ان آیات میں کفار کی تردید فرمائی اور ساتھ میں محبوب ﷺ کی تعریف و توصیف بھی بیان فرمائی "وَ لَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی" پیارے تمہاری تو ہر آنے والی گھڑی پچھلی گھڑی سے بہتر ہے، "وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی" اور عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ پیارے حبیب تم راضی ہو جاؤ گے، اللہ اکبر! پوری نعت مصطفی ﷺ بیان فرما دیا۔

چوتھا اعتراض: تمہارا ہاتھ ٹوٹ جائے

ایک موقع پر ابو لہب نے کہا کہ اے محمد! ﷺ تمہارا ہاتھ ٹوٹے۔

رب تعالی کی جانب سے جواب

اس کے جواب میں اللہ نے فرمایا:

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ﴿۱﴾

ترجمہ کنز الایمان: تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

اے ابو لہب! میرے حبیب ﷺ کے ایک ہاتھ کی بات کرتا ہے، تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں، اور اللہ پاک نے فرمایا: "وَّ تَبَّ" اور ٹوٹ بھی گئے۔ اللہ اکبر! تم سمجھتے کیا ہو اپنے آپ کو؟ میرے محبوب ﷺ پر چلے انگلی اٹھانے، میرا محبوب ﷺ خاموش ہے، تو یہ نہ سمجھو کہ وہ اکیلے ہیں، بلکہ ان کے لیے تو میری ساری خدائی ہے۔

پانچواں اعتراض : تم شاعر ہو

کفار سے جب ایمان لانے کی بات کی گئی تو انہوں نے کہا کہ : کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں:

اَئِنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے۔(پ۲۳، الصّٰفّٰت:۳۶)

رب تعالی کی جانب سے جواب

کفار نے اس بار محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیوانہ شاعر کہا تو رب تعالی کی جانب سے جواب آیا:

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۷﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی۔

وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے۔(پ۲۳، یٰسٓ:۶۹)

چھٹا اعتراض : تم ابتر ہو

ایک روز حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد حرام سے نکل رہے تھے کہ باب بنی سہم میں عاص بن وائل سہمی آپ سے ملا اور کلام کیا۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوا تو

اَشقیائے قریش نے پوچھا کہ تم کس سے باتیں کر رہے تھے عاص بولا کہ ابتر (بے نسل) سے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صاحبزادے جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے بطن مبارک سے تھے انتقال کر چکے تھے اس لیے عاص بن وائل نے حضور کو یہ طعنہ دیا کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نسل کٹ گئی، منقطع ہو گئی، اب ان کا ذکر مٹ جائے گا۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اول، ذکر اولاد کرام انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ج۲، ص۵۱۵)

رب تعالی کی جانب سے جواب

رب تعالی کی جانب سے جواب آیا:

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾

اکلوتے بیٹے کے انتقال پر باپ کی کیفیت

اے عاشقانِ رسول! ذرا آپ اندازہ لگایئے! کہ ایک تو بیٹے کی وفات کا غم ابھی پرانا ہوا نہیں، اور اوپر سے ابتر کا طعنہ، اس باپ سے پوچھو! جس کی اکلوتی اولاد کا انتقال ہو جائے، ایسے عالم میں اس پر کیا بیت رہی ہوتی ہے، بھوک وپیاس سب ختم ہو چکی ہوتی ہے، ایسا لگتا ہے جیسے دنیا اپنی تمام تر زیب وزیبائش کے باوجود ویران ہو گئی ہے، اپنی تمام وسعتوں کے باوجود تنگ ہے، اور اس باپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟ اس لئے کہ اس کے دل کے چمن کی اکلوتی کلی مرجھا گئی ہے، تو ابھی بیٹے کی جدائی کا غم ختم بھی نہ ہوا تھا کہ بد بخت عاص بن وائل نے جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ابتر کہا ہو گا، تو کیا حضور کو تکلیف نہ ہوئی ہو گی؟ دل نہ دکھا ہو گا، کہ بد

بخت مجھے ابتر کہہ رہا ہے، مجھے دم بریدہ کہہ رہا ہے، جس کے لیے زمین کا بچھونا بچھایا گیا، آسمان کا شامیانہ تانا گیا، جس کے دم قدم سے دنیا کی باغ و بہار ہے۔

ہے اُنہیں کے دم قدم کی باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالَم نہیں
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جَہان کی جان ہے تو جہان ہے

پہلے محبوب ﷺ کی دل جوئی پھر دشمن کو جواب

اس کو کہہ رہا ہے کہ تمہاری نسل ختم ہو گئی، تکلیف تو قلبِ اطہر و اقدس میں ہوئی ہو گی، مگر محبوب ﷺ تو سید الصابرین ہیں، مگر ان کا رب تو احکم الحاکمین ہے وہ جواب دے گا۔

اور رب نے بھی براہِ راست اس دشمن کو جواب نہ دیا، بلکہ پہلے محبوب ﷺ کی دل جوئی فرمائی، محبوب کی تعریف و توصیف بیان فرمائی، اپنی عطاؤں کا تذکرہ کیا، تاکہ جو قلبِ اطہر پر رنج و دکھ کا اثر ہے پہلے وہ جاتا رہے، اسی لئے فرمایا: اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَؕ﴿۱﴾ اے محبوب ﷺ ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں، پھر فرمایا:

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ﴿۳﴾ بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ابتر ہے۔

ہر خیر سے محروم تیرا دشمن

میں قربان اعلی حضرت کے عشقِ رسول پر، آپ نے ابتر کا معنی وہ نہ کیا جس معنی کا قصد عاص بن وائل نے کیا تھا، یعنی منقطع النسل، بلکہ اعلی حضرت نے ابتر کا ترجمہ کیا" بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے"یعنی اعلی حضرت نے اس کو کہیں کا چھوڑا ہی نہیں، ہر خیر سے محروم قرار دیا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عاص بن وائل کا نام مٹ گیا مگر حضور انور ﷺ کا نام قیامت تک روشن ہے اور رہے گا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذریت قیامت تک رہے گی۔

الکوثر کا معنی کیا ہے؟

تو رب کائنات نے فرمایا:

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ اے محبوب ہم نے آپ کو کوثر کا مالک بنایا، اور آپ لفظ کوثر کی تشریح تفسیر کی کتابوں میں دیکھیں کہ لفظِ کوثر کا معنی کیا ہے؟

حضرت عبداللہ ابن عباس کی تفسیر، تفسیر ابنِ عباس، تفسیر خازن، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی، تفسیر مظہری، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر صراط الجنان، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر نور العرفان، ساری تفاسیر میں لفظِ کوثر کے مختلف معانی آپ کو ملیں گئے، کسی نے پانچ معانی بیان کئے، کسی نے دس، کسی نے پندرہ، تو کسی نے بیس، مگر حد کر دی امام رازی نے کہ انہوں نے اپنی تفسیر "تفسیر کبیر"میں الکوثر کے چالیس معانی بیان کئے ہیں، اور لکھا:

کوثر سے مراد (1)۔۔۔ نور قلب مصطفی ﷺ ہے، (2)۔۔۔ کوثر سے مراد اولاد رسول ﷺ ہے، (3)۔۔۔ کوثر سے مراد امت کی کثرت بھی ہے، (4)۔۔۔ کوثر سے مراد جنت بھی ہے، (5)۔۔۔ کوثر سے مراد مقام محمود بھی ہے، (6)۔۔۔ کوثر سے مراد حوض کوثر بھی ہے، (7)۔۔۔ کوثر سے مراد شفاعت بھی ہے، (8)۔۔۔ کوثر سے مراد معجزات بھی ہیں، (9)۔۔۔ کوثر سے مراد کتاب بھی ہے، (10)۔۔۔ کوثر سے مراد علم بھی ہے، (11)۔۔۔ کوثر سے مراد مصطفی علیہ الصلاۃ والسلام کی فتوحات بھی ہیں۔

صاحب خزائن العرفان کا قول

اور تفسیر خزائن العرفان کے اندر اس لفظ کوثر کے بارے میں صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نے لکھا:

(12)۔۔۔ کہ کوثر کا معنی یہ ہے کہ محبوب ﷺ ہم نے آپ کو فضائلِ کثیرہ عنایت کرکے تمام خَلق پر افضل کیا، حسنِ ظاہر بھی دیا، حسنِ باطن بھی، نسبِ عالی بھی، نبوّت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امّت بھی، اعدائے دِین پر غلبہ بھی، کثرتِ فتوحات بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔ محبوب ﷺ یہ عاص بن وائل تجھے ابتر کہہ رہا ہے، یہ جانتا نہیں کہ تیری شان کیا:

فرش والے تِری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خُسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھَریرا تیرا

آسماں خوان زمیں خوان زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

ایسی فضیلتیں عطا کی جن کی حد ہی نہیں

"اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ﴿۱﴾" پیارے اتنی نعمتیں اور فضیلتیں ہم نے عطا کی ہیں کہ جن کی حد ہی کوئی نہیں، جس کی انتہاء ہی کوئی نہیں، اللہ نے تمہیں ایسی پیاری نعمتوں کا مالک بنا دیا ہے کہ

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

جہاں گنتیاں ختم ہو جائیں، جہاں انسان کے شمار کا اندازہ ختم ہو جائے، اس سے بھی ماورا نعمتیں عطا کی ہیں اور رب فرماتا ہے: "وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا" تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو اللہ کی نعمتوں کو گن نہیں سکتے۔ (پ۱۳ ابراہیم ۳۴)

نِعۡمَةُ اللّٰهِ سے کون سی نعمتیں مراد ہیں؟

قاضی عیاض مالکی رحمتہ اللہ علیہ نے اس آیت کے تحت لکھا ہے: کہ یہ کون سی نعمتیں ہیں جن کا اللہ نے ذکر کیا، کہ تم شمار نہیں کر سکتے؟ پھر خود ہی فرماتے ہیں: "نِعۡمَتَ اللّٰهِ" سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو رب نے کوثر کی صورت میں اپنے محبوب کو عطا فرمائی ہیں۔ اللہ اکبر! امام اہلِ سنت کی سنو:

تیرے تو وَصف عیب تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہُوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامُشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

ابتر تو نہیں بلکہ تیرا دشمن

تو عاص بن وائل نے محبوب ﷺ کو ابتر کہا، اللہ نے فرمایا: "اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ" محبوب! ابتر تم نہیں ہو، تمہارا دشمن ابتر ہے، جڑ کٹا تیرا دشمن، منقطع النسل تیرا دشمن، چرچا مٹے گا تیرے دشمن کا، ذکر مٹے گا تیرے دشمن کا، نام ختم ہو گا تیرے دشمن کا، نسل ختم ہو گی تیرے دشمن کی، پیارے تیرا نام مٹنے کے لیے نہیں بنایا، تیرا ذکر ختم ہونے کے لیے نہیں بنایا، یہ دنیاداری میں ہوتا ہو گا کہ بیٹے نہ رہیں تو نسل ختم ہو جاتی ہے، اور وہ کفار سمجھتے تھے، بیٹا نہیں رہا اولاد نہیں رہی، تو نسل نہیں چلے گی، لیکن رب نے اپنے محبوب ﷺ کی اولاد بیٹی سے چلا کے دنیا بھر میں سیدوں کا فیضان جاری فرما دیا۔

محبوب ﷺ کے ذکر کو بلند خود اللہ کرتا ہے

یہ دنیاداری میں ہوتا ہو گا کہ کسی کا چرچا اس کے باپ کی وجہ سے، کسی کا چرچا اس کے بیٹے کی وجہ سے، کسی کا چرچا اس کا پیر کرے، کسی کا چرچا مرید کرے، کسی کا چرچا اس کے

استاد کی وجہ سے، کسی کا چرچا اس کے شاگرد کی وجہ سے، کسی کا چرچا اس کا لیڈر کرے، کسی کا چرچا اس کا نوکر کرے، کسی کا چرچا اس کا ملازم کرے، کسی کا چرچا اس کا وزیر و مشیر کرے۔

لیکن رب کائنات نے اپنے حبیب کے ذکر کو نہ استادوں کا محتاج رکھا، نہ شاگردوں کا محتاج رکھا، نہ پیروں کا محتاج رکھا، نہ مریدوں کا محتاج رکھا، نہ عالموں کا محتاج رکھا، نہ واعظوں کا محتاج رکھا، نہ ادیبوں کا محتاج رکھا، نہ خطیبوں کا محتاج رکھا، نہ شاعروں کا محتاج رکھا، نہ وزیروں کا محتاج رکھا ،نہ امیروں کا محتاج رکھا، نہ سیاست دانوں کا محتاج رکھا، نہ لیڈروں کا محتاج رکھا، نہ نوکروں کا محتاج رکھا، نہ کسی ملازموں کا محتاج رکھا۔

پیارے کوئی تیرا ذکر کرے، یا نہ کرے، اللہ نے تیرے چرچے کو بلند کر دیا ہے، ارشاد ہوا: وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴿۴﴾ **ترجمہ کنز الایمان:** اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔(پ۳۰ الشرح ۴)

تُو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذِکر ہے اُونچا تیرا
مِٹ گئے مٹتے ہیں مِٹ جائیں گے اَعدا تیرے
نہ مِٹا ہے نہ مِٹے گا کبھی چرچا تیرا

اور ایسا کیوں؟ ایسا اس لئے کہ ربِّ کائنات نے اپنے محبوب ﷺ کو الکوثر عطا کیا ہے۔

کثیر، اکثر، یا کثار نہیں بلکہ الکوثر فرمایا

یہاں پر ایک نکتہ قابلِ توجہ ہے کہ: رب نے یہاں کثیر نہیں، اکثر نہیں کثار نہیں بلکہ کوثر فرمایا ہے، اور کوثر نکرہ کے ساتھ نہیں بلکہ الکوثر معرفہ کے ساتھ فرمایا ہے۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو زیادہ نہیں، بہت زیادہ بھی نہیں، بہت ہی زیادہ بھی نہیں، بلکہ بے حد زیادہ، بے حد و بے شمار عطا فرمایا۔

جس کو قرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے منعموں!

ان کے خوانِ جود سے ہے ایک نانِ سوختہ

جب رب کا قلیل اتنا کثیر ہے تو کوثر کا عالم کیا ہوگا؟

اے عاشقانِ رسول! قرآن پاک میں آپ نے پڑھا ہوگا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ" اے محبوب ﷺ آپ فرما دیجیے! کہ یہ دنیا کی متاع کیا ہے؟ قلیل ہے، یہ سب کچھ، سب بڑے بڑے شہر، بڑے بڑے ملک، یہ کروڑوں، اربوں، کھربوں چیزیں، تمام علوم و فنون، سرمایہ، سونا، چاندی، ہیرے جواہرات، پیسہ، ہر چیز جو بھی دنیا میں ہے، ان کے متعلق اللہ فرماتا ہے: دنیا قلیل ہے، حالانکہ یہ دنیا کتنی بڑی ہے، اس میں کتنی بڑی بڑی چیزیں ہیں، اس کی کروڑوں اربوں کھربوں چیزوں کو قرآن کہتا ہے: یہ قلیل ہے۔ لہذا جس بارگاہ میں قلیل کا پیمانہ اتنا بڑا ہے، تو پیارو! بتاؤ! وہاں کثیر کا پیمانہ کتنا بڑا ہوگا

،وہاں اکثر کا کتنا بڑا پیمانہ ہو گا، پھر وہاں کثار کا پیمانہ کتنا بڑا ہو گا،اور جب کثیر اور اکثر اور کثار کے پیمانے کا اندازہ، میں اور آپ نہیں کر سکتے تو بتاؤ! رب کے دئے ہوئے الکوثر کا اندازہ کیسے لگا سکتے ہیں؟

محبوب ﷺ جیسے رب نے کسی کو بنایا ہی نہیں

یہ وہ وجوہات ہیں جس کی وجہ سے ہم کہتے ہیں: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رب نے بنایا ہی ایسا ہے کہ ان جیسا کوئی ہے ہی نہیں، کوثر کا مالک، کوئی ہے ہی نہیں، خیر کثیر کا مالک، ہے ہی کوئی نہیں، محبوبِ خدا ہے ہی کوئی نہیں، معراج کا دولھا کوئی نہیں، کونین میں ان سا کوئی نہیں، حسن سراپا کوئی نہیں۔

اے ختمِ رسل مکی مدنی کونین میں تم سا کوئی نہیں
اے نور مجسم تیرے سوا محبوب خدا کا کوئی نہیں

اوصاف تو سب نے پائے ہیں پر حسن سراپا کوئی نہیں
آدم سے جنابِ عیسی تک سرکار کے جیسا کوئی نہیں

یہ شان تمہاری ہے آقا تم عرشِ بریں پر پہنچے ہو
ذیشان نبی ہیں سب لیکن معراج کا دولھا کوئی نہیں

محبوب ﷺ کی ذات عیب دار کیسے ہو سکتی ہے؟

اے عاشقانِ رسول! محبوب ﷺ کی ذات عیب دار ہو بھی کیسے سکتی ہے کہ رب نے محبوب ﷺ کو اپنی دلیل جو بنایا ہے، چنانچہ پارہ ۶ سورۂ نساء کی آیت نمبر ۱۷۴ میں ارشادِ باری تعالی ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا (۱۷۴)

ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

تو ربِّ کائنات نے اپنی ذات پر محبوب ﷺ کو دلیل بنایا، اور دلیل جتنی مضبوط ہوتی ہے دعوی بھی اتنا نکھر کے سامنے آتا ہے، کمزور دلیل دعوی کو کمزور کر دیتی ہے۔

میں دعویٰ کروں کہ اس وقت رات ہے، اور یہ کہہ کر میں کمرے کے سارے بلب بند کر دوں اور کہوں کہ دیکھو چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے، اور اندھیرا ہونا رات ہونے کی دلیل ہوتی ہے، لہذا میرا دعوی رات ہونے کا سچا ہے، آپ میرا ہاتھ پکڑیں اور مجھے باہر لے جا کر کہیں دیکھو دن ہے، کیونکہ چاروں طرف اجالا ہی اجالا ہے، سورج نکلا ہوا ہے۔

محبوب ﷺ کو دلیل نہیں بلکہ برہان فرمایا

تو میری دلیل کا آپ نے دلیل سے رد کر دیا، اور میرے دعوی کو غلط ثابت کر دیا، اب اگر محبوب ﷺ کی ذات میں نقص ہوتا، کوئی کمی ہوتی دلیل کمزور ہوتی، تو وجودِ باری تعالی کا دعوی کمزور ہوتا، اور اللہ نے محبوب ﷺ کے لئے دلیل کا لفظ بھی استعمال نہیں کیا، بلکہ حضور ﷺ کے لیے فرمایا: برہان بنا کے بھیجا ہے، اور برہان ایسی دلیل ہوتی ہے جس کو کسی دلیل سے رد کیا ہی نہیں جا سکتا۔

حسینہ جمیلہ دا منہ موڑ دیتا
محمد بنا کے قلم توڑ دیتا

اور اللہ نے اپنے ربوبیت کی دلیل ان کو بنایا ہے، ضروری تھا حضور ﷺ کی ذات پہ کوئی عیب نہ ہو، کوئی نقص نہ ہو، کوئی خامی نہ ہو، کیونکہ اگر دلیل کمزور ہوتی تو ربوبیت کا دعوی کمزور ہو جاتا، توحید کا دعوی مضبوط ہے کیونکہ رسالت کی دلیل مضبوط ہے۔

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نَقُص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں

محبوب ﷺ کی ذاتِ گرامی وجودِ باری تعالی کی مضبوط و روشن دلیل ہے، اس لیے اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنی ذات کا مظہر بنایا۔

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
سوچتی تو ہو گی دنیا مصطفی کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

اور میرے امام لکھتے ہیں:

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترِا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم

اس کو تول رہا ہے جس کو تولا نہیں جا سکتا

یہ تو آج مولوی کا دماغ خراب ہو گیا ہے، جو محمد عربی ﷺ کو تولنے چلا ہے، اگر اتنا شوق ہے تو آپ مجھ کو تول لیں، اور میں آپ کو تول لوں، یہ بتاؤ سونار کے چھوٹے سے ترازو میں رتی تولے کا حساب تو ہو جائے گا، کیا منوں ٹنوں کا بھی حساب ہو سکتا ہے؟ سونار کا ترازو

ٹوٹ جائے گا۔ اس کو تول رہا ہے جس کو تولا نہیں جا سکتا۔ اللہ اکبر! سنو حدیث رسول ﷺ سنو اور خود رسول ﷺ کی زبانی سنو:

یہ سب پر بھاری ہوں گے

روایت ہے حضرت ابو ذر غفاری سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیسے جانا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں حتی کہ آپ نے یقین کر لیا۔

تو فرمایا: اے ابو ذر! میرے پاس دو فرشتے آئے جب کہ میں مکہ کے بعض پتھریلے علاقہ میں تھا تو ان میں سے ایک تو زمین کی طرف آگیا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان رہا تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کیا یہ وہ ہی ہیں؟ اس نے کہا ہاں! اس نے کہا کہ انہیں ایک شخص سے تولو میں اس سے تولا گیا تو میں وزنی ہوا پھر اس نے کہا کہ انہیں دس سے تولو تو میں ان سے تولا گیا میں ان پر وزنی ہوا، پھر اس نے کہا کہ انہیں سو سے تولو میں ان سے تولا گیا میں ان پر بھاری ہوا وہ بولا انہیں ہزار سے تولو میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ پلہ ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گرے پڑتے ہیں تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم انہیں ان کی پوری امت سے تولو تو بھی یہ سب پر بھاری ہوں گے۔ (مشکوۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین، فصل ثالث ص ۵۱۵ مطبوعہ مجلس برکات)

وہ رب اپنی شان میں کیسا ہوگا؟

اللہ اکبر! پیارو! ذرا غور تو کرو! کہ رب نے ایسا پیارا حبیب بنایا جس کا کوئی مقابل نہیں، جس کا کوئی مماثل نہیں، جس کا کوئی ثانی نہیں، تو وہ رب اپنی شان میں کیسا ہو گا؟ خود کیسی شان کا مالک ہو گا؟ وہ خود کتنی عظمتوں، رفعتوں برکتوں کا مالک ہو گا؟

ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے
ایک اللہ ہی ان سے بڑا ہے

اے عاشقانِ رسول! ہر مومن کے دل میں اپنے رب کو دیکھنے کی چاہت ہونی چاہیے اور رب کا دیدار کیسے ہو گا؟ اس کے بارے میں خود اللہ پاک نے پارہ ١٦، سورۂ کہف کی آیت نمبر 110 میں ارشاد فرمایا:

فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

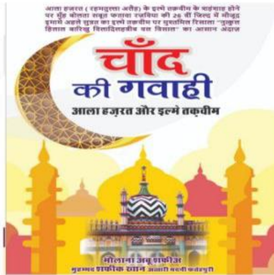
ترجمۂ کنزالایمان: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اُسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (پ۱٦، الکھف، ۱۱۰)

اختتامی گفتگو یہ ہے کہ

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام میں کتنے راز پوشیدہ ہیں، یقیناً ان رازوں کو جاننے کے بعد نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت اور بڑھ جاتی ہے، لہذا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عشق کو مزید بڑھانے کے لیے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت کا مطالعہ کریں، الحمد للہ سگِ عطار نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت سے لے کر امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت تک کی مختصر اسلامی تاریخ پر مبنی کتاب **"آسان خطباتِ محرم"** لکھ دیا ہے جو کہ چھپ کر منظرِ عام پر بھی آ چکی ہے، لہذا اس کتاب کو حاصل کر کے مطالعہ فرمائیں ان شاء اللہ اس کی برکتیں آپ خود محسوس کریں گے۔

صلوۃ وسلام ہو اس برزخِ کبریٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ وآلہ التحیۃ والثناء پر جس نے ضعفِ انسانی کو قوت سے بدل دیا۔ حدوث کو قدیم کا آئینہ بنادیا۔ امکان کو بارگاہِ وجوب میں حاضر کر دیا۔ مکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا۔ محدود کو غیر محدود سے ملا دیا یعنی بندے کو خدا تک پہنچا دیا۔

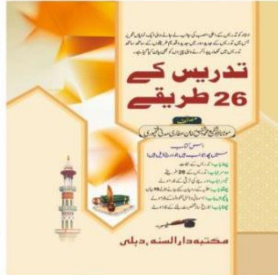
اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی غلامی میں استقامت عطا فرمائے، اور 1500 سالہ جشنِ میلاد کے فیوض وبرکات سے مالامال فرمائے۔







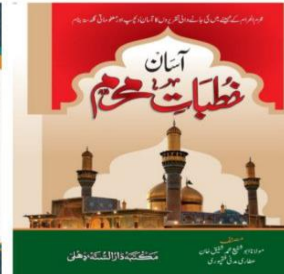












میلادنامہ

نُورِ مُصطَفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مُنتقلی پر جشن کا سماں

حضرت علّامہ شُعَیب حَرِیفِیش رَحمَۃُ اللہ ِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:جب نُورِ مُحمَّدی حَضرتِ سَیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں مُنْتَقِل ہوا تو بڑی بڑی نِشانیاں ظاہِر ہونے لگیں۔ساری مخلوق ایک دوسرے کو خوشخبریاں دینے لگی،زَمین و آسمان میں اِعلان کر دِیا گیا:اے عَرش!وَقار و سَنجیدگی کا نِقاب اوڑھ لے۔اے کُرسی!فَخر کی زِرَہ پہن لے۔اے سِدرَۃُ المُنْتَہٰی!خُوشی سے جُھوم جا۔اے ہَیبَت اور رُعب و دَبدَبہ کے اَنوار!تم بھی خُوب روشن ہو جاؤ۔اے جَنَّت!خُوب آراستہ ہو جا۔اے مَحَلَّات کی حُورو!تُم بھی بُلندی سے دیکھو۔اے رِضوان(یعنی باغبانِ جَنَّت)!جَنَّت کے دروازے کھول دو اور حُور و غِلماں کو سَامانِ زِینَت سے آراستہ کرکے کائنات کو خوشبوؤں سے مُعطّر کر دو۔اے مالِک (داروغۂ جَہَنَّم)!جَہَنَّم کے دروازے بند کر دو کیونکہ آج کی رات میری قُدرَت کے خَزانوں میں چُھپا ہُوا نُور اور راز عَبدُاللہ سے جُدا ہو کر آمِنہ کی طرف مُنْتَقِل ہونے والا ہے اور جس گھڑی یہ نُور مُنْتَقِل ہو گا تو اُس کی پیدائش مُکَمَّل ہو جائے گی اور یہ نُور لوگوں کے سامنے کامِل انسان بَن کر ظاہِر ہو گا۔ (الروض الفائق،ص۲۴۲ملتقطاً و ملخصا)

ہر چوپایہ بولنے لگا!

نُورِ مُحمَّدی یَکُم رَجَبُ المُرَجَّب شَبِ جُمعَہ کو مُنْتَقِل ہُوا،جبکہ حضرت سَیِّدُنا اِمام وَاقِدِی رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک یہ جُمادَی الاُخریٰ کی پندرہویں رات تھی۔اِس

رات ہر گھر اور مَکان میں نُور داخِل ہو گیا۔ حضرت سیِّدُنا اِبنِ عَبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما فرماتے ہیں: اِس رات قُرَیش کے ہر چوپائے نے (بَزَبانِ فَصِیح) کَلام کرتے ہوئے کہا: رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی والِدۂ ماجِدہ کے شِکَمِ اَطْہَر میں جَلْوَہ فرما ہو چُکے ہیں، رَبِّ کعبہ کی قسم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُنیا کے لیے اَمان اور اَہْلِ دُنیا کے چَراغ (Light) ہیں۔ (الروض الفائق، ص ۲۴۲)

مشرق کے جانوروں نے مغرب کے جانوروں کو بشارت دی۔ اسی طرح سمندروں اور دریاؤں کے جانوروں نے ایک دوسرے کو یہ خوشخبری سنائی کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا وقت قریب آ گیا۔

(المواہب اللدنیۃ، المقصد الاول، آیات حملہ، ج ۱، ص ۶۲)

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی بدلی آئی جس میں روشنی کے ساتھ گھوڑوں کے ہنہنانے اور پرندوں کے اُڑنے کی آواز تھی اور کچھ انسانوں کی بولیاں بھی سنائی دیتی تھیں۔ پھر ایک دم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے سامنے سے غیب ہو گئے اور میں نے سنا کہ ایک اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو مشرق و مغرب میں گشت کراؤ اور ان کو سمندروں کی بھی سیر کراؤ تاکہ تمام کائنات کو ان کا نام، ان کا حلیہ، ان کی صفت معلوم ہو جائے اور ان کو تمام جاندار مخلوق یعنی جن و انس، ملائکہ اور چرندوں و پرندوں کے سامنے پیش کرو اور انہیں حضرت آدم علیہ

السلام کی صورت، حضرت شیث علیہ السلام کی معرفت، حضرت نوح علیہ السلام کی شجاعت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلت، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان، حضرت اسحٰق علیہ السلام کی رضا، حضرت صالح علیہ السلام کی فصاحت، حضرت لوط علیہ السلام کی حکمت، حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شدت، حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر، حضرت یونس علیہ السلام کی طاعت، حضرت یوشع علیہ السلام کا جہاد، حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز، حضرت دانیال علیہ السلام کی محبت، حضرت الیاس علیہ السلام کا وقار، حضرت یحیی علیہ السلام کی عصمت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زہد عطا کرکے ان کو تمام پیغمبروں کے کمالات اور اخلاق حسنہ سے مزین کردو۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، ولادتہ... الخ، ج۱، ص۲۱۲)

اس کے بعد وہ بادل چھٹ گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ ریشم کے سبز کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں اور اس کپڑے سے پانی ٹپک رہا ہے اور کوئی منادی اعلان کر رہا ہے کہ واہ واہ! کیا خوب محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو تمام دنیا پر قبضہ دے دیا گیا اور کائناتِ عالم کی کوئی چیز باقی نہ رہی جو ان کے قبضۂ اقتدار و غلبۂ اطاعت میں نہ ہو۔ اب میں نے چہرۂ انور کو دیکھا تو چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور بدن سے پاکیزہ مشک کی خوشبو آرہی تھی پھر تین شخص نظر آئے، ایک کے ہاتھ میں چاندی کا لوٹا، دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت، تیسرے کے ہاتھ میں ایک چمک دار انگوٹھی تھی۔ انگوٹھی کو سات مرتبہ دھو کر اس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگادی، پھر حضور

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اٹھایا اور ایک لمحہ کے بعد مجھے سپرد کر دیا۔ (زرقانی علی المواہب ج ۱ ص ۱۱۳ تا ص ۱۱۵)

سَیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نَصب کئے گئے۔ ایک مشرِق میں، دوسرا مغرِب میں، تیسرا کعبے کی چھت پر اور حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت ہوگئی۔ (خَصائِصِ کُبریٰ ج اوّل ص ۸۲ مختصراً)

روحُ الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عَرش اُڑا پھَرَیرا صبحِ شبِ ولادت

احمد مجتبیٰ، محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالمِ وجود میں رونق افروز ہوئے اور پاکیزہ بدن، ناف بریدہ، ختنہ کئے ہوئے خوشبو میں بسے ہوئے بحالت سجدہ، مکہ مکرمہ کی مقدس سرزمین میں اپنے والد ماجد کے مکان کے اندر پیدا ہوئے باپ کہاں تھے جو بلائے جاتے اور اپنے نونہال کو دیکھ کر نہال ہوتے۔ وہ تو پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔ دادا بلائے گئے جو اس وقت طوافِ کعبہ میں مشغول تھے۔ یہ خوشخبری سن کر دادا "عبد المطلب" خوش خوش حرم کعبہ سے اپنے گھر آئے اور والہانہ جوشِ محبت میں اپنے پوتے کو کلیجے سے لگا لیا۔ پھر کعبہ میں لے جا کر خیر و برکت کی دعا مانگی اور "محمد" نام رکھا۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، ولادتہ...الخ، ج ۱، ص ۲۳۲)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چچا ابو لہب کی لونڈی "ثویبہ" خوشی میں دوڑتی ہوئی گئی اور "ابو لہب" کو بھتیجا پیدا ہونے کی خوشخبری دی تو اس نے اس خوشی میں شہادت کی

انگلی کے اشارہ سے "ثویبہ" کو آزاد کر دیا جس کا ثمرہ ابو لہب کو یہ ملا کہ اس کی موت کے بعد اس کے گھر والوں نے اس کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا، تو اس نے اپنی انگلی اٹھا کر یہ کہا کہ تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد مجھے کچھ (کھانے پینے) کو نہیں ملا بجز اس کے کہ "ثویبہ" کو آزاد کرنے کے سبب سے اس انگلی کے ذریعہ کچھ پانی پلا دیا جاتا ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب وامہاتکم اللاتی ارضعنکم، الحدیث:۵۱۰۱، ج۳، ص۴۳۲)

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، ذکر رضاعہ صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ج۱، ص۲۵۹)

۱۲ ربیعُ النُّور شریف کو اللہ پاک کے نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفر وظُلمت کے بادَل چھٹ گئے، شاہِ ایران "کِسریٰ" کے محَل پر زلزلہ آیا، چودہ کُنگرے گر گئے۔ ایران کا جو آتَش کَدہ ایک ہزار سال سے شُعلہ زَن تھا وہ بُجھ گیا، دریائے ساوَہ خشک ہو گیا، کعبے کو وَجْد آ گیا اور بُت سَر کے بَل گر پڑے۔

دودھ پینے کا زمانہ

سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو لہب کی لونڈی "حضرت ثویبہ" کا دودھ نوش فرمایا پھر اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دودھ سے سیراب ہوتے رہے، پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے ساتھ لے گئیں اور اپنے قبیلہ میں رکھ کر آپ کو دودھ پلاتی رہیں اور انہیں کے پاس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دودھ پینے کا زمانہ گزرا۔ (مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، ج۲، ص۱۹،۱۸ ملخصًا)

نِثار تیری چہل پہل پر ہزار عِیدیں رَبِیعُ الْاَوَّل
سِوائے اِبْلِیس کے جہاں میں سَبھی تو خوشیاں مَنا رہے ہیں

زمانہ بھر میں یہ قاعِدہ ہے کہ جس کا کھانا اُسی کا گانا
تو نعمتیں جِن کی کھا رہے ہیں اُنہیں کے ہم گیت گا رہے ہیں

☆سرکار کی آمد مَرحبا ☆سَردار کی آمد مَرحبا ☆سَالار کی آمد مَرحبا
☆مُختار کی آمد مَرحبا ☆غمخوار کی آمد مَرحبا ☆ تاجدار کی آمد مَرحبا
☆مَرحبا یا مُصْطَفٰے ☆مَرحبا یا مُصْطَفٰے ☆مَرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ میلاد! اِسلامی مہینوں میں رَبِیْعُ الْاَوَّل وہ عظیمُ الشّان اور بابَرَکت مہینا ہے کہ جس کی اَہَمِیَّت کو مسلمانوں کا بچّہ بچّہ جانتا ہے، رَبِیْعُ الاوَّل شریف کیا آتا ہے ہر طرف بہاریں آجاتیں اور فَضا نُور بار ہوجاتی ہے، پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِیوانوں میں خُوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، بُوڑھا ہو یا جوان ہر حقیقی مسلمان گویا دِل کی زَبان سے بول اُٹھتا ہے کہ

نُور والا آیا ہے ہاں نُور لیکر آیا ہے
سارے عالَم میں یہ دیکھو نُور کیسا چھایا ہے
چار جانِب روشنی ہے سب سَماں ہے نُور نُور
حَق نے پیدا آج اپنے پیارے کو فَرمایا ہے
آؤ آؤ نُور کی خَیرات لینے کو چلیں
نُور والا آمِنہ بی بی کے گھر میں آیا ہے

جُوں ہی آمد ماہِ مِیلادِ مُبارَک کی ہُوئی
اَہلِ اِیماں جُھوم اُٹھے شَیطاں کو غُصّہ آیا ہے

جشنِ ولادت منانے کا ثواب

اے عاشقانِ میلاد! شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کی رات خوشی منانے والوں کی جَزاء یہ ہے کہ اللہ پاک انہیں فضل و کرم سے جَنّٰتُ النَّعِیم میں داخِل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفِلِ میلاد مُنعَقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خوب صَدَقہ وخیرات دیتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکر کا اِہتِمام کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو سَجاتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسَنہ کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ پاک کی رَحمتوں کا نُزُول ہوتا ہے۔ (مَاثَبَتَ مِنَ السُّنَّۃ ص ۱۰۲ ملتقطًا)

اے عاشقانِ میلاد! جشنِ ولادت کی خوشی میں مسجِدوں، گھروں، دکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے مَحَلّے میں بھی سبز سبز پرچم لہرائیے، خوب چَراغاں کیجئے، اپنے گھر پر کم از کم بارہ بَلب تو ضَرور روشن کیجئے۔

ربیع النور شریف کی بارہویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے **اجتماعِ ذِکر و نعت میں** شرکت کیجئے اور صُبحِ صادِق کے وَقت سبز سبز پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے اشکبار آنکھوں کے ساتھ **صبحِ بہاراں** کا اِستِقبال کیجئے۔

محبوبِ ربِّ اکبر تشریف لارہے ہیں
آج انبیا کے سَرور تشریف لا رہے ہیں

کیوں ہے فَضا مُعطَّر! کیوں روشنی ہے گھر گھر
اچھّا! حبیبِ داوَر تشریف لا رہے ہیں

عیدوں کی عید آئی رَحمت خدا کی لائی
جُود و سخا کے پیکر تشریف لا رہے ہیں

حُوریں لگیں ترانے نعتوں کے گُنگُنانے
حُور و مَلک کے افسر تشریف لا رہے ہیں

جو شاہِ بحروبَر ہیں نبیوں کے تاجور ہیں
وہ آمِنہ ترے گھر تشریف لا رہے ہیں

عطّارؔ اب خوشی سے پھولے نہیں سماتے
دنیا میں ان کے دلبر تشریف لا رہے ہیں

تمت بالخیر

تاریخ تکمیل

4 صفر المظفر 1447ھ بروز بدھ بعد نماز ظہر 3 بج کر 19 منٹ

بمطابق 30 جولائی 2025ء

مصنف کی دیگر کتب کا تعارف

(1)۔۔۔عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...حکمت کیا ہے ☆...حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے ☆اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے؟

☆...اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں ☆...اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں☆...کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟

☆...اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں ☆...اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(2)۔۔۔پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟ ☆...نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت

☆...نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت ☆...نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت

☆...نماز کی برکات ☆...پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت

☆...انسانی زندگی کی پانچ حالت ☆...سورج کی پانچ حالت

☆...نماز کے شرائط و فرائض کی حکمتیں ☆...قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت

☆...کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت ☆...رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں

☆...احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت ☆...پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت

☆...فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت ☆...اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(3)۔۔۔سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟ ☆...سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟
☆...سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟ ☆...سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟
☆...سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے ؟ ☆...سب سے پہلے "اَمَّا بَعْدُ" کس نے کہا؟
☆...سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی ؟ ☆...سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی ؟
☆...سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟ ☆...سب سے پہلے کس نے تاج شاہی سر پر رکھا؟
☆راہب کے ۶۲ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(4)---قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات و جوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں ☆...پانچ لرزہ خیز واردات ☆...بیٹیوں کے فضائل
☆...سائنس کیا کہتی ہے؟ ☆...دلچسپ سوالات و جوابات ☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟ ☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ ☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج
☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(5)---خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالتِ مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	1	محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے مظہر ہیں

2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی ﷺ
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حِسّی اور نورِ معنوی	5	اعلی حضرت کا عشق رسول ﷺ
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(6)۔۔۔**تدریس کے 26 طریقے**

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام "تدریس کے 26 طریقے" اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...تدریس کے نکات ☆...تدریس کے ۲۶ طریقے ☆...درجے کی ترقی کے فارمولے

☆... طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان ☆...انوکھی باتیں ☆...انوکھے سوالات

☆...انوکھی حکایات ☆...انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(7)۔۔۔**رفیق التدریس**

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆...**پہلا باب:** 63 انوکھی معلومات ☆...**دوسرا باب:** 63 انوکھے سوالات

☆... **تیسرا باب:** 63 انوکھے چٹکلے ☆...**چوتھا باب:** 63 انوکھی پہیلیاں

☆...**پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں ☆...**چھٹا باب:** 63 انوکھی حکایات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(8)---تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

تاریخ ساز شخصیت بننے کی ایک رہنما کتاب

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات ☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ☆... ادارے قائم کرنے کے ۷ فامولے ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ ☆... دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(9)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... کتاب العقائد ☆... تہتر فرقوں کا بیان ☆... کتاب الطہارۃ

☆... کتاب الصلوۃ ☆... کتاب الجنائز ☆... کتاب الصوم

☆... کتاب الزکوۃ ☆... کتاب الحج ☆... کتاب النکاح

☆... کتاب الطلاق ☆... کتاب الاضحیہ ☆... کتاب القسم

☆... کتاب الحدود ☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(10)---آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

1☆... دین اسلام کی خوبیاں 2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

3☆... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
7☆... حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ
8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
9☆... حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ
10☆... حضرتِ امامِ حسینرضی اللہ عنہ
11☆... شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ
12☆... یزید اور یزیدیوں کا انجام
13☆... دسویں محرم الحرام کے فضائل

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(11)---صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ و حکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب و ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... وزن کے لئے "ف، ع، ل" کو کیوں خاص کیا گیا؟ ☆... فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟
☆... فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟ ☆... فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟
☆... فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆... فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟
☆... ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆... اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟
☆... صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے ☆... نون تثنیہ اور تنوین میں فرق
☆... ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے ☆... ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(12)---اسرار الایمان فی حقائق الارکان

اسلامی عقائد و ارکان کی حکمتوں پر مشتمل لاجواب کتاب

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... عقائد کی حکمت ☆... اذان کی حکمت ☆... طہارت کی حکمت ☆... نماز کی حکمت ☆... جماعت کی حکمت ☆... درود کی حکمت ☆... مختلف چیزوں کی حکمت ☆... مصنف کی دیگر کتب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

چاند کس دن دکھے گا معلوم کرنے کا فارمولہ

سوال: ہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ کس دن ہو گی؟ معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جس سنہ ہجری کے قمری مہینے کی پہلی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو اس کے سنہ کو ۸ سے تقسیم کر دیں، تقسیم کرنے کے بعد جو باقی بچے اس کو جدول میں دئے ہوئے عدد کے سامنے مہینہ اور دن دیکھیں۔ مثلاً سنہ ۱۴۴۲ ہجری کی پہلی شوّال المکرم کس دن ہو گی؟ پس ۱۴۴۲ کو ۸ سے تقسیم کیا تو باقی ۲ بچا، اب ۲ کے سامنے اور شوّال کے نیچے دیکھا تو جمعہ نکلا، اور واقعی پہلی شوّال ۱۴۴۲ ہجری کو جمعہ تھا۔ پس اس قاعدے اور جدول کی مدد سے آپ گزرے ہوئے اور آنے والے قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کا دن معلوم کر سکتے ہیں۔

عدد	ربیع الآخر رمضان	جمادی الاولی	محرّم شوّال	جمادی الاخری ذی القعدہ	صفر رجب	ربیع الاوّل ذی الحجہ	شعبان
1	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
2	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل
3	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار
4	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
5	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر
6	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر
7	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ

نوٹ: علم ہیئت، علمِ توقیت، علمِ تقویم اور علمِ طب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ملاحظہ فرمائیں کتاب بنام "تسلیم التوقیت" مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

آؤ سب کو بتاتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ
آج محمد آتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

ایک نیا سا جوش ابھر کر، دنیا پر چھا جاتا ہے
چاند مہ میلاد کا یارو، ہم کو نظر جب آتا ہے
پھر پھولے نہ سماتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ
آج محمد آتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

اس اُمّت پر ربِّ اکبر نے ایسا احسان کیا
اس عالم میں پیدا اُس نے، نبیوں کا سلطان کیا
شکر بجا ہم لاتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ
آج محمد آتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

بلبل کوئل چڑیا مینا، اپنی اپنی راگوں میں
گیت خوشی کے چہک چہک کر، گاتے رہتے باغوں میں
پھول بھی ہنستے جاتے ہیں،یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ
آج محمد آتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

آمنہ بی بی کے گھر سے، وہ شان کے ساتھ نکلتی ہے
دائیں حلیمہ گود میں لے کے، پیارے نبی کو چلتی ہے
یاد وہیں دن آتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ
آج محمد آتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

بے خود اپنی قسمت دیکھو، اُس دن وہ اعجاز ملا
ہم کو ہادی، حامی، رہبر، اور رب کا ہمراز ملا
تبھی تو ہم بھی مناتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ
آج محمد آتے ہیں، یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ، میرے گھر میں خیر الوراء آ گئے ہیں
بڑے اوج پر ہے میرا اب مقدر، میرے گھر حبیب خدا آ گئے ہیں

اٹھی چار سو رحمتوں کی گھٹائیں، معطر معطر ہیں ساری فضائیں
خوشی میں یہ جبرئیل نغمے سنائیں، وہ شافع روز جزا آ گئے ہیں

مقرب ہیں بیشک خلیل و نجی بھی، بڑی شان والے کلیم و مسیح بھی
لیے عرش نے جن کے قدموں کے بوسے، وہ امی لقب مصطفی آ گئے ہیں

یہ ظلمت سے کہہ دو ڈیرے اٹھالے، کہ ہیں ہر طرف اب اجالے اجالے
کہا جن کو حق نے سراج منیرا، میرے گھر وہ نورِ خدا آ گئے ہیں

ہے سن کر سخی آپ کا آستانہ، ہے دامن پسارے ہوئے سب زمانہ
نواسوں کا صدقہ نگاہ کرم ہو، تیرے در پے تیرے گدا آ گئے ہیں

نکیرین جب میری تربت میں آ کر، کہیں گے زیارت کا مژدہ سنا کر
اٹھو بحر تعظیم نور الحسنؔ اب، لحد میں رسول خدا گئے ہیں

شاعر: نور الحسن

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو، سب عیدیں مناؤ حضور آ گئے ہیں
اٹھو غم کے مارو چلو بے سہارو، خبر یہ سناؤ حضور آ گئے ہیں

انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا، وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کجکلاہو ارے بادشاہو، نگاہیں جھکاؤ حضور آ گئے ہیں

ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا، اجالا اجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی، میرے گھر میں آؤ حضور آ گئے ہیں

ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے، فضاؤں میں نغمات صلے علیٰ کے
درودوں کے گجرے سلاموں کے تحفے، غلامو سجاؤ حضور آ گئے ہیں

کہاں میں ظہوری کہاں ان کی باتیں، کرم ہی کرم ہے یہ دن اور راتیں
جہاں پر بھی جاؤ دلوں کو جگاؤ، یہی کہتے جاؤ حضور آ گئے ہیں

شاعر

محمد علی ظہوری

دونوں عالم کے سرکار آجائیے

بہرِ دیدارِ مشتاق ہے ہر نظر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
چاندنی رات ہے اورپچھلا پہر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

سدرة المنتہیٰ عرش و باغِ ارم ہر جگہ پڑ چکے ہیں نشانِ قدم
اب تو اک بار اپنے غلاموں کے گھر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

شامِ امید کا اب سویرا ہوا سوئے طیبہ نگاہوں کا ڈیرا ہوا
بچھ گئے راہ میں فرشِ قلب و نظر دونو ں عالم کے سرکار آ جایئے

سامنے جلوہ گر پیکرِ نور ہو منکروں کا بھی سرکار شک دور ہو
کرکے تبدیل اک دن لباسِ بشر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

دل کا ٹوٹا ہوا آبگینہ لیے جذبۂ اشتیاقِ مدینہ لیے
کتنے گھائل کھڑے ہیں سرِ رہ گذر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

میرے گلشن کو اک بار مہکایئے اپنے جلووں کی بارش میں نہلایئے
دیدۂ شوق کو کیجیے بہرہ ور دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

تا ابد اپنی قسمت پہ نازاں رہیں خاک ہوجائیں پھر بھی فروزاں رہیں
دل کی بزمِ تمنا میں اک بار اگر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

آخری وقت ہے ایک بیمار کا دل مچلنے لگا شوقِ دیدار کا
بجھ نہ جائے کہیں یہ چراغِ سحر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

شامِ غربت ہے اور شہر خاموش ہے ایک ارؔشد اکیلا کفن پوش ہے
خوف کی ہے گھڑی وقت ہے پر خطر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ اِرَم تاجدارِ حرم
نَوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل اَفروز ساعت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثَرْوَت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لَعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عِنایَت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت